

جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ، فقیہ اسلام حضرت علامہ
مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ ہاتھوں لکھی جوبنی دستاویز



نوادرات تاج الشریعہ

انشاء و تبرکات

مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر

اسلامک بکریج سٹینڈر

۵۸ کسگران، سودا گران، بریلی شریف (یو پی)

جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ فقیہ اسلام

حضرت علامہ مفتی حافظ قاری محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ

کی علمی، دینی و فقہی خدمات اور قلمی دستاویز پر مشتمل

میتھم قادری

نوادرات تاج الشریعہ

(آثار و تبرکات)

مرتبہ

ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کسگران، سوداگران بریلی شریف

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۰

نام کتاب: نوار دات تاج الشریعہ۔ آثار و تبرکات
 نام مرتب: ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی
 تصحیح کردہ: مولانا ارشد رضوی مصباحی، مولانا ریحان رضا رضوی
 کمپوزنگ: مولانا محمد شفیق الحق رضوی (09997662550)
 صفحات: ۲۴۰
 سال اشاعت: صفر المظفر ۱۴۳۶ھ / دسمبر ۲۰۱۴ء
 باہتمام: عبدالحفیظ نوری بہرائچی، حافظ عامر رضا قادری گوٹھ وی
 تعداد: ۲۰۰۰ (دو ہزار)

ملنے کے پتے:

رضوی کتاب گھر میاں محل جامع مسجد دہلی
 قادری کتاب گھر نومحلہ مسجد بریلی شریف
 اسلامک کتب خانہ بالو گنج، کرنیل گنج ضلع گوٹھہ
 مکتبہ فیضان رضا محلہ سوداگران بریلی شریف
 مکتبہ رحمانیہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف
 مکتبہ المصطفیٰ نومحلہ مسجد بریلی شریف
 کتب خانہ امجدیہ میاں محل جامع مسجد دہلی
 رضوی کتاب گھر جامع مسجد باسنی ضلع ناگور

یہ کتاب حکومت اتر پردیش کے ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت رجسٹرڈ ہے، اس لئے بلا
 اجازت کوئی صاحب عکس چھاپنے کی زحمت نہ کریں۔ ناشر

رابطہ

Islamic Research Center

58.Kasgaran.Saudagran Bareilly Shareef.(U.P) India

M:9837549282,09897385339,08533059674

E-mail:mrazvi.razvi@gmail.com

web site: www.alahazratbooks.com

حرف آغاز

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہونا مرضیوں پر کروڑوں درود
ریاست روہیل کھنڈ کی دارالسلطنت بریلی شریف عہد قدیم اور دور جدید میں فضل و کمال کی برگزیدہ ہستیاں، علم و دانش کی آماجگاہیں، مجاہدات و مکاشفات کی حامل رہ حانی خانقاہیں، زہد و تقویٰ سے سرشار علماء و فضلاء شریعت و طریقت کا بہترین سنگم، اور مسند رشد و ہدایت پر فائز المرام مہتمم بالشان فرشتہ صفت شخصیات سے بھرپور رہا ہے۔ اس انقلابی شہر کی موسس ذات بابرکات حضرت شاہ دانا ولی بریلوی (۱۵۸۲ء/۹۹۰ھ) کے فیض نے مرجع خلائق بنا دیا۔ اس کی مذہبی، سیاسی، سماجی، ادبی، اور تاریخی حیثیت مسلم الثبوت کی طرح ہے۔

تاریخ روہیل کھنڈ کا مطالعہ کرنے اور اس پر گہری نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ ریاست کے عنوان شباب نواب محمد علی خاں افغانی کے دور ۱۷۱۵ء سے لیکر والی ریاست حافظ الملک نواب حافظ رحمت خاں علیہ الرحمۃ کی شہادت ۱۷۵۴ء تک مدارس عربیہ، مکاتب دینیہ اور خانقاہیں خوب آباد تھیں۔ ۱۸۱۶ء میں مفتی عیوض عثمانی بریلوی کے فتویٰ جہاد نے ایک زبردست معرکہ آرائی کر کے شہر میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔ مغلیہ سلطنت دہلی کے آخری فرماں روا بہادر شاہ نافر اور حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کے بلاوے پر جنرل محمد بخت خاں بریلوی نے دہلی کا سفر کر کے فوج کی پوری کمان سنبھال کر انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ اور ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو جنگ آزادی کی میرٹھ سے شروعات کی۔ علامہ فضل حق خیر آبادی کے ذریعہ شاہی جامع مسجد دہلی سے جاری ہونے والے فتوے جہاد کی کاپیاں روہیل کھنڈ کے اضلاع مراد آباد، سنبھل، رامپور، آنولہ، بدایوں اور بریلی میں مفتی کفایت علی کافی مراد آبادی، مولانا مفتی رضا علی خاں نقشبندی بریلوی، مولانا سرفراز علی بریلوی اور مولانا سید ہدایت علی فاروقی کے پاس پہنچیں۔ جس کے نتیجے میں مسجد سادات نومحلہ بریلی سے مفتی رضا علی خاں بریلوی نے جمعہ کے دن پڑھکر سنایا، اور انگریزوں سے جہاد کا اعلان کیا۔ اس ولولہ انگیز انقلاب آفریں تحریک نے اسلامیان روہیل کھنڈ کے درمیان جذبات حریت بھر دیئے تھے۔ جہاد آزادی سے سرشار حریت کے متوالوں کی اس تحریک کی قیادت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کے جد امجد مولانا مفتی رضا علی خاں بریلوی کر رہے تھے۔

بریلی کی تاریخ میں ۱۶۰۱ء سے لیکر ۱۸۹۰ء تک خدمت دین اسلام انجام دینے والوں میں حضرت شاہ نیاز احمد چشتی بریلوی، حضرت پہلوان شاہ اصل برکاتی بریلوی، حکیم سعادت علی خاں آنولوی، مولانا ابوالمعانی عثمانی، شاہ سید مجد الدین مدن میاں، حضرت بشیر الدین مجذوب، مولانا سید اکبر حسین قبائی، شاہ آخوند زیارت خاں، مولانا عبدالعزیز آسی، قاضی عبد الجلیل جنون، شاہ سید مرتضیٰ آئندہ مفتی محمد درویش عثمانی، مفتی ابوالحسن قادری، حافظ سید فضل غوث ساقی، مولانا منور حسین

انصاری، مولانا محمد یسین پنجابی، شاہ سید میرن میاں احمدی، نواب نیاز احمد خاں ہوش، حافظ محمد بخش آنولوی، ملا عنایت حسین افغانی، صوفی عین الدین مشہدی، مفتی سلطان حسن خاں، مولانا شیخ برکات احمد، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا علی احمد اسیر، مولانا محمد حسن چشتی اور حضرت شاہ بشیر میاں نقشبندی وغیرہ کے نام روشن و تابناک کی طرح چمک دمک رہے ہیں۔ ان علماء و فضلاء اور اولیاء کے ادوار کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے دور ۱۹۲۱ء تک آپ کے خاندان، خلفاء، تلامذہ اور مریدین و متوسلین نے اسلام و سنیت کی آبیاری اور قرآن و حدیث کی خدمت میں زندگیاں صرف کیں۔ ان میں خاص طور پر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری، مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی، مفتی عبدالرحمن عرف محمد رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، مفتی نواب مرزا بریلوی، مفتی عزیز غوث ساقی، حافظ سید عبدالکریم قادری، مولانا سید ایوب علی رضوی، حکیم محمد علی خاں رضوی، نواب وزیر احمد خاں، حکیم مولانا مومن سجاد چشتی فخری، مولانا محمود حنفی، مولانا ریاض الدین صدیقی، مولانا حشمت علی بریلوی، مفتی نواب سلطان احمد رضوی، حافظ یقین الدین رضوی، مولانا شاہ شرافت میاں بشیری، حاجی کفایت اللہ، مولانا محمد شاہ نقھن میاں، حافظ علی بخش نابینا، مولانا امجد رضا خاں، مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کے نام سرے فہرست ہیں۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی کے وصال ۱۹۸۱ء سے لیکر موجودہ عہد میں اسلام و سنیت کی خدمت کرنے والوں میں آپ کے جانشین عارف باللہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کے علاوہ امین شریعت علامہ سبطین رضا خاں بریلوی۔ صدر العلماء علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی، محبوب العلماء علامہ مولانا حبیب رضا خاں قادری، ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں، مولانا قمر رضا خاں بریلوی، مجاہد سنیت مولانا منان رضا خاں منانی میاں، علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی، مولانا عبدالوحید رضوی، مفتی محمد فاروق رضوی، حاجی محمد غوث خاں حامدی، مولانا سید سخاوت حسین، علامہ مفتی محمد اعظم نوری، مولانا مفتی محمد انور علی رضوی ناپاروی، مولانا مفتی عبید الرحمن رضوی، مفتی ناظم علی قادری مولانا محمد حنیف خاں رضوی اور مفتی قاضی شہید عالم رضوی کے اسمائے گرامی جلی حروف میں لکھنے کے لائق ہیں۔

بریلی کے ماضی قریب کی علمی و تاریخی حیثیت پر نظر ڈالیں تو اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں شعر و شاعری کے غیر معمولی فروغ کے ساتھ لٹریچر سوسائٹی، مطابع اور اخبارات و گلدستوں کا خوب زور و شور ملے گا۔ اور مدارس اسلامیہ میں مدرسہ شریعت، مدرسہ اکبری، مدرسہ جہان خاں، مدرسہ مصباح التہذیب، مدرسہ انگلش گنج، مدرسہ آخوندزادہ وغیرہ کے نام و نشانات ملتے ہیں۔ ریاست کے وزیر اعظم خان بہادر خاں، صدر الصدور مفتی عنایت احمد، اور مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی جیسے اہل علم کی سرپرستی نے علم و ادب اور تہذیب و ثقافت کے بہترین اثرات چھوڑے تھے۔ انگریزوں کے مذہبی اثرات سے ماحول کو محفوظ رکھنے کے لئے روسائے بریلی نے اساتذہ سخن کی مہربانی اور سخن پروری کے لئے اخبارات و رسائل کا سلسلہ شروع کیا جس میں خاص طور پر کرم الہی کلیم کا ہفت وار روزنامہ اخبار بریلی ۱۹۱۷ء میں جاری ہو کر ۱۹۴۹ء تک شائع ہوتا رہا۔ رئیس الدین رئیس بریلوی نے ”ہفتہ وار عرش“ ۱۹۳۶ء میں جاری کیا اور ۱۹۴۳ء میں بند ہوا۔ اختر بھٹولوی نے ۱۹۴۳ء

میں ”ماہنامہ العرش“ جاری کیا۔ ”روہیل کھنڈ اخبار“ کے نام سے ۱۸۷۰ء میں تیج بہادر سنہا نے شروع کیا۔ ”ہفت وار روہیل کھنڈ“ ۱۹۶۳ء میں جاری ہوا، اور ۱۹۷۷ء میں بند ہو گیا۔ سید ابراہیم رسا بریلوی نے ”ندرت“ کے نام سے ۱۹۴۸ء میں اخبار جاری کیا۔ منشی کچھن پر ساد کی ادارت میں ”عمدۃ الاخبار“ ۱۸۴۶ء سے ۱۸۶۳ء تک چلتا رہا۔ ”ماہنامہ مخزن العلوم“ کو منشی گنگا پر ساد نے ۱۸۷۲ء میں شروع کیا۔ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۳۰ء تک مرزا اثر چغتائی کی ادارت میں ”روہیل کھنڈ گزٹ“ کی گونج سنائی دیتی رہی۔

قلب شہر میں ”کتب خانہ“ کے نام سے منسوب علاقہ اپنی علمی و فکری اور ادبی ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ اس جگہ پر ایک عظیم الشان عمارت میں لائبریری تھی، جس کی بنیاد اہل بریلی نے ۱۸۵۵ء میں ڈالی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ خیز خونچکاں دور کی نذر ہو گیا۔ تقسیم ملک کے بعد جو حالات رونما ہوئے ان کے زیر اثر کافی علمی و ادبی سرمایہ نذر آتش ہوا، یاردی کے مول فروخت ہو گیا، یا پھر انتقال مکانی کی وجہ سے دسترس سے باہر ہو گیا۔ راقم نے ۲۰۰۷ء میں سفر پاکستان کے دوران اسی جستجو کے تحت مشہور مورخ سید الطاف علی بریلوی کا کراچی میں کتب خانہ دیکھا، ان کے جانشین سید مصطفیٰ علی بریلوی (عمر ۹۵ سال) سے ملاقات بھی کی تھی۔ مشہور تذکرہ نویس ڈاکٹر ایوب قادری بریلوی کا کتب خانہ باوجود کوشش کے نہ دیکھ پانے کا ابھی تک احساس ہے۔ مذکورہ کتب خانوں میں تاریخ بریلی کے حوالے سے وافر مقدار میں ذخیرہ موجود ہے۔ کاش کوئی صاحب قلم اس طرف توجہ کریں تو بہت بڑا علمی سرمایہ اہل ذوق کی علمی تسکین فراہم کر سکتا ہے۔ اور بریلی کے مردان خدا کا ملان با صفا پردیز پڑی چادر ہٹ سکتی ہے۔

علم و دانش کا یہ ایک طویل سفر نامہ ہے، اگر تاریخ لکھی جائے تو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہوگی مگر راقم نے چند لفظوں میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے، راقم السطور نے اپنے زمانہ طالب علمی (۱۹۸۹ء-۱۹۹۰ء) میں اسی بریلی شہر کی نہیں بلکہ عالم اسلامی کی عبقری شخصیت تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ سے حالات معلوم کئے تھے، اسی معلومات کو ترتیب دیکر ”مفتی اعظم اور ان کے خلفاء“ میں شائع کیا، ۲۰۰۷ء میں اسی معلومات کو مزید اضافہ کر کے ”حیات تاج الشریعہ“ کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ طبع کرایا۔ بعدہ ۱۹۹۲ء سے حضرت تاج الشریعہ کے ساتھ سفر و حضر میں ایک طویل عرصہ تک رہنے کا خوش نصیب موقع میسر آیا، حضرت کے خادم اور رفیق سفر کی حیثیت سے راقم نے گنگ و جمن کے دو آبے سے لیکر کشمیر کی گل پوش وادیوں تک، کنیا کماری سے لیکر سوراٹر کے ساحل تک، بنگال کی کھاڑیوں سے لیکر ہمالیہ کے دامن کوہ تک تمام صوبہ جات کے پیر ہوئے وسیع و عریض ہندوستان کے نہ جانے کتنے شہروں و قصبوں اور گاؤں کے سفر کئے ہیں۔ جو مشاہدات سامنے آئے ان کو مزید قلم بند کر کے ۲۰۱۳ء کے عرس رضوی کے موقع پر سوادو سو صفحات پر مشتمل ”حیات تاج الشریعہ جدید اضافہ“ اردو، ہندی میں شائع کرادیا۔ بحمدہ اللہ تعالیٰ صرف ایک سال کی مختصر مدت میں کتاب کی دس ہزار کاپیاں باذوق حضرات کے ہاتھوں تک پہنچی۔ اس دوران چند سرقہ کرنے والے اہل دانش نے میری تحریرات کو من و عن اپنے علیحدہ علیحدہ ناموں سے شائع کیا، جو اہل قرطاس و قلم کے درمیان نہایت ہی ناشائستہ و نازیبا عمل سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دیانت داری کی ہدایت عطا فرمائے (امین)

راقم السطور ۱۹۸۹ء سے حضور مفتی اعظم قدس سرہ و رضویات اور حضرت تاج الشریعہ پر مسلسل لکھ رہا ہے، اس وقت حضرت کی جملہ قلمی و مطبوعہ تصانیف کو جدید ٹائپنگ کر کے منظر عام پر لانے میں مصروف عمل ہے، اور ساتھ ہی حضرت کی علمی و دینی اور فقہی خدمات و کارناموں کو بھی مربوط انداز میں مرتب کرنے میں لگا ہوا ہوں۔ کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد یہ عظیم خدمت راقم سے لے لے تاکہ بارگاہ مرشد میں یہ حقیر سا نذرانہ عقیدت و محبت قبولیت سے سرفراز ہو کر میرے لئے سامان آخرت بن جائے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب ”نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار و تبرکات“ میں وہ بیش بہا انمول جواہرات ملیں گے جس سے قلب کو سکون، اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی، حضرت مرشد برحق کے دست مقدس سے لکھے ہوئے یہ جواہر پارے راقم السطور کے پاس محفوظ ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ عظیم شاہ پاروں کا خزانہ صرف میری جاگیر یا وراثت نہ رہے بلکہ یہ پوری امت مسلمہ اور خاص طور پر متوسلین سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے ہر ایک فرد کے لئے امانت ہیں، اس لئے میں نے ان خوش خط اور خوبصورت شاہ پاروں و انمول موتیوں کو ہر ایک شخص تک پہنچانے کے لئے طبع کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا، جس کی احباب نے تائید کی تاکہ ہر مرید اپنے مرشد برحق کے آثار و تبرکات کے نقوش سینے میں موزن کر سکے۔ ساتھ ہی مزید تاریخی دستاویزات کو بھی ترتیب دیکر شامل کر دیا کہ ان سے اہل علم بھرپور استفادہ کر سکیں۔

قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب ”نوادرات تاج الشریعہ“ کے تمام مشمولات کو تاریخی و سوانحی منظر نامہ میں دیکھیں، اس کے پس منظر کو راقم نے ثبت انداز میں حتی المقدور سمجھانے کی کوشش کی ہے، تاہم اس کے کسی بھی پہلو سے غلط یا منفی نتیجہ اخذ کرنے کا ارادہ زحمت نہ کریں۔ میرا مقصد اس عظیم شاہکار دستاویز کو محفوظ و مامون کرنا ہے، اس لئے کہ قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ انہی دستاویزات پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر کہیں کسی عبارت سے کسی کی دل شکنی ہوئی ہے تو میں اس کے لئے پہلے سے ہی معذرت خواہ ہوں

شہاب مجھے کہتے ہیں، شہرت ہے بہت میری

اس دور کشاکش میں، خدمت ہے بہت میری

سگ در آستانہ عالیہ رضویہ

احقر محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ

(۱۵/ نومبر ۲۰۱۴ء ۱۴۳۶ھ بروز ہفتہ)

کتاب عائیه کلمات

از: محقق عصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسینی رضوی محدث رامپوری

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے مرشد برحق شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ کے وارث و جانشین فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ النورانی کی ذات بابرکات و ستودہ صفات عالم اسلام کے لئے منبع علم و عرفان اور مرجع خلافت ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کی سیرت و سوانح اور خدمات و کارناموں پر میرے فرزند روحانی عزیز مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ نے گزشتہ سال ”حیات تاج الشریعہ“ تصنیف کی، اور اب ”نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار و تبرکات“ لکھ کر جملہ وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کو پیش بہا انمول تحفہ پیش کیا ہے۔ میں نے اپنی علالت اور مصروفیات کی وجہ سے جستہ جستہ دیکھا، ایک نئی جہت کے ساتھ سوانح و سیرت پڑھنے کا لطف ملیگا۔ مولانا تاریخ و تذکرہ اور رضویات کے موضوع پر مسلسل تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر بارگاہ رب العزت میں مورخ بریلی مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ کے لئے دعا گو ہے کہ ان کو مزید خدمت دین اسلام و اہل سنت و جماعت کی توفیق دے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قبولیت سے سرفراز کرے اور آفات دنیاوی و سماوی سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

بجاء سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بارک و سلم.

دعا گو

فقیر نوری سید شاہد علی رضوی غفرلہ

قاضی شرع و مفتی ضلع رامپور

شیخ الحدیث الجامعۃ اسلامیہ گنج قدیم مصطفیٰ آباد عرف رام پور

(۲۸/ نومبر ۲۰۱۲ء/ ۱۴۳۶ھ)

باب اول

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ————— ایک نظر میں

☆ ————— سلسلہ اسناد طریقت

☆ ————— سلسلہ اسناد حدیث

من فضيلة الشيخ العلامة المفتي محمد اختر رضا القادري الازهري

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا لِي رَبِّ إِلَّا هُوَ
لَيْسَ الْبَاقِي إِلَّا هُوَ
ذَاكَ حَمِيدٌ عَمُّوهُ
عَاشَ سَعِيدًا خَرَّاهُ
كُلُّ النَّكَاسِ تَوَلَّاهُ
ذَاكَ الْخَالِدُ مَحْيَاهُ
ابْشُرْ عَبْدُ بَحْسَنَاهُ
جَنَّةُ خُلْدٍ مَكَاوَاهُ
هَذَا رَبُّكَ تَخَشَّاهُ
إِنَّ الْأُمْنَانَ يَتَقَوَّاهُ
دُمْ إِنَّ شِدَّتْ بِذِكْرَاهُ
إِنَّ الْجَدُّوِيَّ جَدَّوَاهُ
غَيْرُكَ رَبِّي يَخْشَاهُ
لَيْسَ يُضَاكِي حَاشَاهُ
وَاللَّهُ الْحَقُّ بِرِعَاةِ
لَا وَاحِدَ حَقًّا إِلَّا هُوَ
لَا مَوْجُودَ إِلَّا هُوَ
لَا مَشْهُودَ إِلَّا هُوَ
لَا مَعْبُودَ إِلَّا هُوَ
مَنْ لَيْسَ شَفِيعًا إِلَّا هُوَ
حَتَّى اللَّهُ مُحَبِّبَاهُ
كُلُّ الرِّحْمَى رَحْمَاهُ
وَمَا يَكُونُ ظَلَامٌ لَوْلَاهُ
فَمَا شَكَرْتَ تَزِدُّ نِعْمَاهُ
فَمَا فَرَحَ حَتَّى تَلْقَاهُ
فَالْكُونُ عِنْدِي لَوْلَاهُ
مَا الرِّضْوَةُ إِلَّا بِبَاهُ
تَحْظُ لَدَيْهِ بِرُفْقَاهُ
بِكَ طَائِبٌ يَتَعَمَّقُ مَوْلَاهُ
أَبْنَاهُ الْوَلَدُ أَهْلُ دَاهُ
فَهُوَ الْفَضْلُ وَبُشْرَاهُ
لَا يُخْذَلُ مَنْ وَتَدَّرَجَاهُ
مَنْ غَيْرُكَ يَدْفَعُ بِلَوَاهُ
خَيْرَ نَسَبٍ نَبَاهُ
رَبِّي أَحْسَنُ مَتَوَّاهُ

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ
 يَقْنِي الْكُلَّ وَيَبْقَى هُوَ
 مَنْ كَانَ دُعَاةُ أَنْ يَأْهُوَ
 مَنْ كَانَ لِرَبِّي دُنْيَا
 مَنْ كُنْتُ إِلَهِي مَوْلَاهُ
 بَنَ مَاتَ يَقُولُ اللَّهُ
 رُسُلُ اللَّهِ تَلَقَّاهُ
 الرِّضْوَانُ لَهُ نُزُلُ
 تَخْشَى النَّاسَ يَلْجَدُونِي
 ابْعُ الْأَمَنَ لَكَ دِي رَبِّي
 تَنْشَى رَبَّكَ يَكْفَانِي
 تَرْجُو النَّاسَ لِيَجِدُوا هُمْ
 هَكَذَا عَيْزُكَ يَخْشَى رَبِّي
 رَبِّي رَبِّي الْأَرْبَابُ
 قِسْوَاهُ رَبِّي بِالْأَسْمِ
 الْوَاحِدُ لَيْسَ يَنْدِي جُزْءُ
 لَخَلْقٍ مَكَرًا يَمْوُجُودُ
 وَالْكُلُّ مَظَاهِرُ مَشْهُودُ
 فَتَرَدُّ حَقُّ الْإِلَهِيَّةِ
 وَأَنْ هَلْ صَلَاةُ اللَّهِ عَلَى
 مَنْ بِالْإِدِينِ أَحْيَانًا
 عَمَّا لَكُنْ بِرَحْمَتِهِ
 وَأَزْدَانُ بِلَاذِلَّةٍ بِهِ
 جَاءَ جَمِيعُ الرَّحْمَانِ
 حَلَّ الْفَرْخِ بِمَوْلِدِهِ
 قَدْ نِيطَ حَيَاةُ الْكَوْنِ بِهِ
 يَأْمَنُ يُطْلَبُ رِضْوَانًا
 كُنْ لِنَبِيِّ اللَّهِ رَضِي
 إِنَّ النِّعْمَةَ أَحْمَدُنَا ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ}
 بِرَسُولِ اللَّهِ فَابْتَهِجُوا
 بِاللَّهِ تَأْيِيدَنَا صِرْنَا
 أَدْرُكُ عَبْدَكَ جِيلَانِي
 وَيَكْزُرُ سَلَامُ الرَّحْمَنِ
 هَذَا أَخْتَرُ أَذْنَاكُمْ

نذر عقیدت

از: بلبیل ہند حضرت علامہ مفتی رجب علی قادری رضوی خلیفہ و تلمیذ حضور مفتی اعظم، نانپارہ ضلع بہرائچ شریف

مرحبا آئی ریاض دہر میں فصل سمن
گلستان حامدی میں کس نئے گل کی ہے دید
اختر برج ہدایت تیری طلعت کی قسم
تیرے سرسہرار ہا تحصیل علم دین کا
جامع ازہر سے فارغ ہو کے آیا ہند میں
تیرے چہرے سے عیاں ہے کیا جلال قادری
ہوں نہ کیوں مسرور روح پاک جیلانی میاں
شاہ رحمانی میاں کی ہے دعا تیرے لئے

لہلاتے ہیں بیاباں مسکراتے ہیں چمن
تہنیت خوانی میں ہر سو بلبلیں ہیں نغمہ زن
کس طرح سے دلنشین صورت کا تیرا بانگین
منبع صد نور ہے جس کی ہر اک نوری کرن
لیکے آیا اپنے دامن میں ہزاروں علم و فن
تیری آنکھوں سے ٹپکتی ہے لئے جام کہن
تو ہے ان کے باغ کا اک گل مجسم گلبدن
فیض تیرا ہورساں از ہند تاروم وعدن

تیرے جد محترم کے در کا سائل ہے رجب
اس پہ بھی کیجئے خدا را چشم الطاف و منن

نذر خلوص

نتیجہ فکر: فخر العلماء حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

چمن کا یہ گل رنگیں بہت مسرور و خنداں ہے
فضائے بزم جیلانی میاں کیونکر نہ ہو شاداں
جناب حضرت اختر رضا خاں آگئے واپس
گھٹا رحمت کی چھائی ہے چلو اے میکدے والو

ہر اک غنچہ ادائے سرخ میں عشرت بد اماں ہے
کہ ان کے نور دل سے ان کی محفل میں چراغاں ہے
گلستان رضا میں آج پھر نوری چراغاں ہے
چمن میں حجۃ الاسلام کے جشن بہاراں ہے

پھلے پھولے ہمیشہ مفتی اعظم کا یہ گلشن
خداوند ادل عارف کا بس اب یہ ہی ارماں ہے

(مطبوعہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، مدیر مولانا ریحان رضا قادری بریلی، ماہ جنوری ۱۹۶۷ء/ ۱۳۸۷ھ، ص ۲۳)

حضرت تاج الشریعہ ----- ایک نظر میں

۲۵ فروری ۱۹۴۲ء / ۱۳۶۱ھ	ولادت باسعادت
۱۳۶۲ء / ۱۹۴۴ھ	تقریب رسم بسم اللہ خوانی
۱۳۷۲ء / ۱۹۵۲ھ	اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ
۱۳۷۶ء / ۱۹۵۶ھ	داخلہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی
۱۳۸۰ء / ۱۹۶۰ھ	آغاز شعر و شاعری
۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء / شعبان ۱۳۸۱ھ	سلاسل اربعہ کی اجازت و خلافت از حضور مفتی اعظم قطب عالم
دسمبر ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ	والد ماجد مفسر اعظم ہند کا وصیت نامہ جانشینی و تولیت
۱۳۸۳ء / ۱۹۶۳ھ	جامع ازہر قاہرہ مصر روانگی
۱۳۸۴ء / ۱۹۶۴ھ	آل مصر امتحان میں اول پوزیشن پر ایوارڈ
۱۹۶۵ء / جماد الاول ۱۳۸۵ھ	اول نمبر آنے پر مدیر ماہ نامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی خوشی
۱۹۶۵ء / ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ	دوران تعلیم والد ماجد کا انتقال پر ملال
۱۳۸۶ء / ۱۹۶۶ھ	جامعہ الازہر مصر سے فراغت و دستار فضیلت
۱۳۸۶ء / ۱۹۶۶ھ	وطن مالوف واپسی و استقبال
۱۳۸۶ء / ۱۹۶۶ھ	سب سے پہلا فتویٰ
۱۳۸۷ء / ۱۹۶۷ھ	آغاز درس و تدریس دارالعلوم منظر اسلام بریلی
۳ نومبر ۱۹۶۸ء / شعبان ۱۳۸۸ھ	علامہ حسنین رضا بریلوی کی صاحبزادی سے عقد مسنون
۱۹۷۰ء / ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ	صاحبزادہ مولانا عسجد رضا قادری کی ولادت
۱۳۹۵ء / ۱۹۷۵ھ	تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ
۱۳۹۹ء / ۱۹۷۸ھ	دارالعلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس تقرری
۱۴۰۱ء / ۱۹۸۰ھ	آل انڈیہ سنی جمعیت العلماء کے قومی صدر منتخب
۱۹۸۱ء / ۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ	برہان ملت مفتی برہان الحق جیلپوری کی اجازت احادیث و طریقت
۱۹۸۱ء / ۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ	راقم محمد شہاب الدین رضوی کی ازادیت بیعت
۱۹۸۱ء / ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ	نانا حضور مفتی اعظم کا انتقال اور امامت نماز جنازہ
۱۹۸۳ء / ۱۴۰۴ھ تا ۲۰۰۵ء / ۱۴۲۶ھ	بدست مولانا عبد الوحید بریلوی نقل فتاویٰ رجسٹر تعداد ۸۰
۴ ستمبر ۱۹۸۳ء / ۱۴۰۳ھ	پہلا سفر حج و زیارت
۱۹۸۴ء / ۱۴۰۴ھ	دینی تبلیغی سفر کا باضابطہ آغاز

۱۱ اگست ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۵ھ

۱۲ شعبان ۱۴۰۴ھ

۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۵ھ

۱۹۸۵ء/ ۱۴۰۵ھ

۱۹۸۵ء/ ۱۴ شوال ۱۴۰۵ھ

۵ مئی ۱۹۸۵ء/ ۱۴۰۵ھ

۳۱ اگست ۱۹۸۶ء/ ۱۴۰۷ھ

۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء/ ۱۴۰۷ھ

۱۹۸۷ء/ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

۲۱ مئی ۱۹۸۷ء/ ۱۴۰۸ھ

۱۴۰۸ء/ ۱۹۸۷ مئی

۱۹۸۹ء/ ۱۴۱۰ھ

۱۹۸۹ء/ ۱۴۱۰ھ

۱۴۱۳ء/ ۱۹۹۳ مئی

جنوری ۱۹۹۵ء/ ۱۴۱۵ھ

۲۶ جولائی ۱۹۹۵ء/ ۱۴۱۶ھ

فروری ۱۹۹۵ء/ ۱۴۱۵ھ

۲۲ جولائی ۱۹۹۵ء/ ۱۴۱۵ھ

۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء/ ۱۴۱۵ھ

۲۲ فروری ۱۹۹۹ء/ ۱۴۲۰ھ

۱۹۹۹ء/ ۱۴۲۰ھ

۱۹۹۹ء/ ۱۴۲۰ھ

۲۰۰۰ء/ ۱۴۲۱ھ

نومبر ۲۰۰۵ء/ ۱۴۲۶ھ

۸ اگست ۲۰۰۷ء/ ۱۴۲۸ھ

۲۰۰۹ء/ ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۲ء/ ۱۴۳۴ھ

۲۸ مارچ ۲۰۱۳ء/ ۱۴۳۵ھ

۲۰۱۴ء/ ۱۴۳۶ھ

امیر شریعت گجرات کی طرف سے تاج الشریعہ کا لقب
فقہ اسلام کا خطاب از محقق عصر مفتی سید شاہد علی حسنی حسینی محدث
حضرت احسن العلماء مارہروی کی اجازت و خلافت

دوسرا سفر حج و زیارت

مفتی برکات مولانا مظفر احمد بدایونی کی طرف سے شیخ الحدیث کا لقب

بی بی سی لندن سے حجاز کانفرنس کی تقریر نشر

تیسرے سفر حج میں سعودی حکومت کی گرفتاری

مکہ معظمہ سے رہائی پر بمبئی میں استقبالیہ اجلاس میں خطاب

ولڈ اسلامک مشن لندن کی شاہ عبداللہ سے احتجاجی ملاقات

نواد صادق مفتی سفیر سعودی برائے ہند کی معافی خواہی

گرفتاری کے بعد مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں گیارہ دن قیام

حکومت اتر پردیش کی عہدہ کے لئے پیش کش

تاریخی کتاب مفتی اعظم اور ان کے خلفاء پر تقریظ جلیل

غیر مقلدین و ہابیہ کا سد باب

سکریٹری وزیر اعظم ہند کی ملاقات

وزیر اعظم حکومت ہند سے ملاقات سے انکار

صرف شناختی کارڈ کے لئے فوٹو کھینچانے کے فیصل نامہ پر دستخط

عالمی مسائل پر بموقع عرس رضوی ہنگامی میٹنگ کا انعقاد

مخالفین کی طرف سے مراد آباد میں مقدمہ

مقدمہ مراد آباد میں فتح و کامرانی اور حج کا تاریخی فیصلہ

جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی کے قیام کے لئے زمین کی خریداری

اجمیر مقدس میں ایک ہندو کا قبول اسلام

جامعۃ الرضا بریلی کا تعمیر آغاز

قاضی القضاۃ فی الہند کے عہدے پر تفویض

قطب وقت علامہ تحسین رضا بریلوی کا انتقال و امامت نماز جنازہ

شیخ الجامعہ الازہر مصر کی جانب سے فخر ازہر ایوارڈ و استقبالیہ تقریب

غسل کعبۃ اللہ شریف میں شرکت و اندرون کعبہ ادائیگی نماز

مفتی صوفی حبیب رضا بریلوی کا انتقال و امامت نماز جنازہ

سفر ترکی، جرمنی، پرتگال اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

عالی سند سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ

- رحمۃ العالمین احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲ ربیع الاول شریف ۱۱ھ، مدینہ منورہ)
 امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ، نجف اشرف)
 سید الشہد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ، کربلا معلی)
 حضرت امام سید علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ، مدینہ منورہ)
 حضرت امام سید محمد بن علی الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷ ذی الحجہ ۱۱ھ، مدینہ منورہ)
 حضرت امام سید جعفر بن محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ، مدینہ منورہ)
 حضرت امام سید موسیٰ بن جعفر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ، بغداد شریف)
 حضرت امام سید علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۱ رمضان المبارک ۲۰۳ھ، مشهد مقدس)
 حضرت الشیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ، بغداد شریف)
 حضرت الشیخ سید سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ، بغداد شریف)
 حضرت الشیخ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ ذی الحجہ ۳۳۲ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ جماد الاخریٰ ۴۲۵ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳ شعبان المعظم ۴۴۷ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ ابوالحسن علی القرشی بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یکم محرم ۴۸۶ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷ شوال المکرم ۵۱۳ھ، بغداد شریف)
 غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی حسن حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱ یا ۱۷ ربیع الاخر ۵۶۱ھ، بغداد)
 حضرت شیخ سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶ شوال المکرم ۶۲۱ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ سید ابوصالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ سید محی الدین ابونصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ ربیع الاول ۶۵۶ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۳ شوال المکرم ۷۳۹ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۶ صفر المظفر ۷۸۱ھ، بغداد شریف)
 حضرت شیخ سید احمد الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹ محرم الحرام ۸۵۲ھ، بغداد شریف)

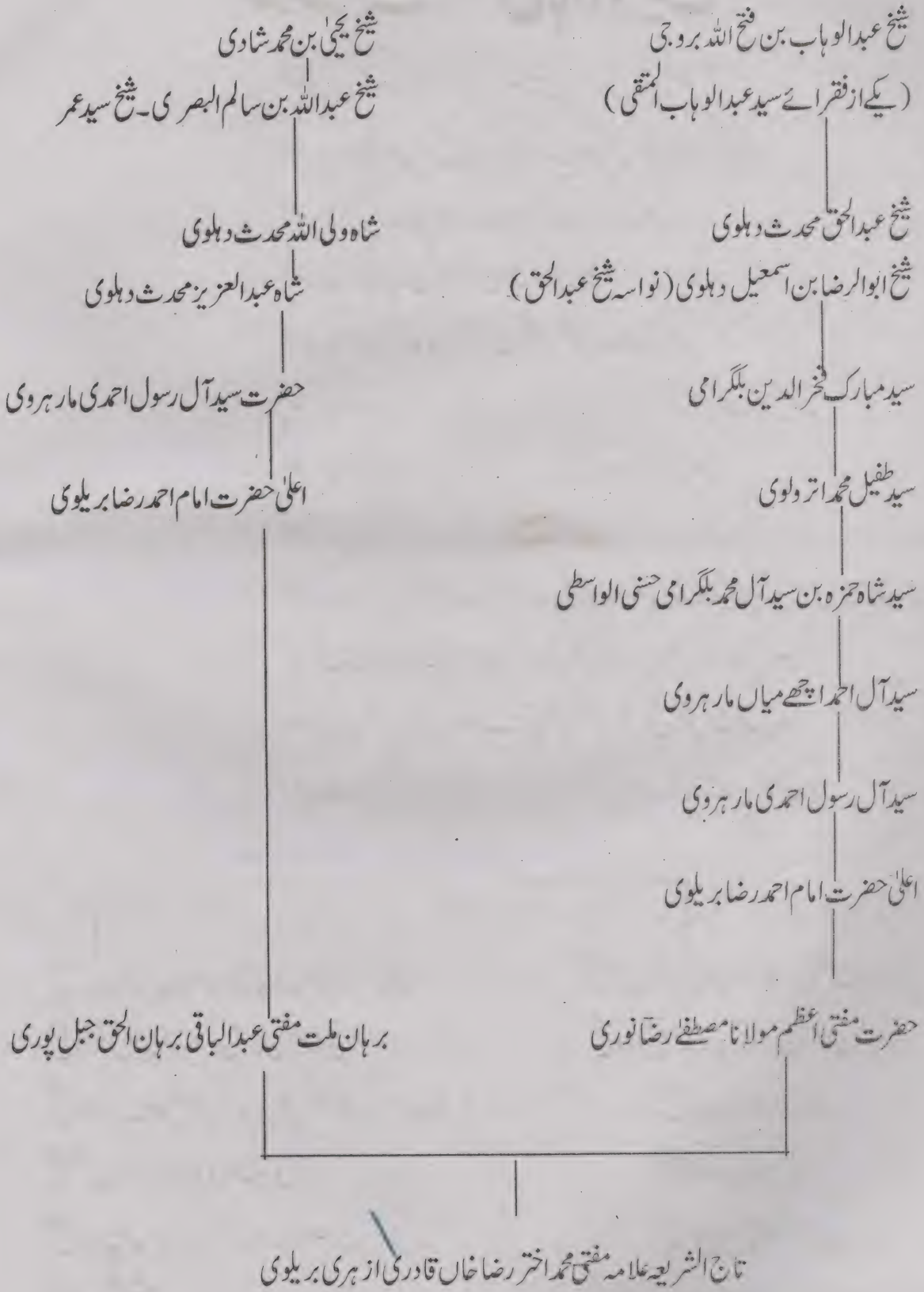
- حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱/ ذی الحجہ ۹۲۱ھ دولت آباد ضلع اورنگ آباد)
- حضرت شیخ سید ابراہیم ابرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵/ ربیع الآخر ۹۵۳ھ آستانہ محبوب الہی دہلی)
- حضرت شیخ محمد بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۹/ ذی قعدہ ۹۸۱ھ، کاکوری ضلع لکھنؤ)
- حضرت شیخ قاضی ضیاء الدین المعروف شیخ جبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۱/ رجب ۹۸۹ھ نیوتنی ضلع لکھنؤ)
- حضرت شیخ جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ، کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور)
- حضرت شیخ سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶/ شعبان المعظم ۱۰۷۱ھ، کاپلی شریف ضلع جالون)
- حضرت شیخ سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹/ صفر المعظم ۱۰۸۴ھ، کاپلی شریف ضلع جالون)
- حضرت شیخ سید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۴/ ذی قعدہ ۱۱۱۱ھ، کاپلی شریف ضلع جالون)
- خاتم الاکابر حضرت شیخ سید شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰/ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ، مارہرہ شریف)
- حضرت شیخ سید شاہ آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۶/ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ، مارہرہ شریف ضلع ایٹھ)
- حضرت شیخ سید شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۴/ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ، مارہرہ شریف ضلع ایٹھ)
- حضرت شیخ سید شاہ ابوالفضل شمس الدین آل احمد اچھے میاں (۷/ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ، مارہرہ شریف)
- نور العارفین حضرت شیخ سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸/ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ، مارہرہ شریف)
- شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری (۱۱/ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ، مارہرہ شریف)
- مجدد اعظم اعلیٰ حضرت شیخ امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۵/ صفر المعظم ۱۳۴۰ھ، بریلی شریف)
- حجۃ الاسلام حضرت شیخ مولانا حامد رضا خاں قادری (۷/ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ، بریلی شریف)
- مفتی اعظم مولانا الشاہ آل الرحمن ابوالبرکات محی الدین محمد مصطفیٰ رضا قادری (۱۴/ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، بریلی شریف)
- مفسر اعظم ہند حضرت شیخ مولانا ابراہیم رضا خاں الجیلانی القادری (۱۱/ صفر المعظم ۱۳۸۵ھ، بریلی شریف)
- تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شیخ محمد اسماعیل رضا المعروف محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ
- حضرت علامہ مولانا شیخ محمد منور رضا محمد عرف عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 حضرت ابوقابوس مولیٰ عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت سفیان بن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت عبدالرحمن بن بشر بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت ابوطاہر محمد بن محمد حمش الزیادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت ابوصالح احمد بن عبدالملک المؤمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت ابوسعید اسمعیل بن ابوالصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت حافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت ابوالفرج عبداللطیف بن عبدالمعتمد الحرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 حضرت ابوالفتح محمد بن محمد بن ابراہیم الکبریٰ المیدومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی
 شیخ ابوالفتح محمد بن ابوبکر بن الحسین المراءغی
 شیخ سید ابراہیم التازی
 شیخ احمد جی الوہرانی
 شیخ سعید بن محمد المقری
 شیخ سعید بن ابراہیم الجزازی المعروف قدودہ

شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد التدمیری
 شیخ الفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی
 شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی (ابن حجر)
 شیخ شمس الدین سخادی القاہری
 شیخ وجیہ الدین عبدالرحمن ابراہیم علوی
 شیخ محمد فلاح الیمنی



سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور اکرم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر شیخ الشہاب ابو الفضل احمد بن حجر العسقلانی تک وہی سند ہے جو گزری، اس کے بعد سندیوں ہے:

حضرت شیخ ابو الفضل احمد بن حجر العسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ ابو الخیر بن عموس الرشیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ محمد بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ احمد بن محمد الدمیاطی المعروف ابن عبد الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولانا احمد حسن الصوفی مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد النوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا نوری قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبد الباقی برہان الحق جبل پوری

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی مدظلہ العالی

سند فقہ حنفی

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس سند کے تمام اساتذہ و مشائخ اور فقہا حنفی ہیں۔

النبی الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابو حفص الکبیر)

شیخ عبد اللہ بن ابی حفص البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابو عبد اللہ السبند مونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابو بکر محمد بن الفضل البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ القاضی بوعلی النسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام شمس الاممہ الحلوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام فخر الاسلام البز ودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام برہان الدین (صاحب الہدایہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام عبد الستار بن محمد الکردری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

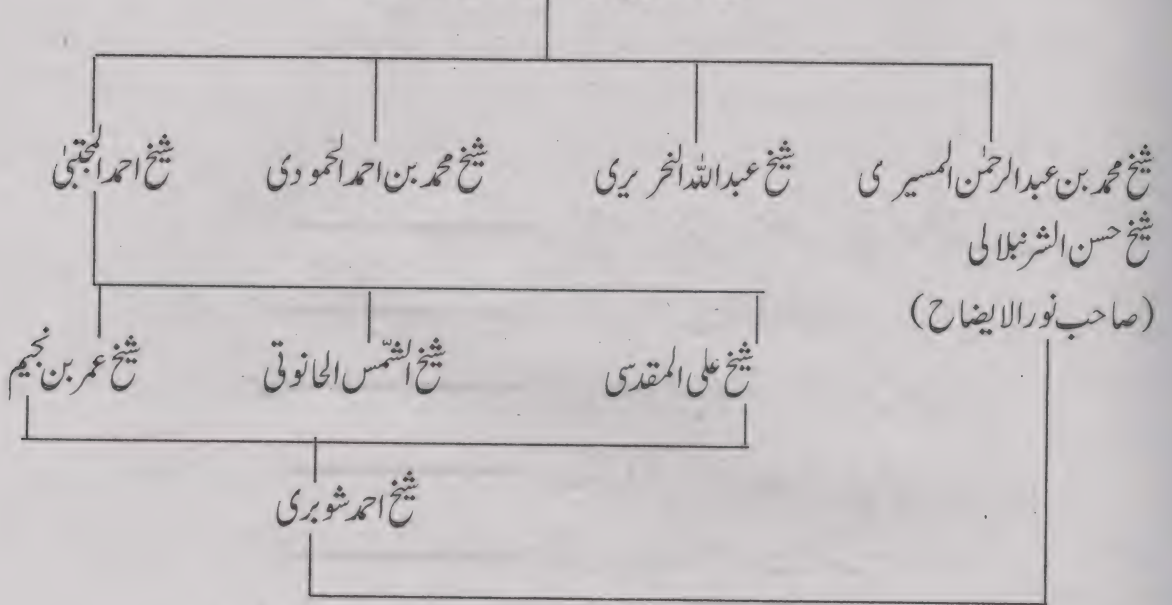
شیخ حلال الدین الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ عبد العزیز البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ سید جلال الدین الخبازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ علاء الدین السیرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ السراج فارسی الهدایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 شیخ الکمال بن الہمام (صاحب فتح القدر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 شیخ سری الدین عبدالبر بن الشحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 شیخ احمد بن یونس الشلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



شیخ اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)
 شیخ عبدالغنی بن اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقة الندیة)
 شیخ اسمعیل بن عبداللہ الشہیر علی زادہ البخاری
 شیخ عبدالقادر بن خلیل

شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المرز جاجی

شیخ محمد عابد الانصاری المدنی

شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ

شیخ عبدالرحمن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی



تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ
 (زیب مسند رشد و ہدایت آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف)

باب دوم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ جامع از ہر قاہرہ مصر سے سند فضیلت
- ☆ اسناد اجازت و خلافت
- ☆ معتمد خصوصی کا تقرری نامہ مبارکہ
- ☆ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی شہادتیں
- ☆ والد ماجد کا وصیت نامہ
- ☆ علماء و شعرا کا اظہار تہنیت

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری نے دارالعلوم منظر اسلام میں اور اسلامیہ انٹر کالج بریلی سے تعلیم حاصل کر کے ۱۹۶۳ھ میں جامعہ ازہر یونیورسٹی قاہرہ مصر تشریف لے گئے، کامل طور پر تین سال رہ کر ۱۹۶۶/۱۳۸۶ھ میں جملہ علوم و فنون میں فراغت پائی، اور سند سے نوازے گئے۔ ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ کو اپنے شہر بریلی شریف میں بہار افزا گلشن ہوئے۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ نے حضرت تاج الشریعہ کو خلافت و اجازت دینے کے لئے محفل میلاد پاک کی تقریب منعقد کرنے کا حکم دیا، اور جید علماء کرام، عوام الناس اور طلبہ مدارس کی موجودگی میں ۸ شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ/ ۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء کو جمیع سلاسل طریقت سلسلہ عالیہ قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور جمیع احادیث مبارکہ مسلسل بالاولیت کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

نقاہت و کمزوری کے ایام میں اپنا قائم مقام و جانشین اور ”معمتد خصوصی“ مقرر فرمایا۔ اور تقرری نامہ کی تحریر لکھ کر شائع کرائی، جس پر صدر العلماء علامہ مفتی تحسین رضا خاں محدث بریلوی، احسن العلماء حضرت سید حسن میاں برکاتی مارہروی، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن عباسی اڑیسوی، شمس العلماء مفتی شمس الدین احمد جعفری وغیرہ کی تصدیقات موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے روحانی فرزند، اور تلمیذ و خلیفہ برہان ملت علامہ مفتی عبد الباقی محمد برہان الحق رضوی سلامی جبل پوری نے حضرت کو ۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کو تمام سلاسل طریقت و جملہ احادیث مبارکہ کی اجازت و خلافت سے نوازا۔

والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں نے عرس چامدی و جلسہ دستار بندی دارالعلوم منظر اسلام کے موقع پر حضرت کو اپنا قائم مقام اور ”جانشین اعلیٰ حضرت“ کا اعلان کیا، اور جانشینی کا عمامہ باندھا اور عبا پہنائی۔ یہ ”اعلان ماہنامہ اعلیٰ حضرت“ کے دسمبر ۱۹۶۲ء/ ۱۳۸۲ھ کے شمارہ میں چھپا ہے۔ اس کے بعد مفسر اعظم ہند نے علیحدہ ایک وصیت نامہ لکھا جس میں حضرت کو دارالعلوم منظر اسلام کا سرپرست، ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا مالک اور خانقاہ عالیہ رضویہ کا متولی و جانشین بھی مقرر کیا۔ یہ وصیت نامہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے ص ۲۸ و ۲۹ بابت اکتوبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا ہے۔

والد ماجد کے انتقال پر حضرت کے دل کی عجیب کیفیت ہو گئی تھی جس کی عکاسی اور رنج و غم عربی و اردو نظم کے ذریعہ کیا جو ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت مئی ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں طبع ہوئی تھی۔

بلبل ہند مفتی رجب علی قادری بانی مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ ضلع بہرائچ، حضرت علامہ مفتی سید محمد عارف رضوی نانپاروی شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام کے علاوہ مولانا نظام الدین زاہد القادری یار علوی، جناب ریاض الدین اشہر پیلی بھیتی، اور محمد رضا بگلش بریلوی نے حضرت کے جامعہ ازہر قاہرہ سے واپسی پر شعر و سخن کے ذریعہ استقبالیہ تہنیت پیش کی، اس کے عکوس بھی شامل اشاعت ہیں۔

(المودج رقم ٢٠٧)



جامعة القادسية

بسم الله الرحمن الرحيم

كلية أصول الدين - شعبة الشريعة الإسلامية



شهادة

تشهد الكلية ان السيد / أحمد حسان حصل على درجةالاجازة العالية بتقدير جيد في دور ما بعد سنة ١٩٦٦ومجموعه ٦٦ ساعة حضور من ٩٠ ساعة مقرر

وتعزوت هذه الشهادة بناء على طلبه لتقدمها الى

حجرات بدون مسئولية الحكومة لدى أي انسان فيما يتعلق بما ورد بها

ويحقوقي الغير .

عميد الكلية

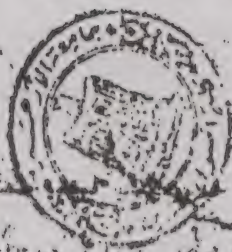
محمد الهادي

١٢٨ هـ

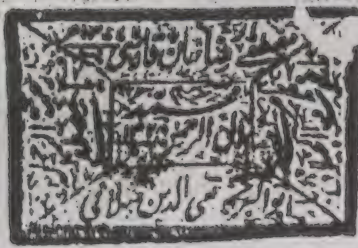
١٩٦٦/١٢/٤

تحريرات

١٩٦٦



(٨٤٩-١٩٦٣-٥٥٠٠٥٥)



سَيِّدُ الْأَحْبَابِ

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَوَلِيِّهِ الْإِيْدُ الدَّهْوَرِيُّ وَكَرِّمْنَا

بِسَيِّدِنَا الْحَسَنِ الْعَلِيِّ

مُحَمَّدَهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَكَفَى - وَالصَّلَاةُ الْإِلَهِيَّةُ وَالسَّلَامُ الْأَسْمَى الْأَدْنَى
عَلَى عِبَادَةِ الَّذِينَ اصْطَفَى - خُصُوصًا عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَنَبِيِّهِ الْمُحِبَّةِ رَسُولِهِ الْمُقْتَضَى وَوَلِيِّهِ
مُحِبِّهِ أَوْلَى بِصَدَقٍ وَالصَّفَاءِ لَا سِيَّمَا الْأَرْبَعَةَ الْحَسَنَاءَ وَوَلِيِّ جَمِيعِ التَّابِعِينَ وَجَمِيعِ أَيْمَةِ الدِّينِ وَالْأَوْلِيَاءِ
الْعَرَاءِ لَا سِيَّمَا الْأَمَّا الْأَعْظَمَ وَالْهَامَّ الْأَفْخَمَ وَإِنِّي حَنِيفَةٌ كَانَتْفِ الْغَيْةُ زَامًا أَيْمَةُ الشَّرِيعَةِ الْعَرَاءُ وَالْعَوَّثُ
لِلْأَعْظَمِ الْغِيَا الْأَكْرَمِ سَيِّدِنَا ابْنِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ الدِّينِ وَالْمِلَّةِ الْبَيْضَاءِ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى جَمِيعِ الصَّالِحِينَ وَهَذَا إِلَى الْوَفَاءِ ثُمَّ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْحُجَّةِ أَمَا بَعْدُ فَقَدْ تَقَرَّرَ
مَنْ عَزَمَ عَلَى الْمَوْلَى سَيِّدِ الْأَحْبَابِ

الْجَازَةِ السَّالِسَةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِيَّةِ

الْبِرَكَاتِ الْهَوِيَّةِ الْمُبَارَكَةِ وَاجَانَةِ الْوَفَاءِ الرَّحْمَالِ الذِّكَارِ وَالْإِشْقَالِ فَاجِزْنَةً عَلَى بَرَكَاتِ اللَّهِ تَعَالَى
ذِي الْجَلَالِ ثُمَّ عَلَى بَرَكَاتِ رَسُولِهِ الْأَعْلَى صَلَّاهُ الْجَمَالِ جَلَّ جَلَالُهُ عَمَّ تَوَالٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ وَكَذَا الْجَازِي
شَيْخِي وَوَسْطِي وَكَنْزِي وَذَخْرِي وَبُيُوتِي وَغَدِي وَحَقِّقْ نُورَ الْخَلَائِقِينَ قُدْرَةَ الْوَاصِلِينَ وَخَاتَمِ
الْكِبَرَاءِ وَمَوْلَانَا الشَّاهِدِ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدَ نَوَازِي هَيْبَانَ صَلَّاهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ رَأْسُ الْمُحَقِّقِينَ
فِي الْمِلَّةِ وَالدِّينِ أَمَا أَهْلُ السَّنَةِ قَامَعَ الْفَتَنَةَ سَيِّدِي سَيِّدِي خَيَالِي لَوْلَا مَا جَدَّ الشَّيْخُ مَوْلَانَا الشَّاهِدَ الْأَعْظَمَ
أَحْمَدَ رَضَا خَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأَمِطْ شَيْئًا يَتَّبِعُ لِرَحْمَةِ وَالضُّوَرِ عَلَيْهِمَا وَأَوْصِيَةً بِحِمَايَةِ
السَّنَةِ وَنَكَايَةِ الْفَتَنِ الدَّائِمَةِ وَكَتَبْنَا الْحَسَنَاتِ وَاجْتَنَبْنَا الْبِدْعَاتِ الْغَيْرَ الْمَرْضِيَّةَ بِأَرْكَانِ اللَّهِ لَنَا وَلِأَوْلِيَاءِ وَحَقَّقْنَا مَلِي
وَأَمْلَكْنَا وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَقَالَ الْبَقِيَّةُ وَلَا مَرِّ بِرَقْمِهِ

استاذ عالم وفتوى
سيد احمد بن محمد

227

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
 الله رب محمد صلى عليه وسلم

الحمد لله ربى الرحمن فى كل حين وان فى خاتق الانس والجان : ويسائر العالم : على ما اتم
 علم : والصلاة والسلام : على سيدنا محمد : النبى الامى : محبوب الرب ذى الجلال والاكرام : اصابه فسيما
 الشيخ العالم العامل : ذو الفضائل والفواضل : الغر المفتى : محمد اختر رضا خان : ابن مفسى عظم
 علامه ابراهيم رضا خان : المعروف بكيلانى ميان عليه الرحمة والرضوان : زينه الله تعالى بعلمه
 وفضله المتنوى والصورى : اجازة ما وصل الى روايته عن مشايخى الكرام : وحدثه على
 بركة الله تعالى : ثم على بركة رسوله الاعلى : جل جلاله : وصلى الله تعالى عليه وآله وصحبه
 وبارك وسلم : بكل ما اجازني به سيدى وسندى : شيخى وكفى وذخرى : ليومى وغدى :
 حضرة محمد المائنة الحاضرة : هو ثيد المائنة الطاهرة : صاحب حجة القاهرة : والحجة الزاهرة :
 شيخ الاسلام والمسلمين : مولانا المولوى الشاه محمد احمد رضا خان : رضى الله تعالى عنه وارضاه
 من العلوم والكتب الدينية : والاحاديث النبوية : والفقه : واصول الشريعة : واكرم الله
 على نبيا به العلوم : عن المحترم المقام : حضرة والدى المجد : ذى الفضل والاكرام : مولانا المفتى
 عبيد الاسلام : الشاه محمد عبد السلام : القادرى البركاتى الرضوى الجبلورى عليه الرحمة والرضوان
 والسلاسل العلية : والاذكار : والاشغال : والافاق : والاعمال : واوصيته بحماية السنن السننية
 ونكاية الفتن الدينية : واكتساب الحسنات : واجتناب البدعات الغير المرضية :
 بارك الله تعالى لى وله : وحقق املى وامله : واصح على عمله : بحاجه حبيب المصطفى المحبى
 المرضى المرجى : صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وبارك وسلم .



الفقه العرفى
 احمد بن محمد بن عبد الله
 مورخ قسطنطينية

اسلامی سرگودھا

بزرگواران اہلسنت وجماعت سلام مستنون
الحمد للہ اللہ تعالیٰ کرستہائی خوشی ہوئی کہ اختیاض
سلسلہ اور تحسین رضا سلسلہ اس کام کے لیے اپنی تمام تر
خدمات انجام دینے کو تیار ہیں واقعی مکان اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمۃ کے تحلیہ کے لیے ایسے ہی ذی علم معاملہ فہم حضرت
کی ضرورت تھی وہ بفضلہ تعالیٰ پوری ہو گئی۔ امید واثق
ہے کہ آپ حضرات کے تعاون سے یہ کام کامیاب ہوگا
تعالیٰ عرس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے قبل ہو جائے گا
تاکہ عجمان عرس رضا کو آرام و راحت ملے گی۔ اللہ
تعالیٰ اصل تعاون کو جزائے خیر دے۔ مجھے بہت مسرت
ہوئی مولیٰ تعالیٰ ان سب اپنے دینی بھائیوں کو جزائے
خیر عطا فرمائے اور کامیاب فرمائے۔ آمین۔ میں اجازت
دیتا ہوں۔ باقی عبارت سمجھیں نہیں آتی۔

دستخط حضرت قبلہ مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ
ترسیل زیر و خط و کتابت کا پتہ
اختر رضا خاں الزہری غفرلہ
کالج رضا محلہ خواجہ قطب بریلی

فقر اسکی تکمیل کے لیے چند اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر
کرتا ہے حضرت مولانا حسن میاں ماہر مدہ مقدسہ صدر
مولانا بریلانی الخ خلیفہ اعظم حضرت خلیفہ صدر، محمد یحیٰ رضا
سلسلہ نائب صدر، حضرت مجاہد ملت نائب صدر، رئیس ضلع
نائب صدر اختر رضا الزہری سلسلہ ناظم اعلیٰ، محمد منان رضا
نائب ناظم اعلیٰ حبیب رضا سلمہ فاران، انو بھائی منڈا
بوٹ والا محاسب، مولانا سید محمد عارف نانپا رومی گڑا
صوفی محلہ قہال ٹوری ناظم نشر و اشاعت، محمد افروریز
نائب ناظم نشر و اشاعت، نمبر معاون انجم رضا سلسلہ
نعیم عزیز علی عبد البہادی عبد الحمید، حافظ احمد خلیل،
مولانا احمد مقدم، رئیس میاں مٹھانی والے، ماسٹر
شفیق احمد خاں معتمد حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی
میری ایلیمہ وغیرہ واقربا نے مجھ سے کہا آپ کی علالت
و کمزوری کے باعث لوگ اپنے مقصد برآوری و مطالب
کے پیش نظر کیا لکھواتے ہیں اور دستخط کرتے ہیں۔ ایلیمہ
آپ کو معتمد مقرر فرمادیں۔ لہذا فقیر بمشورہ ایلیمہ و غرض
اقربا اپنا معتمد لوائے حقیقی اختر رضا سلسلہ ساکن خواجہ قطب بریلی

تحسین رضا سلسلہ کو نامزد کرتا ہے اور فقیر اپنے ہمہ امور ان کے سپرد کرتا ہے۔ مجھے
عالم دین و دنیا میں ہر کام میں کامیابی ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ۱۶۳۷- ہر انگریزی ماہ کی ۱۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ تمام سنی جماعتوں سے زیادہ مقبول و کثیر الاشاعت

۹۵

تادعایہ اعلیٰ حضرت بریلی ۴۸۶
تَحْنُ عِبَادَ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۹۲
ٹیلیفون نمبر ۶۱۲

دارالعلوم منظر اسلام کاندھلوی اصلاحی اور معاشرتی
۱۹۶۲ء

ماہنامہ
رجب المرجب ۱۳۸۲ھ



چند سالانہ (۴۰) فی کاپی
اڈیٹر ریحان رضا خاں

بیرونی حالات کے لیے سالانہ چند ۴ - چھ روپے (۴) - فی - کاپی دس آنے (۱۰)

ترسیل ذرو خط و کتابت کاپتہ :- دفتر ماہنامہ اعلیٰ حضرت - محلہ سوداگران - بریلی شریف

پاکستانی حضرات سالانہ چندہ مندرجہ ذیل پتہ پر جمع کر کے رسید دفتر ماہنامہ اعلیٰ حضرت محلہ سوداگران بریلی روانہ فرمائیں۔
رسالہ ان کے نام جاری کر دیا جائے گا۔ محمد شفیع صاحب لٹان منیر مقابل حبیب بینک رامپارٹ روڈ - کراچی
(۲) ماہنامہ "سوالک" سیٹلائٹ ٹاؤن B/59 راولپنڈی - پاکستان۔

مولوی محمد ابراہیم رضا خاں پرنٹر و پبلشر ریحان رضا خاں اڈیٹر محلہ سوداگران بریلی سے شائع کیا۔

کا جبرٹ عالم ہے۔ اور بھی میں جن کا ذکر موقعہ موقعہ سے آئے گا۔
غلام محمد سفیر مدرسہ سادات میں آئے تھے۔

عکس پوکھریا میں شاندار مجمع ہوا تھا۔ مدرسہ رحمانیہ
میں ۱۰۰ لڑکے ہیں جس میں ۵۳ کھانا کھاتے ہیں۔ خانقاہ صاحب
مدرسہ رحمانیہ شروع ہی سے خانقاہ رضوی اعلیٰ حضرت سودا بہت
ہیں۔ اس عرس کی برکت سے اس علاقہ میں شیخ نجدی کی کالی
دال گلنے والی نہیں۔ یہاں پر حضرت حجۃ الاسلام سے لیکر محدث
اعظم شیر مدینہ سنت حضرت صدر الافاضل۔ بڑے بڑے علمائے
اہل سنت آچکے ہیں۔ بڑی خوشی یہ دیکھ کر سوئی چپارن میں
اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم شیخ عباد بھی صلی علیہ وسلم
پہنچ گیا۔ چپارن والے آئے تھے وہ خانقاہ رحمانیہ کے عقیدتمند
ہیں وہ یہ درود اسم اعظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ اللہ
تعالیٰ اہل سنت کا بول بالا کرے۔

نبیرہ اعلیٰ حضرت کی علالت کی وجہ سے تبلیغ تقریر جلد بند ہو
جس سے بہت دینی نقصان ہو رہا ہے۔ اہل سنت کو ترہ ہو کہ
جامعہ اعلیٰ حضرت سے دو مبلغوں کی خدمات پیش کیا جی رہی ہیں
یہ ہندوستان میں ہر جگہ دورہ کرینگے اور تقریریں کرینگے غریب
اہل سنت مقررین کے گرانقدر تدارکوں کی وجہ سے جلد کرانے
سے معذور ہیں۔ اب نذرانہ کی کچھ ضرورت نہیں یہ مبلغ حاضر
ہے دارالعلوم کے خرچہ سے جائیکہ اگر دعوت کی ضرورت ہے
اور اس بات کی ضرورت ہے آپ دارالعلوم کو اس قابل بنائیں
کہ مبلغوں کا خرچہ تنخواہ الاؤنس کا بار اٹھاسکے اور ایسے تنو
مبلغوں کو ہر طرف تبلیغ کرنے کیلئے روانہ کرے۔ خصوصاً مدرسہ
آسام کشمیر بنگلور۔ تو دین کا بڑا فائدہ ہو۔ اللہ رب محمد صلی
راضی ہو۔ شیخ نجدی بہت روئے۔ پوکھریا کو بھی باتھ میں بھی
جلد ہوا وہی تحریر لکھی گئی اور پڑھ کر سنائی گئی۔ اور ملاقات
کرنی والوں کو اکثر وقت اسی تحریری تقریر تبلیغ سے واسطہ پڑتا
تھا۔ الحمد للہ بہت اچھا اثر پڑا۔

اس نواح میں اہل جلیس بھی ہوئے یہاں بھی نبیرہ اعلیٰ حضرت
پہنچا جلد ہوا تحریری تقریر بھی ہوئی۔ مولوی عبدالواحد صاحب

منظری کے پیش آواز مقرر ہیں۔ انکی تقریر بہت پسندائی جاہل
سنت اہل جلیس مقررین کو خوب پہچان لیں۔ ادارہ کمپنٹ
سے اپیل کی جاتی ہے کہ اہل سنت اپنے جلیسوں میں مولوی عبدالواحد
کو دعوت دیں اور انکی تقریر سنیں۔ اُن کا پتہ یہ ہے۔ مولوی عبد
الواحد صاحب موضع ایہاری مدرسہ علیم آباد پوسٹ
اسٹیشن مکتول ضلع درہنگہ۔

مولوی عبد الواحد بنارس میں دیوبندیوں کے مدرسہ میں پڑھتے
تھے۔ بنارس میں مدرسہ حمید یہ رضویہ کی طرف سے جلد ہوا تھا۔
اُس جلسہ میں نبیرہ اعلیٰ حضرت شکرہ اثر ہوا کہ بریلی آکر نبیرہ اعلیٰ
حضرت سے حدیث پڑھی۔ دیوبندی پرتین حرف بھیج کر سنیت
کا مبلغ بن گیا۔ بنارس کے اُس جلسہ میں دیوبندیوں کے مدرسہ کے
نہایت متصل تھا حدیث کی کتابیں کھول کر حدیثیں پڑھ کر سنائی
گئیں۔ اس کا اثر ہوا جنتی پر۔ کہ راہ جنت پر جنتیوں کے ہمراہ ہو گیا
وہ بھی اپنے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے اُس سنگم وہ ت ہو رہے تھے
کسی شئی نے ان سے پوچھا۔ اب کہو کیا کہتے ہو؟ تو مرکز ہدایت
کے مولویوں نے یہ جواب دیا۔ اب کچھ گنجائش نہیں۔

باتھ میں بھی جلسہ ہوا۔ اگر ہر میں بھی دو جلسے ہوئے یہاں
سے کنگٹی دس میل جانا ہوا۔ وہاں پر بعد جلسہ ذکر بعد غروب
ہوا۔ اس جلسہ میں وہ تقریر مولوی عبد الواحد نے پڑھ کر سنائی جو
اس رسالہ میں شائع بھی ہو رہی ہے جس کا عنوان ہے "ذکر اللہ"
مولوی عبد الواحد نے تقریر سن کر موقعہ موقعہ سے ذکر کر لیا۔ ذکر
کا ذکر تقریر کی تقریر۔ نہایت لطف آیا۔ آپ بھی اس تقریر کو
سن کر ذکر کر لیں۔ بعد عشاء پھر جلسہ ہوا جس میں مولوی برکت اللہ
نے تقریر کی۔ ۹۔ اکتوبر کو بھی جلسہ ہوا والا ہے۔ یہاں سے
کھل دیہ دیہ سیتا مٹھی جانا ہوا وہاں بھی جلسہ ہوا۔ واپسی
پر مظفر پور طبیعت خراب ہو گئی۔ قلب فترہ کرنے لگا۔ مظفر پور
میں آتے جاتے ڈاکٹری معائنہ ہوا۔ بریلی پہنچے پر وہی طبیعت خراب
رہی خطہ بہت زیادہ تھا علاج سے تدارک ہو گیا۔

عرس حامدی رضوی اپنی تاریخ مقررہ پر ہوا نہایت
کامیاب۔ اشتہار عرس غلطی سے چھپ گیا تھا ہذا طلباء درجہ

حدیث کی دستار بندی۔ ۲۸ طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ دو حفاظ کی بھی۔ یہ نام شائع ہو رہے ہیں۔

کے چارہ جوئی کا ادارہ ہے کہ یہ دار آد سے پار ہے اور بھی چوڑا کر دیا بھرتے نہیں کیا اسی طرح سے اختر رضا اسکو خوب چوڑا کرے۔ ملک پاشی کرتا رہے اور نیر علی حضرت قبر میں بھی اس پر مسکراتا رہے۔

بوجہ علالت یہ توقع نہیں کہ اب زیادہ زندگی ہو۔ بنابر یہ ضرورت تھی کہ دوسرا قائم مقام ہو۔ ابتدا اختر رضا سلمہ کو قائم مقام و جانشین اعلیٰ حضرت بنادیا گیا۔ جانشینی کا عمامہ باندھا گیا اور عبا پہناؤ لگئی یہ دستار اور عبا اور طلباء کی دستار و عبا اہل بنارس کی طرف سے ہوئی جس کیلئے ہم بھائی نذیر الدین صاحب حامدی کو منیون ہیں۔ عرس اور چلہ دستار فضیلتہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اللہ بناؤں کا فیور۔ ہر دوٹی۔ بھیلوارہ وغیرہ کے مقامات سے مخلصین نے شرکت کی۔ بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اختر رضا سلمہ کی دستار بندی پر عوام نے مخلصانہ خیر مقدم کیا اور نعرے لگائے۔ اس موقع پر نیر علی حضرت کی تحریری تقریر مولوی حبیب علی صاحب تپاڑی نے سنائی۔ یہ شائع بھی ہو رہی ہے۔ مولوی سلیمان صاحب صد مدرس مدرسہ حمیدیرہ رضویہ نے امتحان لیا اور مختصر وقت میں تقریر بھی کی۔ مفتی محمد حسین صاحب سنبھلی بھی شریک ہوئے۔ اس عرس کی خصوصیت یہ تھی کہ جنس کم تھی مگر برکت زیادہ تھی اعلیٰ حضرت کا لنگر دو دن لگا رہا مگر کمی نہیں ہوئی۔ مخلصین میں نے زیادہ تعاون کیا۔ اگر اسی طرح سے تعاون کریں تو سب کام چلتے چلے جائیں گے۔ اب تعاون کرنا ہے مدرسہ کے ایک نئے سرپرست سے۔ رسالہ کے نئے نگراں سے۔ خانقاہ کے ایک نئے متولی سے۔ میں نے سید اعجاز حسین صاحب اور سید حمایت رسول صاحب کو اس کام میں مقرر کر دیا ہے۔ یہ کام یوں ہوا کہ اگر رب تعالیٰ کی مشیت میرے متعلق کچھ اور ہے تو کاموں میں کوئی انتہی نہ ہوگی کام یوں ہی جاری رہے۔ دیو کو اور دیو کے بندوں کو کوئی خوشی نہ ہو۔ جب کہ حضرت شہنشاہ علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو ان کے جانشین نے ان کی جگہ پوری کر دی۔ اور دیوبندیوں کا خیم ہرا رہا۔ پھر نے نہ پایا۔ اسی طرح سے نیر علی حضرت نے اس غار کو جو لنگر دلوں میں تھا جسے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ وہ دھان کے نیزے کی مار ہے کہ عہد کے سینہ میں غار ہے

اس موقع پر معاونین و مخلصین کا شکریہ مکرر ادا کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ایک صاحب خیر کا۔ یہ ترقی غیر متوقع ہے جبکہ علالت کی وجہ سے توقع تھی کام کے برہم ہونے کی۔ تو رب تعالیٰ یہ دکھاتا ہے کہ گاڑی کتے کے بل پر نہیں چلتی تھی۔ اس ادارہ کا رسالہ کا خانقاہ رضویہ کا مربی رب محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ یہ کام درہم برہم ہو جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ مرنے والا آرام سے مرے کوئی فکر نہ کرے۔

رسالہ کی سرپرستی اور زیادہ کرنی چاہئے۔ اس کے مضامین علماء سارے ہیں۔ طلباء مدارس عربی سنائیں۔ ناظرین ذرا جوش سے توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں۔ اپنی برادری اور تعلق کی جگہوں پر جاری کرائیں۔ جیسا مولوی حمید الرحمن صاحب نے پوکھریا میں کیا۔ ۳۰ اڈیس دئے۔ ایجنٹ حضرات اور زیادہ منگائیں۔ ۲۵ رسالہ کے ایجنٹ کو محصول اک معاف۔ اور طلباء مدارس عربی کو نصف قیمت پر چاہے وہ دیوبند کے ہوں۔ اور طلباء جو ساجد میں رسالہ سنائیں ان کو وظیفہ دیا جائے گا۔ پانچ روپے ماہانہ تک۔ طلباء مدرسہ بریلی درخواست کریں۔ فارغ طلباء کو رسالہ مفت سال بھر کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔

دعاء و حب سنا بیسویں شب میں
 عَشَاءُ وَ حُبِّ سَنَابِلِ سَوِيٍّ شَبِّ مِثْلٍ
 عَشَاءُ وَ حُبِّ سَنَابِلِ سَوِيٍّ شَبِّ مِثْلٍ
 الْمُسْلِمِينَ حِينَ أَسْرَيْتَ بِهِ لَيْلَةَ السَّبْعِ وَعِشْرِينَ أَنْ
 تَرَحَّمْتَ قَلْبِي الْحَزِينِ وَ حَبِيبَ دَعْوَتِي يَا أَلَكْرَمَ مَعِينٍ - بعد
 دو رکعت نماز بعد فاتحہ قل ہوا اللہ۔ گیارہ بار۔ بعد نماز گیارہ مرتبہ درود شریف
 اس کے بعد گیارہ مرتبہ دعا مذکورہ بالا۔ بعد عامر اد۔ یا یہ دعا۔
 يَا رَبِّ تَجَنَّبْ حَقْلِي عَلَيْهِ وَسَلِّمْ اسْتَغْنِكَ الْعَمْرَ وَالْعَاقِبَةَ وَ كَفَايَةَ

والجہاد باللہ رب العالمین۔ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ من قال بالمال لما يؤدیه اللہ قوله ویسوقہ الیہ مذہبہ کفرہ کاظم محمد حوا عندہ بما ادى الیہ قوله ومن لم یر اخذ ہم بمال قولہ ولا الزمہم مذہبہم لم یر الکفار ہم قال لا نهم اذا وقفوا علی هذا قالوا لا نقول بالمال الذی الیہ متواء لئلا نقتصد بحق و انتم انہ کفر بل نقول ان قولنا لا یؤل اللہ علی ما اصلنا فعلی ہذین الماخذین اختلاف النہ فی الکفار اصل التاویل والصواب ترک الکفار ہم (انتہی ملخص) واللہ تعالیٰ اعلم۔
(مفتی سید محمد افضل عین دار الافتاء منظر اسلام بریلی)

بقیہ مضمون صفحہ

قائماہ کامتولی اور جائیں اور رسالہ کا مالک میں اپنے سچائے اختر رضا کو تہ تبرنا ہوں۔ اللہ توفیق عطا فرمائے اور اُسے اعلیٰ حضرت کی حقیقی وراثت نصیب کرے۔ ایمان ایقان اور ولایت اور اجابت اور خدمت دین اور تاثیر قبول اور کفایت جہات اور برکت مال عطا کرے۔ آمین۔
میں نے اُسے سیر و خدا کیا اور سید اعجاز حسین صاحب اور حمایت رسول صاحب کو اس وقت اُس کا مشیر مقرر کیا میں اُن لوگوں کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں جنہوں نے اس عرس میں شہ کت کی۔ اور خصوصاً اُن لوگوں کا جنہوں نے عرس کے لئے طویل سفر گواہ کیا۔
یہ دستار بندی اور عبا پوشی تکمیل تعلیم کی نہیں ہے۔ یہ تو جائنشین اعلیٰ حضرت کی ہے۔

حضرت مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی آخری وصیت دو باتوں کی وجہ سے بعد پھر قائم کی جا رہی ہے کہ برادران اہلسنت انکی اس وصیت آخری کو یاد رکھیں کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہے۔

ساتھ تکان بھی ہے اور کتابیہ کے علاوہ کسی اور کافر کے ساتھ بھی نہیں۔ بلکہ کافر و مرتد کا نکاح کسی کافر کے ساتھ بھی صحیح نہیں۔ مسلمان کے جنازے کی نماز فرض ہے اور کافر کے جنازہ کی نماز حرام۔ مسلمان کے قبرستان میں مسلمان کو دفن کیا جائیگا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں کافر کو دفن کرنا حرام ہے۔ مسلمان کا وارث مسلمان ہی ہوگا۔ مسلمان کا وارث ہرگز کوئی کافر نہیں ہوگا۔ مسلمان کی بنائی ہوئی مسجد مسجد ہے اور کافر کی بنائی مسجد ہرگز مسجد نہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان کھود کر مسجد بنانا حرام ہے۔ مسلمانوں کیلئے عاتے حضرت جائزہ اور کافر کے کیلئے حرام۔ بلکہ کفر ہے۔ مسلمان کو زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ عطا واجب دینا جائز اور صحیح۔ اور کافر کو دینا جائز نہ صحیح۔ مسلمان سے خراج لینا جائز اور کافر سے خراج لینا جائز۔ مسلمان کو قاضی شرع بنانا جائز ہے اور کافر کو قاضی شرع بنانا جائز۔ مسلمان کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا جائز اور کافر کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا بھی گناہ ہے۔ لہذا کافر کو کافر ہی کہا جائیگا۔ قرآن کریم کا ارشاد (قل یا ایہا الکافرین) (کافروں سے) تم کہو اے کافر۔ اگر کوئی شخص کافر کو کافر نہ کہے تو لوگوں کو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اسکے احکام مسلمانوں کے احکام سے جدا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۲) حسام الحقین بیشک مستند اور قابل عمل ہے۔ عربین طہیین زاء اللہ شر فاضلینا کہ اجلہ علماء کی تصدیق سے فرماتا ہے ہندوستان کے علمائے اہل سنت نے اس کی تصدیقات فرمائیں جو الصواب الہند یہ میں شائع ہوئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
اسم اللہ تعالیٰ تعالیٰ، قاسم نادر تو ہی غلیل احمد انتہی کے کفر و کفر میں شک کرنے والا خود کافر و مرتد ہے اسطیغ و دہی کے گفاریات لزوم یہ ہیں۔ اور اس قسم کے کفر میں علامہ اہلسنت کا اختلاف ہے بعض نے مال مقال ہم سخن کی طرف نظر کیا، بلکہ کفر فرمایا لیکن تحقیق یہ ہے نفیر، بلکہ بدعت و بد مذہبی و ضلالت و گمراہی ہے۔

اگر نے کا واحد ذیل ان کے دشمنوں سے نفرت اور ان سے دور رہنے میں ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے زمانہ حیات سے لے کر

[illegible]

ضیائے اختر

مولانا اختر رضا خان صاحب ازہری

اور کچھ زیادہ اُمید آتا ہے دل
کس کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل
دل ترا ہرگز پہلنے کا نہیں
تو عیث بیمار یہلاتا ہے دل
ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل
کون جانے راز محبوب و محب
کیوں لیا جاتا دیا جاتا ہے دل
اے تعالیٰ اللہ شان اولیا
ان کے استغنا پہ بل کھاتا ہے دل
جاں بحق تسلیم ہو جانا تیرا
یاد کر کے میرا بھڑاتا ہے دل
کھا چکا ہے بار ہا کتنے فریب
پھر بھی دنیا پر مٹا جاتا ہے دل
تیرے پیچھے ہو گیا بر باد میں
ہائے اب کیوں مجھ کو بہکاتا ہے دل
چھوڑ دے اللہ غفلت چھوڑ دے
کیوں سوئے دوزخ لئے جاتا ہے دل
اپنے مولے کو منالے بد نصیب
ٹھوکر میں درد کی کیوں کھاتا ہے دل
اپنے اختر پر عنایت کیے
میرے مولے اُس کو نہکاتا ہے دل

قلو موئی علی ذنب عظیم
بڑے گناہ پر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو
ومن یات الذنوب فقد آلتها
اور جو گناہ کرے گا مستحق ملامت ہو گا
ولطف الله اوسع ان یضيقا
اور اللہ کی مہربانی وسیع تر ہے اس سے کہ تنگ ہو
بمثلی فاسمعوا ودعوا الملأما
میرے مثل پر لو یہ سنو اور ملامت چھوڑ دو
دعونی اسال الی رحمن سولی
مجھے رحمت والے خدا سے بھیج دے
وانی والقران لا اضمأما
اور میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ ٹہر نہ کرے گا
فلی میثاق ولی ان یتوباً
کیونکہ میرے لئے میرے رب کا وعدہ ہے کہ وہ میری توبہ
علی وهو عن خلف تسأما
قبول فرما لے گا اور وہ وعدہ ظالمان سے پاک ہے
الھی فاغتفر لی ما مضی من
میرے مجبور و مجرم
ذلونی قبل ان الی حمأما
گناہ موزوں مجھے موت سے مننے کے پہلے معاف فرمائے
والاخوان والاضحاب انا
اور میرے اہل ساقیوں کو (معاف فرما)
دعونا کافاً و خلینا السلاما
ہم کو سب سے دعا کی تو ہم کو رحمت میں داخل فرما
وجننا عذاب النار لی
اور ہم کو جہنم کے عذاب سے دور کر دے اے میرے رب
فان عذابا یجھا کان غراما
اس لئے کہ دوزخ کا عذاب سخت ہے
والقی المفی الشیخ الجلیل
اور مفتی شیخ جلیل کو
شیخا عبد اللہ دو ما حاسما
و دشمنوں سے بچاؤ بنا دے
ومتعنا به دھرا طویلا
اور ان سے ہم کو طویل زمانہ تک فائدہ عطا فرما
وبارک فیه وادفعه مقاما
ان کی ذات میں برکت دے اور ان کا مقام بلند کر
یا ایہ المصطفیٰ من ماء فینا
شیخ کی برکت کا جو ہم میں شریعت لائے
رسولا ہادیاً یجھو الظلاما
ایسے رسول ہادی ہو کہ وہ اندھیری کو روشن فرمائے ہیں

ہدایات بریک تہنیت

جناب مولانا محمد اختر رضا خان صاحب رضوی ازہری ابن حضرت مفسر اعظم ہند کی جائزہ مصر کے بنیاد الہی
(حضرت مولانا محمد رحیم علی صلی اللہ علیہ وسلم)

لیلیاتے ہیں بیاباں مسکراتے ہیں چین
تہنیت خوانی میں ہر شو بلبلیں ہیں لغزین
بزم کا ہر ایک گوشہ ہو رہا ہے صنوبرین
کس طرح ہے دلنشین صورت کا تیری نگین
منبع صد نور ہے جس کی ہر اک نوری کرن
لے آیا اپنے دامن میں ہزاروں علم و فن
تیری آنکھوں سے ٹپکتی ہے مئے جام بہن
مفتی اعظم کا دامن تجھ پہ ہو یا یہ سنگ
اعلیٰ حضرت کا ہو فیض خاص تجھ میں جلوہ زن
تو ہے ان کے بارغ کا اک گل مجسم گلبدن
فیض تیرا ہو رساں از ہند تا روم و عین
کھرے ہر ہر لمحہ تیری سنیف کا پیر ہن

مرجائی ریاض و ہر میں فصل سخن
گلستان حامی میں کس نے گل کی ہے دید
آج کس ہوش نے چہرہ سے مٹائی ہے نقاب
اختر برج ہدایت تیری طلعت کی قسم
تیرے سر پہ رہا تھا تحصیل علم دین کا
جام از ہر سے فاسخ ہو کر آیا ہند میں
تیرے چہرے سے عیاں ہے کیا جلال قدری
تیرے سر پہ سہاۂ غوث الودے دالم رہے
حضرت حامد رضا کی ہو دعائیں تیرے لئے
ہونہ کیوں سرور روح پاک جیلانی میاں
شاہ رحمانی میاں کی ہے دعا تیرے لئے
رنگ خاص اعلیٰ حضرت سے بفضل کبریا!

تیرے جہد مجتہد کھور کا سائل ہے وجہ
اس پہ بھی کیجئے خدار اچشم الطاف و مین!

جناب مولانا سید محمد عارف صاحب رضوی نانیاروی مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

ہر اک غنچہ دوائے سرخ میں عشرت بدایاں ہے
کہ ان کے نور دل سے ان کی محفل میں چراغاں ہے
لبوں پر کس لئے تیرے مسرت آج دھماکا ہے
اُسی کے لختِ دل کی دید کا منظر درخشاں ہے
گلستانِ رضا میں آج پھر نوری چراغاں ہے
چمن میں حجت الاسلام کے جشن بہاراں ہے
گہرا ہے رضا آج مملو جن کا داماں ہے

چمن کا ہر گل رنگیں بہت سرور و خنداں ہے
فضائے بزم جیلانی میاں کیونکر نہ ہوشاواں ہے
کھلا ہے کیوں درمیانہ ساقی بتا میکش
پلائی ہے مئے حب نبی جس نے ربانے کو
جناب حضرت اختر رضا خان آگئے دایس
گھڑا نعمت کی چھائی ہے جلو اے میکدے والو
مبارک حضرت اختر رضا کو علم کی دولت

پہلے پھولے ہمیشہ مفتی اعظم کا گلشن
خداوند! دلِ عارف کا بس اب یہ ہی اداں

جناب نظام الدین خان صاحب زاہد القادری (دیار علوی)
 میر پیا گلشن بارغ رضا اختر رضا
 تاجدار اہل ایمان با صفا اختر رضا
 بنیم جیلانی کی شمع پر ضیا اختر رضا
 رحمتی اللہ تعالیٰ کس بلندی پر ہے تیرا رقبہ اختر رضا
 اور ہمارا گیارہ اچھا بیٹھا اختر رضا
 چشم الطاف و کرم بر این گل اختر رضا
 میرے دل سے اب نکلتی ہے صد ادا ہدیہ
 نائب خیر الوہی ہیں بر ملا اختر رضا

جناب اشہر صاحب پبلی بھیتی

اسی مزیدہ نے گلشن کی فضا میں لہر دوڑائی
 نسیم صبح کی صورت میاں اختر رضا نے
 فرغت کی سند لے کر وہ آئے مصر سے دیکھو
 مبارک ہو تمہیں با عافیت آنا وطن اختر!
 و فخر شادمانی نے بڑھایا اس قدر امن
 کوئی کہہ دے یہ جیلانی میاں سے لو مبارک ہو
 وطن سے دور بھیجا تھا خدا حافظ جیسے کہہ کر
 وہ دو لہا ہے براتی آج سارے اہل سنت ہیں
 خدا کے واسطے آجائے مرقد سے اب باہر
 ادھر تابندہ اختر ہیں ادھر روپوش جیلانی
 ترانہ کاروان اہل سنت کی زباں پر ہے
 بنایا جن کو سجاوہ خلد اشیاں نے خود
 گلستانِ رضا میں یہ گل خنداں جو چمکا ہے
 نہیں پرچاندنی محفل میں رونقِ نور کی بارش
 لے کر سب کچھ کر دے ہے بانہ میں ہمارا پرواز

ریاض الدین احمد بھی تنہا گیر ہے اختر!
 دماغ و قلب اشہر بھی نظر آتا ہے سودا کی رخت میں انھیں تابشِ نظر آتی
 جزعِ قلب

بنگش بریلوی

سب رضویوں کے حامی و غمخوار آگے
 سارے علوم جامعہ ازہر سمیٹ کر
 اور سارے سفیوں کے مددگار آگے
 بنگش بھرے پورے سرکار آگے

باب سوم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ — تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ
- ☆ — ظالم و جابر حکمران کے سامنے اعلاء کلمۃ الحق
- ☆ — جراتمندانہ اقدام دین مصطفیٰ کی حفاظت
- ☆ — پہلی بار فتویٰ کی اصل کاپی کی اشاعت

۱۳۹۷ھ تا ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۹ء کا دور اسلامیان ہند کے لئے ایک بھیاںک طوفانی دور تھا، ۱۹۷۵ء میں سابق وزیراعظم اندرا گاندھی نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا تھا، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق سلب کر لئے تھے، رقبوں و سیاسی مخالفین کو ایک ایک کر کے قید و بند میں ڈالا جا رہا تھا۔ ”میں“ جیسے جابر قانون کو نافذ العمل کر دیا گیا تھا، جیسا کہ آج کل ”ٹاڈا“، ”این، ایس، اے“ قانون کی شکل ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول حاصل کرنے کی غرض سے اندرا گاندھی اور اس کے بیٹے مسٹر بھگت سنگھ نے اعلان کر دیا کہ جس کے دو بچے ہیں اس کو نسبندی کرنا ضروری ہے، ورنہ جرمانہ یا سزائے قید دی جائیگی اور اگر ملازمت میں ہے تو برخواست کر دیا جائے گا۔ پولس و حکام جبراً نسبندی کر رہے تھے، اسی اثنا میں نسبندی کے جواز و عدم جواز پر ملک میں بحث چھڑ گئی کہ یہ حکومت کا عمل شریعت اسلامیہ میں مداخلت رکھتا ہے کہ نہیں؟ ایک طرف دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب نے حکومت کے ڈر و خوف سے فتویٰ دے دیا کہ نسبندی کرنا جائز ہے۔ تو دوسری طرف عوام نے رضوی دارالافتاء بریلی سے رجوع کیا، ملک میں بھیاںک کیفیت اور امت مسلمہ پر غیر اسلامی عمل کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے جابر و ظالم حکمران کے خلاف حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے حکم پر حضرت تاج الشریعہ نے نسبندی کے حرام و ناجائز ہونے کا قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ صادر کیا۔ فتویٰ پر حضور مفتی اعظم نے تصدیق فرمائی اور ”رضوی دارالافتاء بریلی شریف“ کے دوسرے مفتیان عظام نے بھی تصدیقات کیں۔ فتویٰ کی نقلیں حکومت اور عوام تک پہنچا دی گئیں۔ فتویٰ کی اشاعت کے بعد مرکزی و ریاستی حکومتوں نے فتویٰ کی واپسی کے لئے بہت زور و دباؤ ڈالا، ڈرایا و دھمکایا گیا۔ تقریرات ہند کی آئی پی سی دھارا بتائی گئی۔ مگر حضرت نے اپنے موقف سے رجوع کرنے سے انکار کر دیا، اور نمائندگان حکومت سے صاف صاف لفظوں میں واضح کر دیا کہ یہ شرعی حکم قرآن و حدیث کی روشنی میں دیا گیا ہے، اس لئے کسی بھی صورت میں واپس نہیں لیا جائیگا چاہے، جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ حضرت نے اندیشہ سود و زیاں سے بے پرواہ، و بے نیاز ہو کر جراتمندانہ اقدام سے دین مصطفیٰ کی حفاظت کا ذریعہ بن گئے، اس فتویٰ کی حاصل کاپی پیش کی جا رہی ہے۔

فتویٰ کا عوام نے زبردست استقبال کیا، اور عمل آوری کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی۔ اس کے نتیجے میں حکومت کا ایمر جنسی دور زوال پزیر ہو گیا، حضرت مفتی اعظم نے مریدین و عقیدت مندوں سے فرمایا کہ اس حکومت کا تخت پلٹ جائیگا۔ بالکل ایسا ہی ہوا، آئندہ ہونے والے عام پارلیمانی الیکشن میں اندرا گاندھی کی کانگریس پارٹی ہار گئی اور جنتا پارٹی نے حکومت سازی کی۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی شان جن کے نقوش پائرسامیہ حیات ہیں۔

نوٹ۔ یہ فتویٰ امیر جنبی کے عہد میں ماہ رمضان المبارک میں لکھا گیا تھا۔ بعض وجوہ کی بنا پر یہ فتویٰ نہ چھاپا جاسکا۔ جس کا فقیر کو افسوس ہے۔ حالانکہ فقیر بعض احباب کو بغرض امتناع سے دے چکا تھا۔ نفع عوام کی خاطر اس کی اشاعت کی جارہی ہے۔ فقیر محمد ختمی رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

الجواب - لعون الملک الوهاب . نسبتی نہ عا حرام ہے . اور یہ ایسی حرام ہیں ہے کہ جس کی حرمت میں عالم تو عالم کسی بابت غیری کو بھی ادائی شک نہیں اولاً کون ہیں جاننا کہ بلا ضرورت شرعیہ نہ گنا ہونا حرام ہے اور بے حیائی کا کام ہے . اور اس امر کی قباحت نہ صرف اسلام میں بلکہ دیگر تمام مذاہب میں بھی ثابت و مقرر ہے . پھر اس پر آدمی کا دوسرے کے عضو غیظ کو چھونا قباحت بالائے قباحت ہے . ثانیاً یہ تغیر خلق سے اور تغیر خلق اللہ شرعاً حرام اور شیطانی کام ہے اور شیطان اپنے غیظ سے یہی کہا تھا کہ ولا تمسکوا برباط الذین انزلنا من السماء ولا مفرحہ فیہم ولا مفرحہ فیہم . یعنی میں لوگوں سے کہوں گا تو وہ جو پر پاؤں کے کان کاٹیں گے . اور خدا کی بنائی ہوئی چیز کو بدل ڈالیں گے . اس آیت کریمہ سے تغیر خلق اللہ کا ہر قدر ناجائز و ممنوع ہو گیا . مگر وہ جس پر شرعاً دلیل قائم ہو وہ اس دلیل شرعی سے جائز ہوگا . مثلاً ختنہ کرنا شرعاً مطلوب ہے لہذا نسبندی کو ختنہ پر قیاس کرنا جائز نہیں بایں وجہ کہ وہ دلیل شرعی سے جائز ہو . ایسی ہی دلیل اسکے لیے مطلوب جو اس کو تغیر خلق اللہ کے عموم سے خاص کر کے نکال دے اور وہ یہاں مفقود ہے پھر یہ کہ عقد اصلاً تغیر خلق اللہ ہے ہی نہیں کہ جب وہ شرعاً مطلوب ہے تو معلوم ہوا کہ اس کمال کو کتب العزہ نے کئے ہی کے لیے پیدا فرمایا اور پھر اس کے کاٹنے میں فائدہ لطافت عضو ہے اور لطافت شرعاً و عرفاً محمود و مقصود ہے تو معلوم ہوا کہ تغیر خلق اللہ ایسے جزو بدن کو کاٹنا ہے جس کا شرعاً مطہر نے حکم نہ فرمایا ہو نہ اس کے کاٹنے میں فائدہ ہو نہ ضرورت کاٹنے کی شرعی ہو اور نسبتی کا یہی حال ہے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں . بلکہ قطع رنگ سے ضرر ہے جو معلوم و محسوس ہے نہ شرع مطہر نے اس کا حکم دیا ہے نہ ضرورت شرعیہ ہے بالجملة اسے عقد پر قیاس کرنا باطل یونہی پیر بھی اس کی دلیل جواز نہیں بن سکتا کہ فقہانے عورت کو پر ضرورت شرعیہ اپنے رحم کا منہ بند کرنے کی اجازت دے دی ہے اور وہ بھی بہ طور بحث فرمایا ہے جس سے ظاہر کہ مذہب حنفی کی اس باب میں کوئی روایت نہیں . پس بعض فقہا کی ایک بحث ہے تو اگر اسے اجازت مان لیں تو وہ ہر بنا کے ضرورت ہے اور یہاں ضرورت نہیں . اور فقر و فاقہ کا خوف مہم ہرگز ضرورت شرعیہ نہیں . اللہ تعالیٰ فرماتا ہے . لا تقتلوا اولادکم خشۃ من اطلاق الایۃ فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو بلکہ فقر و فاقہ کی ضرورت شرعیہ اور جو جواز اس فعل کی نہیں بن سکتا . قال تعالیٰ لا تقتلوا اولادکم من اطلاق الایۃ . فقر کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو . اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بچے جتنے والی عورت سے شادی کرنے کا حکم دیا حدیث میں ہے تزوجوا الودود والودود . فیما مکاریکم لا یحرم لیسوا القیامۃ . شوہر سے محبت کرنے والی زیادہ بچے جتنے وال سے نکاح کرو کہ میں کل تمہاری کثرت سے اعلیٰ امتوں پر غالب آؤں . یہاں ظاہر ہوا کہ یہ مقصد شرع کے مخالف ہے پھر سد رحم بغیر دوسرے مرد کے سامنے نہ ہوئے خود یا شوہر کے ذریعہ بھی ممکن اور نسبتی بغیر منہ ہوئے ناممکن ظاہر کہ اس پر بھی قیاس کرنا باطل ہے . و لیسوا لیسوا اولادکم کی ضرورت شرعیہ وہ جس کے بغیر چارہ نہ ہوا اور جو بہ ضرورت مباح ہوگا کسی فرد کے معارضہ میں ہوگا اس سے آگے نہیں اشتباہ و نظا ہر میں فرمایا وما اُتی منکم من شئ فقلوا لا یحکم فیہ احد منکم . اس کا مقتضی ہے کہ سد رحم اسی صورت میں جائز ہو کہ عزل وغیرہ اور یہ قرینہ کی تدبیر نہ بنے اور نیز یہ کہ اتنی ہی دیر تک اس کی اجازت ہو . جب تک ضرورت قائم ہو یہاں سے ظاہر کہ سد رحم وغیرہ عداویہ میں نہ گنہگار . اور نسبتی منع حمل کی دائمی تدبیر ہے اور ہماری شرعاً مطہر میں ایسی تدبیر کی ہرگز اجازت نہیں جس کا انجام تعقیم اور پوشیدہ کے لیے پیدا نشنسل کا رک جانا ہو اسی لیے حدیث میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا یمسک احدکم من احدکم من غیر ما اذن اللہ فیہ . اس سے یہ سمجھنا کہ حدیث میں صرف شخصیتوں کو لگانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے قصور فہم ہوگا ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ تعقیم ہماری شریعت مطہرہ میں ارمحوم و مذموم ہے اور یہ قباحت جس طرح خصی ہونے میں ہے اسی طرح نسبندی میں بھی موجود ہے تو نسبندی حرمت میں خصاء کی بلاشبہ نظیر ہے . اس پر یہ معارضہ نہ کرنا کہ نسبندی خصاء نہیں کہ اس میں ختنے کاٹ دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایسا نہیں ہوتا حیات بے مزہ ہے کہ اس کا مدعی ہی کون ہے کہ بے عینہ خصاء ہے . مزید برآں بعض ڈاکٹروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس میں خصی کے اندھ کی رگوں کو کاٹ کر مانتہ و احسان ہے . تو یہ اس بنا پر جو صاحب اس لیے کہ یہ اعتبار مانتہ و احسان کے کل ختنے کو با اس کے کسی جزو

کو کاٹنے میں تفاوت نہیں ہے خصوصاً بریدن و دونوں صورتوں پر صادق ہے یہ اور بات ہے کہ اس کا نام نسبند سے خواہ کچھ اور رکھا جائے اس عمل کو عزل پر قیاس کرنا محض باطل ہے۔ اولاً عزل اپنی منکوحہ سے جائز ہے اس میں شرعاً و عقلاً کوئی بے حیائی نہیں اور نسبند بے حیائیوں کا ارتکاب واللہ لایاً موبیاً الفحشاء وناہیاً عزل بے ضرر ہے اور اس میں ضرر ہے تو اگر ضرورت بھی ہو تو جائز و بے ضرر و مضر طریقے کی شرعاً اجازت نہیں ہو سکتی ثالثاً عزل عارضی تدبیر ہے اور یہ تقیم ہے جو دائمی ہے اور یہ حرام ہے۔ سابعاً عزل کو بھی حدیث میں ناپسند فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق ارشاد ہوا ذلک الواد الخفی یہ خفیہ طور پر اولاً کشتی ہے۔ گو اس میں ناپسندیدگی اس طریقہ بموجب سے کم ہے تو جب عزل ہی کو شرع مطہر نے ناپسند فرمایا اور اسے ذلک الواد کہہ کر مقصد شرع جو نکاح کے ذریعہ افزائش نسل ہے اور اسی لئے شرع مطہر نے نکاح کی ترغیب فرمائی۔ اور اس سے بیزاری پر سنی کہ النکاح من سنتی فمن سر غلب عن سنتی فلیس متی کہ نکاح میری سنت ہے تو جو میری سنت ہے۔

۱۱۔ غلب کرے وہ مجھ سے نہیں۔ اور اسی لئے عیسائیوں کا رہبانیت کو جو تہذیب کی زندگی سے عبارت تھی۔ نہ رہبانیت سے فی الاسلام کہہ کر باطل فرمایا تو یہی عزل کی اگر نظیر ہے تو ناپسندیدگی اور منافات مقصد شرع میں ہے بلکہ اس سے کئی گنا زائد ہے۔ یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ بعض کتابوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ فقہانے ضرورت ۱۲۰ دن کا حمل گرانے کی اجازت دی ہے تو وہ بیہتان ہے۔ فقہانے بضرورت حمل گرانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ ۱۰۰ دن کا نہ ہوا ہو اور بلا ضرورت شرعیہ یہ بھی ناجائز ہے اور ۱۲۰ دن کی مدت کا حمل گرانے کو مطلقاً حرام فرمایا۔ اور یہ تصریح فرمائی کہ اس صورت میں عورت پر قتل و لد کا گناہ ہو اور عورت پر ویت لازم آئے گی۔ درمختار میں منظوم و حبابہ سے ہے۔ ویکون ان تسقی لا سقاط حملہا و حبانہا بعد حبث لا یتصور ان اسقطت متافعی السقط غیر لوالدہ من عاقل الامر تحضی۔ رد المحتار میں ہے۔ وافی الی حدیث لواء بیت القادیماء بعد وصولہ الی السحما لواء ان مضت مدة ینفخ فیہ السحما لا یتصور قبلہ اختلاف المشائخ فیہ النفع مقدمہ بما تلتہ و عشرین یوماً یا لحدیث اہ قال فی الخائب تولاہا۔ الشیخ ابی مریم بن الصبیح لایستحل ان یستحل فلان من ان یلحقها النکاح و حدیث الی۔

بانیہ نسبندی کی مذہب اسلام میں کوئی وجہ جواز نہیں دیگر طریقے شخصی طور پر بہ ضرورت و بہ قدر ضرورت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کریم پر توکل کریں کہ اس کے اپنے ذمہ کرم ہے جو چاہے اس کا رزق لیا ہے اس فعل سے بچیں ہم حکومت ہند سے بھی کہیں گے کہ وہ مسلمانوں کے مسئلہ شرعیہ کا احترام کرے اور انہیں مجبور نہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم و صلے اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

۴۹۲۹ فقیر محمد اختر رضا خاں قادری غفرلہ
نسبندی کے جواز پر جو کچھ اساسی دلائل ہیں اس مختصر فتویٰ میں حضرت علامہ ازہری صاحب نے منسلک بہت ہی منفعہ جو اب مرحمت فرمایا۔ اور نسبندی کے عدم جواز پر جو کچھ مقبوس دلیلیں تھیں۔ قائل کر دی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک و نفع اللہ بہ المؤمنین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب
الجواب صحیح وصواب المصیب و مثاب
فاضل محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی۔
دار افتاء منظر اسلام محلہ ستوا گران بریلی
الجواب الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
مصر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ
ریاض احمد سیوانی غفرلہ
دار الافتاء منظر اسلام

باب چہارم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ — عربی اخبار الاتحاد والہدی کی بکواس
- ☆ — البریلویہ کی زہر افشانی کا جواب
- ☆ — مخالفین اعلیٰ حضرت کا تعاقب
- ☆ — اہل سنت و جماعت کی ترجمانی و دفاع
- ☆ — دانشوران اہل عرب کے نظریہ کی تطہیر

حضرت تاج الشریعہ جس طرح سلیس اردو زبان میں مضامین و مقالات اور فتاویٰ تحریر فرماتے ہیں اس سے بھی کہیں زیادہ فصاحت و بلاغت اور شائستگی کے ساتھ عربی زبان و ادب میں لکھنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی دو درجن سے زائد اردو تصانیف کی آپ نے عربی میں ترجمہ کیا، جو لبنان اور دہلی سے شائع ہو چکی ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ امام محمد اسماعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح بخاری شریف پر عربی میں حاشیہ لکھا، جس کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کی ”مجلس برکات“ نے شائع کیا ہے، عاشق رسول حضرت امام شرف الدین محمد بوسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ”قصیدہ بروہ شریف“ کی عربی میں تشریح ۵۶۸ صفحات پر مشتمل تشریح و تفسیر لکھی، جس کو دمشق کے اشاعتی ادارہ دار النعمان نے ۲۰۱۳ء میں طبع کرایا، اس طرح عربی کے مذہبی ادب میں حضرت کے ہاتھوں لکھا ہوا ایک بڑا علمی و ادبی ذخیرہ موجود ہے جس سے اہل عرب، علماء و فضلاء فیضیاب ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے مشہور زمانہ سلفی مبلغ مولوی احسان الہی ظہیر نے عرب دنیا بالخصوص سعودی عرب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے خلاف خوب تشہیر کی کہ اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے شاگرد تھے۔ اسلام میں ”بریلوی“ کے نام سے ایک نئے فرقہ کو جنم دیا، اور سامراجی طاقتور کے آلہ کار تھے وغیرہ وغیرہ۔۔۔ مولوی احسان الہی ظہیر کی ”البریلویہ“ نے عرب دنیا میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تعلق سے شکوک و شبہات پیدا کر دیتے تھے، عربوں میں شبیہ کو بگاڑنے و مسخ کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہی تھی۔ اس ہجانی کیفیت کو دیکھتے ہوئے حضرت تاج الشریعہ نے ”البریلویہ“ کا عربی میں ”مرآۃ النجدیہ“ کے نام سے مبسوط انداز میں فوراً جواب لکھ کر تعاقب کیا۔ اور تمام الزامات و اتہامات کے دندان شکن جوابات دیئے۔ یہ یاد رہے کہ حیدرآباد سے شائع شدہ ”مرآۃ النجدیہ“ پر حضرت کا پیدائشی نام ”محمد اسماعیل“ لکھا ہے۔ کتاب پر علامہ مولانا محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے تقدیم لکھی تھی، جو طبع نہیں ہو سکی ہے۔

متحدہ عرب امارات کا حکومتی ترجمان ”روزنامہ الاتحاد دبی“ مشہور اخبار ہے، یہ اخبار جمعہ کو ”الھدی“ کے عنوان سے خصوصی ضمیمہ شائع کرتا ہے، رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ کی اشاعت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اور ان کے عقیدت مندوں کے خلاف زہر آلود مضمون شائع کیا، جس کی اطلاع ملتے و مضمون کا مطالعہ کرتے ہی حضرت تاج الشریعہ بے چین و بیقرار ہو گئے کہ کس طرح سے بدنام کرنے کی سازشی تحریک چل رہی ہے، حضرت نے فوراً جواب تحریر کیا اور ”روزنامہ الاتحاد“ کے ایڈیٹر و مالکان کو بھیجا۔ ساتھ ہی حکومتی سطح پر مضبوط و مربوط کارروائی کے لئے دستخطی و مراسلاتی مہم کی تحریک شروع کی، برصغیر کے علماء مشائخ اور مدارس کے ذمہ داران کو مراسلہ لکھ کر باخبر و بیدار کیا کہ عرب دنیا میں اہل سنت و جماعت کے خلاف کس طرح سے مکر وہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین آگے حضرت کے ہاتھوں لکھی تحریرات سے بخوبی اندازہ لگالیں گے کہ حضرت تاج الشریعہ کی سوچ و فکر میں کتنی بلندی پائی جاتی ہے اور بین الاقوامی سطح پر کیا ہو رہا ہے، اس پر بھی کس طرح گہری نظر رکھتے ہیں۔ حضرت نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی عربی تصنیف الزلال الانقی (قلمی) عربی سے اردو ترجمہ کیا جس کو

راقم السطور نے ادارہ سنی دنیا بریلی کے زیر اہتمام شائع کیا تھا، اس کے مسودہ کا ایک صفحہ اور المعتقد المعتقد پر حاشیہ و تشریح کا مسودہ بھی دیکھیں گے۔

مرآة النجديّة

لشيخ الدين و السنة
العلامة اسماعيل الأزهرى



دار الافتاء المركزية

محلّه سودا گران بریلی شریف (یو - بی)

الطبعة الاولى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمده و نصلي و نسلم على رسوله الكريم و آله و صحبه الكرام أجمعين .
 اللهم أرنا الحق حقا و أرزقنا اتباعه ، و أرنا الباطل باطلا و أرزقنا اجتنابه .
 آمين بحرمة حبيك الأكرم عليه و على آله و أصحابه أفضل الصلوات و التسليمات .

الامام أحمد رضا القادري البريلوي
 و دساتر الوهاية في الهند و العرب

و بعد فقد كانت فيما مضى عن قريب آلمت قلوبنا نحن معشر
 أهل السنة و الجماعة في الهند و باكستان كلفة نشرتها مجلة « الهادي »
 الصادرة من « أبوظبي » ، ملائى بأكاذيب و اقتراءات علينا و على عالمنا القذ
 إمام أهل السنة و الشيخ المشهود له بالامامة و البراعة على ألسنة الأئمة
 الإعلام و القدوة الجهابذة الكرام ساداتنا في الدارين علماء الحرمين
 الشريفين ، أعفى به الشيخ الأجل و العلامة الأهل سيدي و سيدي جدي
 الامام أحمد رضا خان الفاضل البريلوي - نور الله تعالى مرقده ، و سبق
 ان رددنا عليها .

الامام أحمد رضا البريلوي

وما أن عثرنا على جواب ما كتبناه حتى فاجأتنا كلمة أخرى مثلها مشحونة بالزور والبهتان، نشرت في مجلة تصدرها «رابطة العالم الاسلامي»، عنوانها «البريلوية بعد القاديانية»، وإنا لنبرأ إلى الله تعالى بما جاء في هذه الكلمة المؤلمة من الأكاذيب، والله على ما نقول وكيل، وهو حسبنا ونعم الوكيل، زعمت الكلمة ما يلي:

«منذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام، وهي الملة التي انفرت بفريضة الجهاد، فاعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء والرسل زورا وبهتانا باطلا، ونحن اليوم في حاجة إلى قرار آخر في مستوى قرار القاديانية الكافرة قرار يدين البريلوية ويعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامي».

ورداً على هذا ينبغي إعادة بعض ما قلنا في كلمتنا السالفة التي رددنا بها على ما ورد في مجلة الهدى، المذكورة آنفا قلنا فيها ما نصه:

ولا شك أن كل هذه الأكاذيب إنما تلقته المجلة من أناس من الهند (كذلك تلقت الرابطة المذكورة أكاذيب من رجل باكستاني - يسمى ظهير) تهمتهم الاقتراء على أهل السنة والجماعة وعلمائها، لا سيما إمام أهل الاسلام مولانا العلامة الشيخ أحمد رضا خان - أكرم الله تعالى مشواه الجنان.

وقد زعم قائل هذه الكلمة ما نصه: ظهرت في البلاد بدعة جديدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام والمسلمين - وهي البريلوية.

(١) يعني به تأليفه «الحق المبين».

کونسی مجزی۔ سہ ماہی۔ روزی اور بعد غرض ایک ایسی ہی العنسی کی اخباریں ایک ہفت روزہ
 ہوا جس کی گہرے کہ ہر روز نئی بہت ہے اور ہر روز اس کا صفحہ ہے۔ اس کی خدمت میں اس کی فوری کوئی ہے۔ براہ کرم
 کام اس کے کہ دینی بھیجیں اور دین میں جو کہ ہے اس میں ان پر حلو و کلیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی صحیحہ و زیارت نامہ
 اور ان کے معتمدین کی صحیحہ و مسلمان ہیں اور ہندو پاک اور دین کے کہ گزشتہ ان کی اکثریت ہے اور ہمیں خبر کہ انہوں کی
 اشاعت پر ہر روز کی جائے اور اخبارات میں ہندو کی جائے۔ براہ کرم آپ حلو و کلیں کی ایک کاپی مجھے بھیجیں (ایضاً)
 نوٹ۔ العنسی کے ساتھ اس کا ضمیمہ ہے جو ہر حکمہ الوطنی سے متعلق ہوتا ہے
 قاری عظمیٰ
 راجہ جی
 محمد رفیع خاں
 نائب الامام

- 1- EDITOR OF DAILY AL ITTEHAD NEWS PAPERS ESSA MOHD.
ABU DHABI U. A. E.
- 2- DAIREDTOR OF AUQAF DUBAI
SHAMHA ABDUL JABBAR MOHD. AL MAJID. P.O.B. 3135 DUBAI U.A.E.
- 3- MUFTI SHAKHA AL JEELT AHAMAD AL MAKKI ASSAINT DIRECTOR OF
AUQAF DUBAI P.O. B. 3135 DUBAI U. A.E.
- 4- SHAKHA EESA MANEY ASSAINT DIRECTOR OF AUQAF DUBAI
P.O.B 3135 DUBAI U. A.E.
- 5- ASISTENT DIRECTOR OF LAND DEPOTENT DUBAI SHAKHA UGAR
UBAID AL MAJID DUBAI U. A. E.
- 6- MINISTRY OF AUQAF
HIS EXCELLENCY MOHD HASSAN KHIZER JI
P.O.B : 2272 ABU DHABI U. A. E.
- 7- CHEIF MEJESTOR OF U. A.E.
HIS EXCELLENCY SHAKHA AHMAD ABDUL AZIZ MUBARAK
P.O.B. 295 295 ABU DHABI U.A.E.
- 8- DAIREDTOR GENARAL OF DAILY AL ITTEHAD NEWS PAPERS
Mr. AHAMAD MANNAN ABU DHABI U. A.E.
- 9- HIS EXCELLENCY AMMESSEDOR OF UA.E
NEW DELHI
- 10- HIS EXCELLENCY COUNSALLET GENERAL OF U.A.E
COLABA BOMBAY .
11. SHAKHA AL EDHISI
ASSIST. DIRECTOR OF AUQAF DUBAI
P.O.B. NO. 3135 DUBAI U.A.E.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في الإسلام على نبيه وآله وصحبه الكرام أئمة الهدى وقادة الدين القويم ومن تبعهم باحسان
 إلى يوم الدين صلاة وسلاماً دائماً أمينين متلذذين بالوفاء التبعيل والتكريم ولجند قد مر بنظري كلمة مؤمنة
 في مجلة الهدى الصادرة من أبو ظبي ملأى بأكاذيب وافتراءات على أهل السنة وإمام أهل السنة مولانا
 أحمد رضا قدس سره ولا شك أن كل هذه الأكاذيب إنما تلقى المجلة من أناس من الهند همتم باسم الافتراء
 على أهل السنة والجماعة وعلماء عالمها لا سيما أهل الإسلام شيخ المسلمين العلامة أحمد رضا خان الترمذ
 الله شواه في أم المقامة وقد مر عنه قال هذه الكلمة مافقة - ظهرت في البلاد بدعة جديدة من بدع
 الطوائف الخارجة عن الإسلام والمسلمين وهي البريلوية ورد عليه أقول لنبتنا أهل السنة والجماعة
 إلى البريلوية ديدن الديوبندية من أهل الهند والذي اتهموا به من الخروج عن الإسلام والمسلمين
 المأخوذ وأجدد وأخاه وهذه البغية بهم ألصق ونحن محمد الله عن هذه القضية برءاء ولانك
 البريلوية لا بدع غيرهما إنما ذنب الملة السعواء البيضاء التي ليس بها كفار عما فاسم نزل من أهل السنة
 إلى أهل السنة ومع أهل السنة عن بكرة أبينا والله على ما نقول وكيل غير أن الإمام العلامة الحبيب الفاضل
 الشيخ أحمد رضا خان البريلوي قام بنصر السنة وندد بأهل الأهواء لا سيما الديوبندية و
 القاديانية وله في الرد على القاديانية مسائل قيمة وهي السوء والعقبات على المسيح الكذاب وفقر الديان على
 مرتد القاديان والجبر أن الديان والصائم من الرباني على اسراف القاديان وجزاء الله عدوه باباءه خفاة النبوة
 فرواه أولئك الذين رد عليهم من أهل البدع خصوصاً الديوبندية بالتحال الملة الجديدة ولنسوا من يعتقد
 إلى بلده بولي فقالوا البريلوية فصار البريلوية علماً ولقباً على أهل السنة والجماعة وقبل أن أمر على قال هذه الكلمة
 المؤسفة يعني أن آتى بدلائل ما ادعيت على من اتهمنا أهل السنة والجماعة بالخروج عن الإسلام أنتم هم المخارجون
 عن الدين وإنما يكونه عن سبيل المسلمين لا نحن وإنما زعيم فيها أنا أسود لك عبارات علماء الديوبندية التي تصحح بمقتضى
 البرائة فلما أقامه ان نوري مؤسس مدرسة ديوبند قال في خبر الناس بالأردنية ما لفت عوام خيال من نورول الله صلواته كما خاف أن يابل
 حتى سلك كازماندافيا، راني كزماندافيا بعد أن أصيب من آخر من ركني كالكلام وتأخر زمان من بالذات لم يفتيت بين وهو الغافل عن الحق الكتاب

اگر بعض اہل زمانہ نبی بھی کوئی بنی ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی نبی نہ ہو سکا۔
وہو الذی ناعہ فی الكتاب المذكور ما لفضہ بالفضل آپ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی ہو جیت بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے "یعنی
انما بتخیل العوام ان کوئے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین معنی ان زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد من الانبیاء الماضیین
وانہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر النبیین لکنہ صلی علی عند اهل الفرض انہ لا فضل فی لہم و تاخر الزمان اصلاً ثم ناعہ ما توجہ
بالعربیۃ لو حدث بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی جدید لہ دخل ذلک بخاتمیتہ فضلاً ان یفرض فی اخر معاصرہ فی ارض غیر ارضہ
صلی اللہ علیہ وسلم والہ وصحبہ وسلم اوفی نفس ارضہ صلی اللہ علیہ وسلم و ادعی ایضاً ما معناه بالعربیۃ لو حدث فی زمانہ صلی اللہ
علیہ وسلم بنی غیرہ فی مکان ما تہفی خاتمیتہ بحالہا و عند اخلیل احمد الا نبیتی تلمیذ المولوی مرشد احمد الکنگواہی فی
البراہین القاطعۃ ناعہا لفضہ "شیطان و ملک الموت کبر و سمعت لفضہ نائب ہوا فی غلام کی وصی علی کی انہی ارض قطعی ہے کہ جس سے تمام فطرتوں کو
نہ کر کے ایک منکر ثابت کرتا ہے" و کتب قبلہ ما لفضہ منکر ہیں تو کون ایمان کا حصہ ہے" یعنی ان ہذا السعۃ فی العلم ثبتت للشیطان
وہا الموت بالتقویٰ لفضہ قطعی فی سعۃ علمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تزیدہ النصوص جمیعاً و نہ عم قبل ہذا العباد
ان اثبات السعۃ فی العلم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہ یکن شہر کافاً فی لفضہ من الایمان و ہذا المولوی الشرفی
التاوی تبجج فی حفظ الایمان بما لفضہ "اگر کسی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یا امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض
غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں غیب کی تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و ہمارے کہ یہ بھی حاصل ہے
یعنی ان صحیح الحکمہ علی ذات النبی المقدسہ بعلمہ المغیبہ مک یقول بہ زید فالسؤل عنہا نہ ماذا امراد بھذا ان بعض الغیبیہ ہم
کھا فان امراد البعض فامی خصوصیتہ فیہ لحضرة الرسالۃ فان مثل ہذا العلم بالغیب حاصل لتوید و عمرو بل لکل صبی و مجنون
بل جمیع الحیوانات و البھائم و الا ان امتنع اہل ما سجد فی مجلۃ الامداد الصادرۃ من تھانہ یقولون بل ان الشرف علی المذکور و ہو
ان أحد المریدین لا شرف علی المذکور کتب الیہ ما لفضہ "خواب دیکھنا ہوں کہ کلمہ شریف کا الہ اکالہ محمد رسول اللہ ہر مہما ہوں لیکن محمد رسول اللہ
جگہ ہمارے کانام لینا ہوں اسے میں دل کے اندر خیال ہوا ہوا اگر خبر سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھنا ہوں لیکن
زبان سے بے سزا خدائے ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف فعلی لعل جائز ہے حالت ہمداری میں کلمہ شریف کی غلطی ہر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس
خیال کو دل سے دور کیا جائے ہاں خیال ہندو بھگیا اور پھر دوسری کوٹ لیت کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و تہلیل پڑھنا ہوں لیکن پھر
کبھی یہ کہتا ہوں اللہ جل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کلاب ہمداریوں خیال نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زمانہ اپنے فالو میں نہیں اترتا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الیہ اشرف علی ما لفضہ انہ اس واقعہ میں غلطی کی کہ جس کی طرف ہم رجوع کرتے ہو وہ ہوتا ہے امتنع نہ ہے لیسوا حاکما عن نفسہ ما توجہ بالعربیۃ ان اشرف علی ما لفضہ

(٤) العلم للشیطان وعدم ثبوت النبوة صلی الله علیه وسلم ومنهم من یقول فی التأنی القائل ان صحاح الحکم علی
 ذات النبوة صلی الله علیه وسلم بعلم الغیبات كما یقول به مزید فالمسئول عنده الله
 ماذا انما ادب هذا البعض الغیوب أم كلها فأن أماد البعض ففی خصوصیه فیہ لحفظه الله
 فان مثل هذا العلم بالغیب حاصل لزید وعمر وبل لکل صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم
 وأند الف رسالة فی الرد علیهم وإبطال أقوالهم سملها المعتمد المستند ثم أطلق فی خلاصته
 من تلك الرسالة فیما بیان أقوالهم المذكورة فقط والرد علیهم علی سبیل الاختصار وطلب القائل
 ولصدیقاً علی ذلك فكتبنا له التصویط والتصدیق المطلوب وحاصل ما كتبنا أنه ان ثبت عن عقول
 تلك المقالات الشنیعة فهم أهل كفر وضلال لأن جمیع ذلك خارق لاجماع الأمة وأشرنا فی ضمن ذلك
 فی بعض الأدلة فی إبطال أقوالهم الغرض من غاية الدأمول ومن المستطرف أن هذا الكتاب الناطق بكفر
 أولئك الطائفة المذكورة قد قام بطبعه عقول الذین حکم بكفرهم هذا الكتاب الشیطانی

(٥)

وحاشا لاولاء لشرع في الرد على النبال الذي ورد في جريدة الهدى فنقول امامنا بنى العلم من اننا نعتقد ان
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ليس بشراً والعباد بالث لقاط وسجنه فقلتم عما انهم ليعتقدون بان الرسول ليس بشراً فنقول
 ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سجنك عند اجتهاد عظيم الشيخ الامام احمد رضا خا وجميع علماء أهل السنة لا ينكرون ان النبي
 صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لبشر ونحن على آلتنا نعم مقتدون فدين كمد الو ان الله صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم لبشر لكن ليس
 لبشر امثلنا بل هو صلى الله تعالى الله عليه وسلم خير البشر بل خير البرية وكفر من ان الله صلى الله تعالى عليه وسلم لبشر عند الامامنا
 أهل السنة الشيخ العلامة احمد رضا خا اعزه الله تعالى في دار المقامه مصوحاً في فتاواه بما ترجمته كما يلي فن قال ان الرسول
 الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليس عبد الله فهو كافر مطلقاً ومن نفى عنه البشرية فهو كافر مطلقاً ايضا قال تعالى قل سبحان الله
 هل كنت الا لبشر امارس ولا صدق الله العلي العظيم ومن قال ان الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم صورته الظاهرية البشرية و
 حقيقة الباطنية افضل من البشرية الظاهرية فهو صادق في قوله ومن قال انه صلى الله تعالى عليه وسلم ليس كالبشر في حقيقة
 صادق لكونه صلى الله تعالى عليه وسلم صفوة الله وخيرة خلقه من النجاسة الموحانية ومن نفى عنه البشرية فهو كافر
 (الفتاوى الرضوية ٦٦ ص ٦٧) فبصلة الله تعالى على من يجتأخز وامامنا الشيخ العلامة احمد رضا خان
 اسلمه الله فسيح الجن بالكار لبشرية سيد البشر والجن صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ما اختلف الجديان افضل صلاة و
 احسن سلام داعين متلائمين الى آخر الزمان ولا يسر غ هذا البعثات ما قاله الامام احمد رضا خان
 في تنزلات الايمان ان قل انما انا لبشر مثلكم في الصورة الظاهرية لاث الشيخ لم ينف البشرية عنه صلى الله تعالى عليه وسلم
 انما نفى المثلية الموحنة لمساواة غير النبي مع النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم فأفاد ان المثلية في الآية راجعة
 الى ظاهر البشرية فهو صلى الله تعالى عليه وسلم مثلاً في الظاهر وليس مثلاً في الحقيقة اذ قد اعطى خصائص ومميزات بها
 امتاز عن جنس البشر والانبيا كلهم تقع البشر لظواهرهم وليسوا كاللبر في الحقيقة ولئن كان هذا القول كلف
 فصل جبري اولئك الطائفة ان يكفروا القاضى العلامة الامام عياض المالكى القائل في الشفا عن الانبياء

عليهم الصلاة والسلام فقلوا اخر نعم وأجسادهم سيقم متصفة بأوصاف البشر طارئة عليها ما أظهر على البشر
من الأعراض والأسقام والموت والفناء وأمر وأهم ولواطنهم متصفة بأعلى من أوصاف البشر متعلقة
بالأعلى اختبئة بصفات الملائكة سليمة من النقص والآفات لا يلحقها غالباً عجز البشرية ولا ضعف الانسانية
إلى أن قال فجلوا من الأجسام والظواهر مع البشر ومن جهة البواطن والأرواح مع الملائكة كما قال صلى
الله تعالى عليه وسلم ولئن أخوة الإسلام للئن صاحبهم خليل الرحمن وما قال تنام عيناى ولا نيام قلبى أم يتجاسرون
على أن يرموا باللفظ الإمام العلامة مولانا الشهاب أحمد الخفاجى المصرى القائل في لسانه الشريف شرح
القاضى عياض والحاصل أن بواطنهم وقواطمهم وحانية ملكية ولذا ترى مشارف الأرض ومفارجها
ولسمع أطيط السماء ولستم راثة جبريل عليه الصلاة والسلام إذا أراد النزل إليهم كما شهد يعقوب عليه السلام
والسلام راثة يوسف صلى الله تعالى عليه وسلم ولذا عرج به صلى الله تعالى عليه وسلم إلى السماء والله قال ولئن
الكتاب تحت قول الشفاء حكاية عن النبي عليه السلام (لئن صاحبهم خليل الرحمن) وقال صاحبهم ولله لقل وللف
وهو أخصر وأظهر إشارة إلى أن مناسبتهم بحسب الظاهر وأنه ثبت أظهرهم لا بحسب الحقيقة وهو القائل تحت قول
الشفاء عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تنام عيناى ولا نيام قلبى وهذا دليل على أن ظاهره صلى الله تعالى عليه وسلم
البشرى وباطنه ملكى ولذا قالوا إنا نؤمنه عليه الصلاة والسلام لا ينقص وضوؤه كما صدر حواره ولا يقاس على
غيره من الأنبياء كما توهم ولو ضيق صلى الله تعالى عليه وسلم بعد الوعد باستجابا أو لقليلها غيره أو لغيره وضماً
لغيره أو يتبعون بتكفير المسلمين أجمعين لأن المسلمين مجمعون على أن الأنبياء عليهم الصلاة و
السلام كانوا من جنس البشر بحسب الظاهر خارجون عن جنس البشر بالسرار وهذا الإمام العظيم القاضى
عياض والشهاب الخفاجى قد صدر حاشى الشفاء وشرحه بما فيه والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم أى جنس النبي أو كل من كان
من جنس البشر وجوز على جليلة ما يجوز على البشر فقد قامت البراهين القاطعة وقتت كلمة الأجماع أى القصد إجماع من

ليعتد به والتفوق عليه حتى كان كلامهم كلمة واحدة على خروجهم أي خروج النبي عن جنس البشر وغيره و
وتشريحه عن كثير من الآفات بهذا القدر بان أن ما نحن اليك عنا جعنان وأن ما قاله الشيخ الإمام
أحمد رضا خا في كثر الأيمان ترجمة القرآن وما أثر عن لفظ العرفان وهو للمفتي أحمد يار خان لولسبته إلى الشيخ
أحمد رضا خا (خطأ) بمغزل عن الكفر ولا أساس له بالظاهر لبشرية النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم وأنه
صلى الله عليه وسلم مماثل للبشر بحسب جسده وبنيتة ومفارقة عن البشر لبشريته وتخذ الجمعوا عليه
فالمكفرون لنا هم المجديرون بالكفر حيث خالفوا إجماع المسلمين فوقعوا فيهما موانع من الكفر المبين وكانوا
أحق به فاعده وقد ما قال إمام أولئك الطائفة استعملوا في لقوة الأيمان من غير
تجسس واعتظام الأدبياء عليهم الصلاة والسلام إنما هم بشر وعباد عاجزون فرسخ في قولهم أن المماثلة في الآية
صحيحة لا يجب الظاهر ولم يدبر وأن قول إمامهم تخذ أوقية في الأنبياء عليهم الصلاة وتنفص لهم
وابتلع الكافرين الأولين الذين حلى عنهم القرآن المبين فقال عز من قائل وقال الذين كفروا إن
أنهم إلا بشر مثلهن أنظر أيها القدر أين تخذ القول الذي صدر من إمام هذه الطائفة من
الأدب الذي التزمه ساداتنا العلماء والأعلام في جانب النبي صلى الله عليه وسلم من حذف تخويع وغيره
من الأخبار ما يؤثم لقفا قال في نسيم الرياض من المحافظين بحر عما يقع في الموائد من الوعظ بين العوام
والأنبياء عليهم الصلاة والسلام مما يخيل بالتعظيم حتى يحصل لسامعه بواقعة وحزن كقولهم إن
المراد لم تأخذ على الشدة عليه وسلم حتى أخذته حليمة شفقة^{عليه} ويقولون أنه كابر عينا وينشدون في ذلك
بانتقامه من أبي حبيب الذي يرى في حبيبنا راع فؤادى له يرى - فأجاب بأنه ينبغي أن يحذف
من الخبر ما يؤثم لقفا وإن لم يفتقره بل يجب ذلك انتهى - أما قول لفظ العرفان وهكذا كان النبي صلى الله عليه وآله
عليه وسلم في الصورة الظاهرة لبشرية في الحقيقة لا فليس من الكفر في شيء بل لفظ به القرآن فقال قد جاء له من الله لفظا وكلاما

شرح المصروف بأن اطراح لقوله لوز محمد صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم وليت شعري ما يقول ثم لا وفيما هو قد
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال كنت نبيا وان آدم لم ينجس في طينته رواه الترمذي دل الحديث على أن الحقيقة
 المحمدية على ما جها ألف ألف تحية وجدت قبل آدم أبي البشر. أكان سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم اذ ذاك بشرا أم نبيا
 آخر غير البشر فان قالوا انه كان بشرا فهل سمعتم بآبى وجد قبل آبيه والبشر كلمة بنو آدم على نبينا وعليه الصلاة والسلام
 وان قالوا المليون بشرا اذ ذاك فكيف يجوز لهم التكثير على من يقول انه صلى الله تعالى عليه وسلم ما لب البشر بحسب الصورة الظاهرة
 خارج عن حقيقة القدسية وأي بدع في القول بأن تلك الحقيقة المحمدية لوز وقد لطف به القرآن فتكفيرا على هذا
 تكفير على غير شيء وإيمان ببعض الكتاب وكفر ببعض كما هو على لا خفاء به. اما ما قيل علينا في هذه المقالة وهو كما قال
 ومن يعتقد انهم أنه يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم فهو حقان ودعوى من غير برهان ومن
 ادعى فعله اليان والتعليل لا لقول علينا من يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم بقوله فهم يعتقدون
 أنه منصرف في الكون اطلاق من غير دليل اذ ليس بلانهم من اعتقادنا أن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم منصرف
 في الكون أن لقول انه يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم فكيف يستدل عليه بمعتقدنا وكما عليه
 أن يثبت ما قاله بتوقيف على وقوع كلمة الرب في كتبنا ولن يفعل ولو حرص ونزل كسبه إلى يوم القيامة
 قل حالوا أبرحنا نكم ان كنتم صادقين اما ما حكموا من معتقدنا أنه صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم منصرف
 في الكون فقد صدقوا فيه وليس في معتقدنا هذا ما يخرج عن الدين فتكفيرا في هذا مجازفة فسيحة
 وجراة شديدة واقتراء على الشرع المبين كيف وقد أعطى الله تعالى وسبحناه احاد الناس ما شاء من التكثير
 وجعل من الملكة المديرات امرا فقال سبحانه وتعالى والنار عات غرقا في قوله فللمديرات امرا قال الراغب
 الاصفهاني في المفردات في غريب القرآن تحت قوله تعالى والنار عات غرقا قيل هي الملكة تنزع الارواح من الانبياء

(٣) ذكر لا اله الا الله محمد رسول الله كلفني انقله باسمك مكان محمد رسول الله يؤيدني يقول (أشرف على رسول الله) اناء ذلك
 وقع في قلوبنا فوطئنا خطا في ورد الكلمة ينبغي ورد على الوجه الصحيح بهذا القصد اذكر الكلمة ثانيا ولكن بحري على لسان
 بلا صنع مني مكان اسم رسول الله صلى الله عليه وسلم أشرف على (اسم شيخه المذكور) وفي القصة لما انتهت على الخطا في الكلمة
 اتردت أن أوقع هذا الخيال حتى لا يقع خطأ مثل هذا (الذي مر) بقدر على هذا القصد جلس العبد ثم أصلى على
 رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا على جنب اخر ومع ذلك أقول اللهم صل على سيدنا ونبينا ومولانا أشرف على وأصل
 أن يقطر ولا تحلم كلفني مضطجعا على جنب لا أمك لسان هذا ما يخص ما كتبه مرید أشرف على وإليكم ما راد أشرف على على غريبه
 من رجا قال ما تروى من الجواب كان في هذه الواقعة سلة بأن الذي ترجع اليه متبع السنة لبعونه تعالى أيها القاري الا ترى
 كيف غرض الطرف أشرف على من هذه العظام التي تترت في كتاب مریده بل كيف سلاه ولم يطلب منه التوبة وتجدد
 الايمان والبر من هذا الكفر الصريح الذي تقوه به غير مرة وهو يقطن أفقرى بعد هذا كله في أن أشرف على
 على مریده بكفره وغير خاف عليك ما أنزلك قبيل هذا من أشرف على نفسه وغيره من العظام وما لا يقضي منها العجب أن هذا
 الطائفة ينضموا عن الدين صدقت لهما يانا أهل السنة والجماعة بالخروج من رمت وعلينا افتدت ما نحن عنه بفضل الله
 تعالى برهون واذ قد فرغنا عن بيان معتقدا تعمقنا لا فيقوتنا أن علماء الحرمين الشريفين نراهم الله تعالى شرفا وقدر
 الذين كانوا في عصر الامام أحمد رضا خاف من مره وقفوا على تلك المعتقدات السيئة فافتقروا لما سئلهم الامام
 أحمد رضا خا بكفرهم بل وكفر من شك في كفرهم وعذابهم وكل فتاوى عوائل الأجلة العلماء جمعت في مجموعة سمية
 بجسم الحرمين ومن طو لا العلماء الأجلة الاعلام حضرة مولانا السيد احمد أفندي مفتي المدينة المنورة المصنف كتاب
 المامول فقد قال في الكتاب المذكور ما لفتة ثم بعد ذلك ورد في المدينة المنورة رجل من علماء الهند يدعى أحمد رضا
 فلما اجتمع لي أخوه أولاً بأن في الهند اناسا من أهل الكفر والضلال عنهم غلام أحمد القادياني فانه يدعى مما
 المسيح والوحى اليه والنبوة ومنهم الفرقة السماة بالأميرية والفرقة السماة بالنديرية والفرقة السماة بالقاسمية
 أنه لو فرض في زمانه صلى الله عليه وسلم بالوحد بعد نبى حديد لم يخل ذلك بخاتمته ومنهم الفرقة الوهابية الكذابة
 انبع مرسيد أحمد الكوكبي القائل بعد من يكفر من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى بالفعل ومنهم مرسيد أحمد الذي يدعى

وقال تحت قوله تعالى فاما لم يبرأت أمرًا يعفو ملكه موكلة بتدبير امور وقال العلامة الامام القاضى البضاوي تحت الآية المذكورة
 والله هذه صفات ملكه الموت الى ان قال او صفات القوس والفضيلة حال المفارقة فانها تنزع عن الأبدان غرقاً أي زعماً
 شديد من اغراق النائم في القوس وتنشط الى علم الملكوت وتيسر فيها وتسبق الى حضرة القدس فتصير لشرفها
 وقوتها من المديرات وعلى ما قال البضاوي تكون الآية دلت على أن الله تعالى جعل أوليائه من المديرات أمرًا
 وقال عز من قائل قل يتوكل على ملك الموت أي وحل بكم وحكي عن آصف بن برخيا صاحب سليمان فقال عز وجل
 قل الذي علم من الكتب انا أتيتك به قبل أن يرد اليك طرقي واذا كان الله تعالى سبحانه شرف من شرف
 من أوليائه بالاستخلاف فقال سبحانه وتعالى وهو الذي جعلكم خلائف في الأرض فصار أوليائه سبحانه وتعالى خلف ولده
 أو انما تمين بأمر عنه سبحانه وتعالى لتسليفا من الله سبحانه وتعالى لأوليائه الذين استخلفهم وذلك الخلافة
 على النيابة عن الغير والقيام بأمره نيابة عنه قال الامام الرابع الأصبهاني في المفردات يقال خلف فلان فلا ينام
 عنه اما معه واما بعده قال تعالى (ولم نبدأ بحملنا من ملكه في الأرض بخلفون) والخلافة النيابة عن الغير اما لغيره
 الغيوب عنه اما لغيره واما لغيره واما لتسليفه يستخلف وعلى هذا الوجه الأخير استخلف الله أوليائه في
 الأرض قال تعالى وهو الذي جعلكم خلائف في الأرض وهو الذي جعلكم خلائف الأرض الخ واذا كان سبحانه وتعالى قد أعطى
 الشيطان قدرة على اضلال الانس في كل مكان وهذا النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن الشيطان يجري من الانس
 مجرى الدم فهذا الملك السيد المرسلين وامام الأنبياء الذي هو رحمة للعالمين فالعالم به وجدت وله خلقت أ
 فيعجز عن التصرف في الكون ومن دونه من الأولياء والملئكة لخلق القرآن بتصرفهم في الكون بل لا يشك أحد
 في تصرفات الشيطان في جميع العالم بالاضلال والاعواء مع أنهم شر البرية والبعض الخليفة إلى الله سبحانه وتعالى
 أن يعطي الله سبحانه وتعالى لغيره الملائكة ما يعطى من المقدرة فيمنع خيرة خلقه وصفوته من رسله عليه وعليهم
 الصلاة والسلام ما لا كيف يحكمون أم لكم كتاب فيه نداء من أن الله فيه لما يخبرون لهم أن كان إثبات التعرف
 لأحد بعطاء الله سبحانه وتعالى كقوله تعالى عن الله فلهذا استعمل له الخلق عنه القرآن بل القرآن به مشحون وقد تولوا عليه ما لا يحيطون

(١٠) فبأي حديث بعده يؤمنون ولكن كفرناكناير محمون أفهم المؤمنون كلا بل نعم الكافرون حيث كفروا بنص
القرآن وكفروا بالمسلمين بغير سلطان محض الظنون ولكن الوهابية قوم تجهلون هذا وقد صرح ابن القيم امام
حقولاء المالعين لتصرف النبي المصطفى لمن قال به النبي صلى الله عليه وسلم وغيره من الأولياء بالكفر صرح بما
يلي وتأثيرات النفوس بعضها في بعض أمر لا ينكره ذو حسن سليم ولا عقل متيقم ولا سيما عند تجردها لوع تجرد عن
العدائق والعوائق البدنية فان قواها تتضاعف وتترايد بحسب ذلك ولا سيما عند مخالفة هواها كما
على الأخلاق العالية من العفة والشجاعة والعدل والسخاء وتجنبها لفساد الأخلاق ومردائها ما لا يوافق
تأثيرها في العالم يقوى جداً تأثير العجز عنه البدن وأعراضه أن تنظر في حجر عظيم فتسقط أو حيوان كبير فتقتله أو إلى غير
فتزليها وهذا الأمر قد شاهدته الأهم على اختلاف اجناسها وأديانها ولما نزل الاسم لتشهد تأثيراتهم الفعالة والمستقيمة
وتحذر أثرها وقد جرب الناس من تأثير الأرواح بعضها في بعض عند تجردها في المنام بحسب لقوتها الحسية
وقد بينا على بعضها فيما مضى فعالم الأرواح عالم آخر أعظم من عالم الأبدان وحكامه وأثاره أعجب من آثار الأبدان بل كل ما في
من الآثار الانسانية فاعلموا من تأثير القوم على ما بين يديهم كتاب الروح لابن القيم رحمه الله - الطوكيف أثبت ابن القيم امام حقولاء
الذين يستبعدون أن يكون سيد البشر سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم منصرفاً في الكون بل يعدونه شركاً مخترعاً عن الدين
أفرونا نحن المسلمين كيف أثبت لفرقنا في الكون لأرواح آحاد البشر من غير فرق بين مؤمن وكافر وصالح وفاجر فكان كما
هذا النص من ابن القيم برهاننا على ما ادعينا من قبل أن الله تعالى أعطى آحاد الناس ما شاء من التصرف فليكفر وابن القيم
ليكفر أو أقسم لأن الوهابية كلهم أجمعوا على إمامة ابن القيم وقد صرح هو بهذا الشرط الجلي عند الوهابية فصام مشركاً
صرح به واتخذته الوهابية اماماً فهم لا على أنه مشركون كذلك العذاب ولعذاب الآخرة أكبر لو كانوا يعلمون وأما
ابن القيم هذا أن نبينا صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم منصرف بالصلح الخير إلى الأمانة جميعاً قال ابن القيم الخاصة الثانية
كثرة الصلاة فيه (أي الجمعة) على النبي صلى الله عليه وسلم وفي ليلة لقوله صلى الله عليه وسلم الزوا من الصلاة على يوم الجمعة وليلة الجمعة

سيد الأنام و يوم الجمعة سيد الأيام فلا صلاة عليه في هذا اليوم منية ليست لغزوه مع حكمته أخرى وهي أن كل خير
 آتية الأمة في الدنيا والآخرة فافهم الله على يده فجمع الله ثمانية بين خيري الدنيا والآخرة فأعظم كرامته تحصل لهم فأنما
 تحصل يوم الجمعة فان فيه اجتماع إلى منازلهم وقصورهم في الجنة وهو يوم الميزان والحكم إذا دخلوا الجنة وهو عيد لهم ويوم فيه ليسعهم
 الله يطلبهم وهو يوم لا يرسلهم وهذا كله انما عرفوه وحصل لهم بسببه وعلى يده فمن شكره وعده واداء القليل من
 صلواته عليه وسلم أن يكثر من الصلاة عليه في هذا اليوم وليلة نادر المعادج ^{اصلاً} واز قد صرح ابن القيم بما صرح بكيف
 يستعمل الوهابية لتفسيرنا أهل السنة والجماعة فيما وافقنا فيه اما منهم ابن القيم ويتركون اما منهم فلا يكفرونه أي شرع هذا أم
 أي دين هذا - أفما ينطق به ابن القيم دين وما القول به أهل السنة مثله كفر عند هؤلاء الوهابية ان هذا الاختلاف
 ويعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون وهذا الامام الأكبر عند الوهابية ابن تيمية شيخ ابن القيم مصرحاً في الصالحين
 المسلول والفرقات بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان بما يلي وهذا لفظ الفرقاء ومن الائمة الامانة الواسطة بين الله
 وبين خلقه في تبليغ أمره ونهيهم ووعدهم وعيده وحلاله وحرامه فالحلال ما أحل الله ورسوله والحرام ما حرم الله ورسوله
 والدين ما شرعه الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فمن اعتقد أن لأحد من الأولياء طوقاً إلى الله من غير متابعتهم محمد ^{صلى الله عليه وسلم}
 فهو كافر من أولياء الشيطان أفاد ابن تيمية أن نبينا صلى الله عليه وسلم متصرف في الكون بالبيان عن الله تعالى
 وسبحته أمراً ونهياً ووعداً وإيعاداً وتخليداً ونشئاً ونحو مما لا يخفى ولا يشترطوا إيصالاً للخلق إلى المطول سبحانه وتعالى فهذا يكفر هؤلاء
 الذين ألفوا لا اعتقادنا أن نبينا صلى الله عليه وسلم متصرف في الكون بعطاء الله سبحانه وتعالى هذا يكفرون ابن تيمية
 الذي صرح بمثل ما قلنا وانه شرك بزعمهم طبعين وحيث صرح ابن تيمية هذا بما مضى لزمه أن يقر أن سيدنا محمد ^{صلى الله عليه وسلم}
 تعالى عليه وسلم واسطة في التمعن من طاعة الله والنصيحة لهم والضرر من عصاه وخذ لا نفرو المحدثات من اتبعه وأن كل خير واغنى فمنه
 وعلى يد الله عليه وسلم لكنه خبط خبطاً وافق نفسه فيما أسلف فقال وأما خلق الله تعالى للخلق ووزقه إياهم واجابته لدعائهم وهو

(١٢) لقلوبهم ولا ضرر لهم على أعداءهم وغير ذلك من جلب المنافع ودرء المضار ففقد الله وجهه إفعاله بما يشاء

من الأسباب لا يدخل في مثل هذا وساطة الرسل وهذا القول من ابن تيمية وإن شئت ما أثبت الله تعالى لأتباع الناس فضلا عن الرسل عليهم الصلاة والسلام قل تعالى ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت صوامع وبيع وآيات ففوجئة على هؤلاء الوهابية المكفرة لما على غير شئ سوى اعتقادنا أن نبينا صلى الله عليه وسلم منصرف في الكون حيث أبت من نعمة تصرفات شئ من الأسباب شئ منها

الخلق إذ هو القائل فيما أسلفنا إفعاله بما يشاء من الأسباب ونحن لم ننسب الخلق للنبي صلى الله عليه وسلم ولا غيره من الخلق كيف وأخلق صفة إنسانية تفرد بها الخالق سبحانه وتعالى القائل كل من قال غير الله الذي

فليقره ابن تيمية أن كانوا مؤمنين حقا والله الحق البالغة وله الحمد وصريح أيضا ابن تيمية بما أسلفنا من الكرامات التي يلزم الله بها أوليائه المتقين وخيار أوليائه الله لهم نعم الجنة في الدنيا أو الحاجة بالمسكين

كما كانت معجزات نبيهم كذلك وكرامات أوليائه الله إنما حصلت ببركة اتباع رسوله صلى الله عليه وسلم شئ من الحقيقة تدخل في معجزات الرسل صلى الله عليه وسلم مثل الشفا في القبر لتسبيح المحصاني كنه وإتيان الشجر البهيم

وحسين الجذع إليه وإخباره ليلة الطعنة ببيت المقدس وإخباره بما كان وما يكون وإتيانه بالكتاب العزيز وتكثير الطعام والشراب مرات كثيرة كما أوسع في الخندق في العسكر من قدر طعام ونحوه

ينقص وروي العسكر في غزوة خيبر من منادة ماء وله تنقصر وملا أوعية العسكر عام تنول من طعام قليل ولم ينقص وهم نحو ثلثين الفا ونوع الماء من بين أصابعه طرقت متعددة حتى نفى الماء

الذين كانوا معه كما كانوا في غزوة أحد بنية نحو ألف وأربعمائة أو خمسمائة وروى لعين قتادة حين سألت على خده فخرجت أحسن عينيه ولما أرسل محمد بن مسلمة لقتل كعب بن الأشرف فوقع والكسرت

رجله فمسيها فبرئت وأطعم من شواء مائة وثلثين رجلا كل منهم من له قطعة وجعل منها قطعتين فأكلوا منها جميعهم له فضل فضلة ودين عبد الله أبي جابر للجودي وهو ثلثون وسقا قال جابر فأمر صاحب البيت أن يأخذ القرع منه

من كان له قلب يقبل فحشى فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لجابر حدثه فوفاه الثلثين وسقا
 فصل سبعة عشر وسقا مثل هذا الكبر قد جمعت نحو ألف معجزة الفرقان ص ٥٥ و ص ٦٦ النظر إليها
 العظيمة كيف سر واما سلمة ابن يحيى من تصورات سيدنا محمد المتصرف في الكون باذن باري
 الكون الشئ الكثير وجاء بالعجب العجيب وكيف ملك الحق كنهه ونهر فؤاده حتى اثبت لسيدنا محمد صلى الله
 عليه وسلم ما لقاه عنه لقوله فيما مضى لا يدخل في مثل هذا اوساطة الرسل وكذلك الحق اعلم
 والاعلى ثم سرور ابن يحيى كرامات كثيرة لأولياء الله تعالى في نحو تلك صفحات تتعلق بحجب المنفعة ورفع المضرة
 وإزالة الضرر وإحياء الميت واستجابة الدعاء والنصرة على الأعداء ومعلوم أن الكرامة من جنس المعجزة كما
 صرح به العلماء وقد أقر ابن يحيى نفسه هنا بهذا حيث قال فيما مضى وكرامات الأولياء إنما
 حصلت لهم ببركة التبع لرسول الله صلى الله عليه وسلم فهي في الحقيقة تدخل في معجزات الرسول صلى الله عليه وسلم
 إذ قد أقر ابن يحيى أن كرامات الأولياء ومعجزات الرسول عليه الصلاة والسلام فقد افاد ابن يحيى
 الاحتمال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال متصرفا لأن الأولياء موجودون وكراماتهم جارية
 فكيف يدعى أنه لا يدخل في مثل هذا اوساطة الرسل وهل هذا الا لثقل المعجزات والأنبياء التي جاءت
 في القرآن والسنة كما ثبت لسيدنا عيسى عليه الصلاة والسلام أنه يخلق من الطين كهيئة الطير فينفخ فيه
 فيكون طيرا باذن الله ويبرئ الأكمه والأبرص ويحيى الموتى باذن الله وما وقع لسيدنا موسى عليه الصلاة
 والسلام من خلق الجروانه ضرب الجحش لبعثه فانبجست منه اثنتا عشرة عينا وأنه دعى الله تعالى فكيف
 الجوع من فرعون ومن تبعه فكشف وانزال المن والسلوى بدعاء موسى وانزال مائدة من السماء بدعاء
 عيسى علي نبينا وعليهما الصلاة والسلام إلى غير ذلك مما لا يحصى كثرة وكيف لقي عن الرسول صلى الله عليه وسلم
 سيدنا محمد وعليهما السلام الوساطة في الهداية وهذا القرآن يقول لسيدنا محمد صلى الله عليه وسلم

(١٤) وانك لتهدى الى صراط مستقيم وقال عن الانبياء عليهم الصلاة والسلام أمة محمد بن آدم
 وهكذا يدرك ابن تيمية يثبت وينفي ويعدم ويبنى ثم اراه هنا أثبت لسيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
 من العجرات بعد ما قال ما أبلغنا من المفال الذي يؤدى الى نفي المعجزات وراه أقول الأولياء بما مر
 اثر من كراماتهم ما أثار وهو لقنه راح في صدر الكتاب ينفي حديث السبعة الذي رواه أبو الوليد
 في الحلية ويدعى أنه كذب باتفاق أهل العلم ويذكر كل حديث يروى في عدة الأولياء والأبدال والنقب
 والنجباء والأوتاد والأقطاب ثم بنفسه ليقرأ أنه لم ينطق السلف بشئ من هذه الألفاظ سوى الأبدال
 روى في حديث آخرهم لعون رجلاً وأخبر بالشام وهو في المسند من حديث على كرم الله وجهه ثم
 فيه بما لا يصح أن يكن قطعنا وقطع النص في الفرقان و وقد روى أنه كان بها غلام للمغيرة بن شعبه
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا واحد من السبعة وخذا الحديث كذب باتفاق أهل العلم
 ان كان قد رواه أبو الوليد في الحلية وكذا كل حديث يروى في عدة الأولياء والأبدال والنقب
 والنجباء والأوتاد والأقطاب مثل اربعة أو سبعة أو اثنا عشر أو اربعين أو سبعين أو ثمانمائة أو
 ثلثمائة وثلث عشر أو القطب الواحد فليس في ذلك شئ صحيح عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولم ينطق
 بشئ من هذه الألفاظ الا بلفظ الأبدال وروى في حديث آخرهم لعون رجلاً وأخبر بالشام وهو
 المسند من حديث على كرم الله وجهه وهو حديث منقطع ليس بثابت ومعلوم أن علياً ومن معه من
 كالوا أفضل من معاوية ومنهم من لا يكون أفضل الناس في عسكر معاوية دون عسكر علي أقول اما
 في الحديث الذي رواه أبو الوليد في الحلية هذا الحديث كذب باتفاق أهل العلم فليس بصحيح وليس له
 قال بل تلقاه العلماء بالقبول فهذا الامام أحمد ابن حنبل يشهد لشورين كحارث أنه ما له سبعة
 الأبدال قال الزرقاني في شرحه على التلخيص الدنية عن ابن عساکر أن ابن النقي قال أحمد بن حنبل ما لقول فليشهد من

قال رابع سبعة من الأبدال وقال الهريسي جلت في الملكوت فرأيت أبا مدين معلقا بساق العرش رجل اشقران زرق العين
قلت له ما علمك وما مقامك قل علوي أحد وسبعون علما ومقامي رابع الخفاء ورأس الأبدال السبعة قلت فالتأثيل
قال ذاك بحر لا يحاط به وجاء في المواهب الدنية والزهراني ماله في تأنيخ بغداد الخطيب وتأنيخ الشام لابن عساكر
عن الكوفي رابع الفتح والغوثية نسبة إلى الكنان وعلمه الامام المحدث المنقذ أبي محمد بن عبد العزيز بن أحمد بن محمد بن علي الهنسي
المشقي محدث دمشق ومفيدها سمع الكثير وألف وجمع قال الذهبي ويحتمل أن يوصف بالحفظ في زمانه ولو وجد في زماننا
أحد في الحفاظ وقال ابن الأثير حافظ كبير منقذ مروي عن تمام بن محمد وغيره وعنه الخطيب وابن ماكولا وغيرهم ما شئت لتع
وتمامين وثلاثمائة الزهراني على المواهب (تج ٥) قال النقباء ثلثمائة والنجباء سبعون والبلاء أربعون والأخبار سبعة والعهد البنة
وهم الأوتاد والغوث واجتهدوا قوله وكذا كل حديث يروى في عدة الأولياء الخ فاقول ظاهر كلامه يعطى أن كل حديث يروى
في عدة الأولياء والأبدال والنجباء والأوتاد وغيرهم كذب بالفاق أهل العلم حيث شبهه بحديث أبي خنيم فقال وكذا الخ قوله
ليس الأمر كما ادعى فان الأمة تلت هذا كله بالقول وقد مر أن الكنان الذي ورد فيه النقباء والنجباء والبلاء ولعمري الذي
فسر بالأوتاد والغوث وعلموا القطب الفرج الجامع كذا فسر الزهراني وخبر الأبدال مروي بطرق عديدة عن صحابة عنه
أهله سردها في المواهب وشرح الزهراني وإليك بعضهما قال في المواهب وشرحه عن التفسير فوعا الأبدال أربعون رجلا
وأربعون امرأة كلما مات رجل أبدل الله رجلا مكانه وإذا ماتت امرأة أبدل الله مكانها امرأة فإذا كان عند قيام
الساعة ما لا أجمعها رواه أبو محمد الحسن بن أبي طالب بن محمد بن الحسن بن علي بن أحمد الخلال الحافظ البغدادي ولد سنة اثنين
وحسين وثلثمائة وسمع ابن شاذان وغيره وعنه الخطيب وعدة قال الخطيب كان لقعة خرج المسند على الهنسي
مات سنة تسع وثلاثين وأربع مائة في كتابه الموءلف في كرامات الأولياء ورواه أي حديث النس الطبراني في الأوسط
الحافظ لور الدين الهيثمي بإسناد حسن بلفظ النخل الأض من أسرارهم رجلا مثل خليل الرحمن عليه الصلاة والسلام فبهيم ليقولون ويحكم فيه
مات منهم أحد إلا أبدل الله مكانه آخر ورواه ابن عدي في كامله بلفظ البلاء أربعون اثنا عشر وعشرون بالشام وثمانية عشر بالعراق كلهم

(١٦) مات منهم أحد ابدل الله مكانه آخر فاذا جاء الأمر قبضوا كاسهم فعند ذلك يقوم الساعة وكذا يروى كما عند أحمد
من حديث عبادة بن الصامت مرفوعاً بإسناد حسن لا يزال في هذه الأئمة ثلثون مثل إبراهيم وفي إقطال أحمد من أحد
عبادة الأبدال في هذه الأئمة ثلثون رجلاً قتلوا بهم على قلب إبراهيم خليل الرحمن كلما مات واحد ابدل الله
مكانه رجلاً وفي إقطال الطبراني في الكبير بإسناد صحيح من حديث عبادة الأبدال في أمم ثلثون بهم ليقوم
الأرض ويهمهم مطرون ويهمهم ينصرون ثم قال الله فاني وقد علمت من الجحدي أن أحاديث الأبدال كلها
ونان عبد السيوطي وقال خبر الأبدال صحيح وإن شئت قلت متواتر يعني لقائهم معنوا كما أشار إليه بعد وقال السخاوي
وله طرف عن ألس ألفاظ مختلفة كلها ضعيفة ثم ساق ما ذكره المصنف من زيادة ثم قال وأحسن مما تقدم ما رواه
أحمد من حديث شريح بن عبيد قال ذكر أهل الشام عند علي وهو بالعراق قالوا العنهم يا أمير المؤمنين
لا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البلاء يكونون بالشام وهم أربعون رجلاً كلما مات رجل
ابدل الله مكانه رجلاً ليس فيهم العيث وينصرون بهم على الأعداء ويصرفون أهل الشام بهم العذاب رجالهم
الصحيح إلا شريحاً وهو ثقة وقال السيوطي حديث علي أخرجه أحمد والطبراني وأحكامه من طريق أكثر من عشرة رجال
السخاوي ومما يروي الحديث ويدل لا انتشاره بين الأئمة قول الشافعي في بعضهم كذا بعده من الأبدال وقول البخاري في
كأنه لا يكون أنه من الأبدال وكذا أوصف غيرهما من النقاد والحفلا والأئمة غير واحد بأنه من الأبدال وإقطال ما نقله
الشمس لوما لا ولا يطوف بالبيت من الأبدال ولا يطالع الفجر من ليلة الإلا ولا يطوف به واحد من الأوتاد وإذا
ذلك كان سبب رافعه من الأرض ويهبط القدر لعلم ما في طرف الحديث من كثرة وتعلم تلقى الأئمة والأئمة له بالقبول
السلف كما أطلقوا بله الأبدال كذلك أطلقوا بالآوتاد وغيره فما ادعاه ابن تيمية غلطاً صريحاً ومجانزاً في قبيحة
للأحاديث من غير سلطان وطعن في السلف حيث يلزم إن سلم ما قاله ابن تيمية أن السلف تلقوا الكذب بالقبول

كالقوله من الذخول بحيث لم يميزوا الكذب من غيره ولا خفاء على أحد أن السلف أئمة الدين وعمارته
 والطعن فيهم طعن في الدين ثم لا يقضى العجب أنه بنفسه أقر أن السلف لم ينطقوا إلا بلفظ الأبدال
 فأراد الاعتدال بالأبدال واختاره خبرهم بين السلف ثم راح يطعن في حديث الأبدال الذي خرجته الإمام
 أحمد بن حنبل وغيره وقد سمعت طرفه فيما من بأنه منقطع ليس بثابت وقد سمعت أنه صحيح وقد روى من طرق
 أكثر من عشرة ثم المنقطع لا يقال فيه أنه كذب فكيف نزعهم من قبل أنه كذب بالفاق أهل العلم وكذا كل حديث يروى
 وما طعن به الحديث بقوله فلا يكون أفضل الناس في عسكر معاوية دون عسكر علي لا ينقص وجهها الطعن
 لأن الحديث لم يعط أن البدلاء ليسوا بالعراق كيف وقدم أن ثمانية عشر منهم بالوفاق وأيضاً ويد في بعض
 الطرق عزم في الأرض كلها وعلى هذا فلا ينقص وجودهم بمكان دون آخر بل يتصرفون في كل الأرض وإن كان مقرهم
 بالشام ولا يلزم من هذا أنهما أفضل من علي ومثله منعه لأنه فضل جزئي وهو لا يساوي الفضل الكلي الأوثر
 أفضل من الأبدال وخبر من أبناء الكوفة قال الزرقاني ط ٣٩٦ وروى من عساكر من حديث علي الأوثر من أبناء
 الكوفة ويهتد الظاهر أن ابن نعيم لا يبالى بتكذيب نفسه ومناقضته مقالاً فما شكوا ناس طعنة في السلف ويزعم
 الحديث الصحيح المروي لطرق عدة من غير سلاط وبالحجلة فقد كافانا ابن نعيمته مخونة ما كنت لبعده انتهاء
 لقد جاء إمام الوهابية من تصريفات سيدنا محمد ^{عليه} السلام ما أفهمه ولله الحجة البالغة وله الحمد أولاً وآخراً
 وخاتماً لهذا البحث نذكر عن إمام الوهابية في الهند اسمعيل الدخولي ما يؤيدنا أهل السنة ويثبت الوهابية فلا يستدح
 أشياء خد في الطريق في كتابه صراط مستقيم أئمة اس فلقوا وأكابر اس طلقوا در زمره ملكه هرات الأكره در تدمير امور از جانب ملا علي
 سند در ابراهيم آل مي كسند معدود اند اس حوال اس كرام به احوال ملكه عظام قياس بايد كرد يعني أئمة هذا الفلق وأكابر هذا الطريق معدود
 في زمره الملكة الهدى هرات امرأ حيث يلهمون من جانب الملكة الأعلى في تدبير الأمور وليسعون في اجراءها فبين في أر

(١٦) نقاس أحوال خلق الله الكلام على أحوال الملكة العظام والآل أقول للوهابية جميعاً من كانوا حيث كانوا
 ليس كفرناكناهم فأنتم كنتم مستركون فيما ترموننا به بحض الطون وأنتم هم مقتدون فمن
 قد حاق بكم ما منه لقرون فاميت تذهبون كلالاً ووزيراً ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

أما ما ادعى علينا في الكلمة الموقنة المذكورة بقوله "ويجرون بكفر أئمة المسلمين الذين يخالفونهم في المذهب
 وأنه لا يجوز الصلاة خلفهم فيها عظيم وإفك مبین لهم تلف واحد من المسلمين فضلاً عن أئمة الدين
 ومن كفرناهم من اصطفا عباده اتهم المصروفة بفساد معتقداتهم ليسوا من المسلمين فضلاً أن يكونوا أئمة
 وقد كفرناهم علماء الحرمين كما هو مفصل في حشام الحرمين على منكر الكفر والشيخ والمفتي شجاعت على الفضالة
 بكفر من أئمة المسلمين من ادعى فعله الكبر وأما قوله "وهما يعتقدون أن الرسول صلى الله عليه وسلم علم الغيب
 بما كان وما يكون وأنه صلى الله عليه وسلم حاضر في كل مكان وناظر لكل شيء" فرداً عبد لقول وباللغة التوفيق أما اسم علم
 الغيب فمخصص بالله تعالى لا يستبح إطلاقه على غير الله تعالى كما أن قولنا عز وجل مخفياً سبحانه وتعالى لا ليعال غيره
 سبحانه وتعالى عز وجل مع ذلك لا يمنع هذا نبوت غيره لغيره سبحانه وتعالى إعطاء عز وجل قال تعالى ولله العزة ولله
 والمؤمنين كذلك لا مانع أن يصف غيره سبحانه وتعالى بمن أظهره الله تعالى على غيره من من لم يعلم الغيبات فإن
 أطلق في هذا العلم يخصه أعني عالم الغيب بالإضافة عالم الغيب المحلى بالألف واللام أما عالم الغيب فليس يمنع إطلاقه على غيره
 على السلام إذ ليس علماء الله سبحانه وتعالى وكيف يحكم علينا بالكفر إذا اعتقدنا أن النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب ويعلم ما
 كان وما يكون وهو النبى والنبى لغة هو المخبر عن الغيب والمستقبل بالبرهان من الله كما في المعجزة وذكر افترس هذا
 المعنى بالأثر رؤية عبد الحفيظ الديوبندي في مصباح اللغات اخذ من المعجزة وأقره فليراجع ثم وقد قال الله سبحانه وتعالى
 ليظهر على غيبه أحد إلا من ارادنى من رسول دلت الآية على أن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام يعملون المعجزة
 بأعلامه سبحانه وتعالى أصالة وسائر الناس لهم في ذلك تبع فيعلمون الغيب بأعلامهم قال الشهاب الخفاف العلام

مقامه في دار المقامة في نسيم الرياض سروج شفاء القاضي عياض وهذا الايناف في الآية الدالة
على أنه لا يعلم الغيب إلا الله وقوله لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير فان المنفي علمه من غير سلطة
اما اطلاعه عليه باعلام الله فامر متحقق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه أحد إلا من ألقى من ربهول قال
ابن عطاء الله في لطائف المنن اطلاع العبد على غيب من غيوب الله بنور منه بدليل القوافر امنه المؤمن
فانه يظن بنور الله تعالى لا يستغرب وهو معنى قوله تعالى كنت لبصره الذي يبصره ومن كان الحق لبصره
لا يستغرب وقول بعض الحكماء في قوله الا من ألقى من ربهول لايناف في قول المسمى بالامر موهول أو صديق
ادولى ولا زيادة فيه على الضر فان السلطان اذا قل لا يدخل على اليوم إلا الوزير لايناف في دخول اتباع الوزير معه فذلك
الولي اذا اطلع الله على غيبه لم يخبر بنور نفسه وانما آه بنور متبوعه ولم يخلق الله الايمان بالغيب الا لو قد
فتح لنا باب غيبه الى هذا الشك الغزلي في أماليه على الاحياء وكيف ينفي علم الغيب عن النبي صلى الله عليه وسلم وآله
وصحبه أجمعين ولم يؤمن من آمن إلا بعد ما بُتِيَ بالغيب فصدقه وعلمه وآمن به عند امرنا جل وعلا يمدحنا فيقول عز
من قائل يؤمنون بالغيب فتنا في علم الغيب عن النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم مطلقا نافي عن لقنا الايمان
نفسه في موهي من الكفر صحيح لأن النبوة هي الاطلاع على الغيب فمن لم يدع له لعلم الغيب فقد أنكر
النبوة بلا ريب وكفر بالقرآن وكذب الرحمن كيف لا وهو القائل جل وعلا في قد تم كتابه وعظيم خطابه
للنبي عليه الصلاة والسلام لتسريفا ولعظيما وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما وقال ذلك من انباء
الغيب لوجه اليك وقال وما هو على الغيب بضيق وقال فأتواحي الي عبده ما أوحى وقال الرحمن علم القرآن خلق الانسان
علمه البيان قال الخائن في تفسيره وقيل اراد بالانسان محمدا صلى الله عليه وسلم علمه اليك يعني يا ايها الناطق وما يكون لأنه
عن خبر الأولين والآخرين وعن يوم الدين والظاهر عن ابن تيمية في الفرقان اخباره بما كان وما يكون - أو رد في الشفاء لبسده
عن حذيفة قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما مازك شيئا يكون في مقامة ذلك إلا واحدة حفظه من حفظه ولسنه من لسنه

(٢٥) قد علمه أصحابه ولا يروونه ليكون منه الشئ فأعرفه فأذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل إذا غاب عنه ثم إذا علمه عرفه ثم قال ما أدرى ألقى أصحابي أم تناسوه والله ما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من قافله إلى أن تنقضي الدنيا يبلغ من معه ثلثائة فصاعداً إلا قد سماه لنا باسمه واسم أبيه وقبيلته وفي بعض الشفاعة أبي ذر قال لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يحرك طائر جناحه في السماء إلا ذكرنا منه علماً ورواه أحمد والطبراني وغيرهما البند صحيح كذا في نسيم الرياض في تمام البحث في الدولة الملكية بالمادة الغيبية الشيخ الاسلام والمسلمين الامام أحمد رضا صاحب مؤلف قيم في اثبات علم الغيب للمصطفى ^{صلى الله عليه وسلم} الفه الامام أحمد رضا في مكة المكرمة وحظي من علماءها ومن علماء المدينة بالقبول وكتبوا له عليه تفرقات جيدة وقد أثبت مع بعض الكتب المذكور فليراجع

أما ترجمة مشاهد ألي الحضور والناظر فليس فيه محمد الله ما يخرج عن الملة والنزجة صحيحة لغة وشرعا لأن الشهود والمشاهدة كما صرح به الراغب امام الناس في مفردات القرآن الحضور مع المشاهدة أما بالبصر أو البصيرة وهذا المعنى معتبر شرعا أيضا ولذا لا يجوز الشهادة على محجب كما في الدر المختار للعدلي ولذا قالوا لا يشهد أحد بما له يعاينه بالأجماع كذا في الدر المختار واشترطوا العقل والشهادة ثلثة منها البصر ومعانية المشهود به قال في الدر المختار وشرائط العقل ثلثة العقل الكامل وقت العقل والبر ومعانية المشهود به ومن هنا جعل ركن الشهادة لفظاً تشهد لتضمنه معنى مشاهدة ففي الدر المختار وكما قال تشهد لا غير لتضمنه معنى مشاهدة قال العلامة الشامي قدس سره الشامي في رد المحتار تحت قول الدر المختار وظي الاطلاع على الشئ عيانا وإذا كان الحضور والمشاهدة لا بد منهما في مقدمات آحاد البشر فما ظنك بالذات أرسل الله تعالى لكافة الناس بل لجميع خلقه بشيرا ونذيرا ووجه مشاهد وداعي إلى الله ما ذنه وسراجا منيرا كيف لا يكون حاضرا ومشاركا لكل وقد أرسل إلى كل رأى دليل على أن شهادته عليه الصلاة والسلام لا يعتبر فيها الحضور والامانة وإذا لا دليل فمن قال انه عليه الصلاة والسلام حاضرا وناظر على سواء السبيل إذا أجرى الفرض على الظاهر حيث لا خلاف ولا حاد

يكون ما ورد في النبي عليه الصلاة والسلام من وصف الشاهد ومن أنظر هذا المعنى فهو الجاحد
 لما في علي القلان الطين حيث أخلى النظم عن المعنى فكان من الطعنين ومنشأ الكفارنا أهل السنة
 الجماعة على هذا أن القهاينة لقوموا خصوصاً الحاضر والناظر بالله تعالى مع أنه لم يرد في أممها والله تعالى
 حاضر ولا ناظر بل الله سبحانه وتعالى منزّه وجوباً عن طاعر معناهما إذ الحاضر ينبغي ظاهره عن الحول في
 مكان وهو تعالى عن انحلول منزّه والناظر هو الذي يرى بالناظر أعني الحقيقة التي خلق الله تعالى
 بها قوة الابصار وهو تعالى قدس عن الرؤية بالحقيقة قال الراغب الامام الأصمغاني في المفردات
 النظر قلب البصر والبصيرة لا دراك الشيء ورؤية ولذلك يقول ما ورد من النظر مستنداً
 إلى الله تعالى بالأحسان وإفاضة النعم قال الراغب العلامة في مفرداته ونظر الله تعالى إلى عباده هو احسانه
 إليهم وإفاضة نعمه عليهم وحيث لم يستقم الحاضر والناظر في حق الله تعالى منعوا إطلاقه بل كلفوا
 العلماء قائله وإن كان الحق عدم الكفار من غير وقوف على المراد قال في الدر المختار يا حاضر ويا ناظر
 ليس بكفر قال العلامة الطحطاوي تحت قوله (ليس بكفر) لأن المحض معنى العلم قال الله تعالى ما يكون
 من يحوي ثلثة بالأحور البصر والنظر بمعنى الرؤية قال الله تعالى ألم يعلم بأن الله يرى فالعنى يا عالم يا من
 يرى أمر منه وإذا كان إطلاق الحاضر والناظر على الله سبحانه وتعالى قد يأتي منه التكفير لقائله فما ظنك
 بمن يعتقد خصوصاً الحاضر والناظر بالله تعالى وهو قد تنزه عن طاعر معناهما أف يكون هذا أمونا
 وقد أثبت الله تعالى ما الله عنه منزّه وغيره يكون كافراً مع أنه لقي عن الله تعالى هذا الذي لا يجوز عليه
 هذا أو تكفيرنا أهل السنة والجماعة في ذلك تكفير لجميع المفسرين جميعاً بما في قوله صلى الله عليه وسلم لولا
 الأئمة ومشاهدته لأعمالهم ولوزنهنا لنرد جباراً فمطلونا وأملنا ولكن تقتصر على عبارة واحدة هذا
 المولى أبو السعود قائلاً في إرشاد العقل السليم تحت قوله تعالى (شاهدنا) على من بعث إليهم تراغبوا لهم
 ولشاهد أعمالهم وتحمل عنهم الشهادة بما صدر عنهم من التصديق والتكذيب وسائر ما هم عليه من العبادة

(٢٢) ولقد جهاذا مقبولاً فيما لهم وما عليهم وحكذا أقال في مروج المعاني الذي لقمته الوفا
والديونندية وهذا الذي فسروا به الآية سند لوجه شاهد بالخاصة والناظر لم يكن الوفا
حقولاء المفسرين أن كانوا صادقين وليكن الديونندية ما بينها وباني صدره ديونندية
الناظر في القائل في تحذير الناس النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم كإدخالهم من أنفسهم وكيف
ثابت هو أن رسول الله عليه الصلاة والسلام كوامت كساعة فربما كان في جلاله كما في أن كساعة حاصل
أولى بمعنى أقرب يعني الظنوا قوله تعالى النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم فلا حيل في الصلاة
ألفظهم حصل أن النبي صلى الله عليه وسلم بالآمة القرب الذي لم يحصل إلا أنفسهم مع أن الأ
بمعنى أقرب وكيف يشك من الصلاة الصلوات الخمس في كل يوم وليلة أن النبي صلى الله عليه وسلم
حاضر وناظر مع أنه يقول حين يجلس السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته ومعلوم أن الأ
للخاطبة الحاضر فتبين بهذا أنه عليه السلام حي حاضر ناظر إذ لا سلام إلا على حي ولا خطبة إلا لحاضر
ولا يجوز العدول من غير دليل عن الظاهر وليس هذا حكاية عما وقع في المراجع بل المصلي يطالب
شراً أن يقصد به الحقبة للنبي صلى الله عليه وسلم صرح به الفقهاء قال في الدر المختار ويقصد به
الشهادة النساء كأنه يحيى الله ويسلم على نبيه ونفسه الخ ومنع الفقهاء ما أصلي أن يقصد الحجة
عما وقع في المراجع قال في رد المختار تحت قول الدر المختار أي لا يقصد الاختيار والحكمة عما وقع في
المراجع منه عليه السلام ومنه ويرى المصلحة من هنا ظهر أنه عليه الصلاة والسلام من
كل مصل حيثما كان ناظر إليه فينبغي للمصلين أن يرجعوا إليه باجلال ويقبلوا عليه بتعظيم كما
يروونه فإن لم يكونوا يرونه فإنه يرأى بلامرية ومن هنا أيضاً ظهر أن هذا الأمر لا ينبغي أن يختلف فيه
الناس ومن قبلنا لم يختلفوا في هذا وهذا الموطأ المحقق الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي معتقد
كل من أهل السنة والجماعة والديونندية بالهند مصر حجة أقرب السبل ما ألفه باجيز اختلافات

(٢١) ما أحب أن در علماء امت است یک کس را درین مسئلہ خلافتی نیست که وصی الله علیه وسلم تحقیقت حیات بنی شریعت مجاز
 ولایهم تاویل دائم وباقی امت وبرا اعمال امت حاضر وناظر یعنی بالرغم من اختلافات عدیده و مذاهب کثیره العلماء
 الأئمة لا خلف لأحد فی أنه صلوات الله علیه وآله وسلم حی و باقی علی حقیقة الحیة بلا شائبة فحاجز ولوقته
 تاویل وآنکه حاضر علی أعمال الأئمة فناظر لعماء اذ لم یختلف السلف فی هذا فالخلف فیہ بدیة مردود
 وتکفیرنا علی هذا التکفیر للسلف ولیت شعرت کیف لیس بعدون أن یكون النبی صلوات الله علیه وآله وصحبه
 وسلم حاضر أبدا روحه العلیة فی کل مکان وقد مر أن الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وهذا امکن الموت علی
 السلام یقتضی الناس فی آن واحد فی امکن متعددة بل وهذه الشمس فی کبد السماء وضوءها یغشی البلاد شرفا
 وغریبا وروح أحدنا فی المنام لتروح حیث شاء الله ومع هذا لعل بالبدن محسوس وروح المیت تقعد
 فی المملکة الی حیث شاء الله لیس یخرجون بها الی مقبره وذلك فی مدة تکفینه وخبیره ومع ذلك لا یرزق لها
 بالبدن لعل فی معرف المیت من یغسله ویکفنه ومن یحمله ومن یدفنه فی قبره ومن یرزقه ولسلم علیه ویردوه علیه لیس قال
 ابن القيم فی کتاب الروح قد بینا أن عرض مقعد المیت علیه من الجنة والنار لا یدل علی أن الروح فی القبر ولا علی فناءه
 أن من جمیع الوجوه بل لیس الاشراف والفضال بالقبر وفناءه فان للروح نشأنا آخر تكون فی الرفیق الاعلی فی علیین ولها
 انقال بالبدن بحیث اذا سلم المسلم علی المیت راد الله روحه فیرد علیه السلام وعلی فی المملکة الاعلی وانما اصل اکثر
 الناس فی هذا الموضع حیث یعتقد أن الروح من جنس ما یعود من الاجسام التي اذا امتثلت مکانا له
 یسکن أن تكون فی غیره وهذا غلط محض بل الروح تكون فوق السموات فی علیین وترد الی القبر فتقر
 السلام وتعلم بالمسلم وحی فی مکانها هناك وروح رسول الله صلوات الله علیه وسلم فی الرفیق الاعلی دائما ویردھا الی الدار
 سعیدة الی القبر فتقر السلام علی من سلم علیه وتسمع کلامه وقد رآی رسول الله صلوات الله علیه وسلم موتی فالتفت فی قبره وسماعه
 فی الشاهد السامع والساچیة فاما أن تكون سریرة الحکمة والانتقال کما یصح البصر واما أن يكون المتصل منها بالقبر وفناءه
 کما یصوره شتیاع الشیوخ ویردھا فی السماء وقد ثبت أن روح النائم تقعد حتی تخترق السبع الطریق لیسجد

(٢٤) لنه بين يدي العرش ثم ترد إلى جسده في اليسر زمان وكذلك مروج المبيت لتعد بها الملكة من
تجاوز السحوات السبع ولوقف بين يدي الله فتجده ولقضى فيها قضاء ويرى بها الملك ما أعد الله
لها في الجنة ثم تهب فتشهد عند حمله ودفنه وقد تقدم في حديث البراء بن عازب أن النفس
لا صعد بها حتى لوقف بين يدي الله فيقول أتأكلوا كتاب عبدي في فليس لها عيده إلى الله
فيعاد إلى القبر وذلك في مقدار خمسين سنة وتكفيه فقد صرح به في حديث ابن عباس قال قال رسول الله
على قدر فراغه من عند الله فإنه في ذلك الروح بين جسده وأقاربه الروح لا تلبث إلا أربعين ليلة
ثم قال بعد ما سرد حديثاً ففي هذا الحديث بيان سرعة انتقال أرواحهم من الأرض إلى الجنة
ثم انتقالها من الأرض إلى مكانها ولهذا قال مالك وغيره من الأئمة أن الروح من مملكة تدعى حيث
شأنت وما يراه الناس من أرواح الموتى ومجئهم إلى جبر من المكان البعيد أمر لعلمه عامة الناس
ولا يشكون فيه الروح لا تلبث إلا أربعين ليلة ثم قال بعد قليل ولا يصيق عقلك عن كون الروح في المبدأ
الأعلى لتشرح في الجنة حيث شأنت وتسمع سلام المسلم عليها عند قبرها وترى حتى ترد عليه السلام
والروح شأن آخر غير شأن البدن ولهذا جبريل صلوات الله وسلامه عليه رآه النبي صلى الله عليه وسلم
له ستمائة جناح منها جناحان قد سد بهما ما بين المشرق والمغرب وكان من النبي صلى الله عليه وسلم حتى أصبح ركبته
بين ركبتيه ويد يده على فخذه وما أظنك يسمع بظنك أنه كان حينئذ في المبدأ الأعلى فوق
حيث هو مستقره وقد رآنا من النبي صلى الله عليه وسلم أخذ الدلو فان التصديق بمبدأه قلوب خلائقه
له وأعلنت معرفته الخ ما قد ذكر ابن القيم معتمد الوهابية وأما ما رواه ما ذكر عن مروج النائم والميت
وحكى عن جبريل عليه الصلاة والسلام ما حكى ولا شك أن نبينا صلى الله عليه وسلم سيد الانس والجان بل سيد
الألوان وروحه أعظم الأرواح فكيف لا تشهد الأرواح وله شأن أي شأن قال السيوطي في تنوير الحلق في بيان
رواية النبي صلى الله عليه وسلم ما رواه الملك "قد تقدم عن الشيخ أبي العباس الطنجي أنه قال وإذا بالسماء والأرض والعرش والكرسي
مملوءة من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ابن حجر العسقلاني في فتاواه الفقهاء لما سئل عن الميت قال

قال صلى الله عليه وسلم ويقال له أقول في هذا الرجل وخذه الشارة إلى الحضور وقد هويت في
 الوقت الواحد خلق كثير ويقال ذلك لكل واحد منهم وكيف خذه أ فاجاب بقوله قال الامام العارف ابراهيم
 إن هذا الرجل الساربه ذات النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيتها بالعين وفي خذه دليل على عظمة قدرة الله
 إذ الناس همولون في الزمان الفرد في اقطار الأرض على اختلاف ما بعد أو قريبا كلهم يراه قريبا منه لأن
 اقطه هذا الاستغنى إلا في القريب وفيه رد على من أنكر رؤيته صلى الله عليه وسلم في الأقطار في
 زمن واحد بصورة مختلفة ودليله عقلا أنهم جعلوا ذاته الشريفة كطراة كل يرى فيه صورته على ما
 في علم من صنف أو قبح والمرآة على حالها من الحسن لم تبدل والذي قال المحققون من الصوفية إن
 الأشرى عالم البرزخ والآخرة على خلاف عالم الدنيا فينحصر الانسان في صورة واحدة إلا الأروا
 كما نقل عن قضيب البان وغيره أنه يرى في صور مختلفة والسرفي ذلك أن
 على اجساما فيتهم فجامنا أن يظهر في صور كثيرة وحملوا عليه قوله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر الصديق
 رضي الله عنه لما قال وهل يدخل أحد من تلك الأيواب كلما قال لعم وأرجو أن تكون منهم وقالوا
 ان الروح اذا كانت كلمة كروح نبينا صلى الله عليه وسلم بما يظهر في سبعين ألف صورة أهـ ج ٢ ص ٩
 وفي هذا القدر مبلغه وبلوغ صبين وبرادة لساحه امام أهل السنة الامام أحمد رضا عن بحمة الكفر الدنية
 ولله الحمد فمن رماه بالكفر فقد تعدى وافترى وبهوله يرم بالكفر الامام أحمد رضا فحجب بل أقربا ب القيم
 مع آخرين من العلماء الأجلة الكرام وأقربا لسلف الصالحين
 أما تنجته الآية الكريمة خلق الانسان علمه البيان بما نقل عن الامام أحمد رضا خان عليه الرحمة والرضوان فلا مغز فيها
 وقد قدمنا عن الخاتون ما يورد له ولله وقيل انما اراد بالانسان محمدا صلى الله عليه وسلم علمه البيان يعني بيان ما كان وما
 يكون لأن الله صلى الله عليه وسلم ينبئ عن خبر الأولين والآخرين وعن يوم الدين ولوله رافعي الامام أحمد رضا خان ليعلم

(٢٩) ^{منه} الله تعالى عليه وسلم روح الانسان في ترجمته البدلعة فليس فيه ما لو خذ عليه كيف وقد ثبت أنه صلى الله عليه وسلم
 والاله وصحبه وسلم اول خلق الله في الحديث أنه قل يا جابر ان الله خلق نوراً نبيك قبل الاشياء ومن انوره
 وجعل الله فيك فانما وضا كما ورد في حديث الاسراء عنه عليه الصلاة والسلام وجعل في انما وضا كما ورد في حديث الاسراء عنه عليه الصلاة والسلام
 كل خير واسطة كل فيض وورد في التنزيل وانما واجه امرها نهم وقرئ وهو أب لهم وليس من كان
 في ايجاد شيء أو اصلاحه أو ظهوره أباً كذا في المفردات للراغب فيه القرآن على أن الناس به وجدوا به على ما
 فلا عتب على الشيخ الامام المتزعم في هذا فمن اعترض عليه فهو مبطل والمكفر له هو الخبيث بأن يكفر به
 مغفر الضاع على المتزعم الممدوح في ترجمته آية والذين يتبعون الرسول النبي الأمي الآية لقوله يرفون الرسول
 الغيب بلغير لقلم حيث عبر عن الاتباع القام الذي ليس فيه سوى العبد تبعاً لما جاء به الرسول عليه
 بالرف ولم يُرد به العبودية بالمعنى الذي يراد به العبودية لله سبحانه وتعالى فحمله على العبودية المصاحفية له
 لله تعالى مساواة ظن وسماوة الظن بللم حرام وكيف يأخذون عليه قوله هذا وهذا من باقنا ولقد ثبت
 ايد بنا عباده لنا فيقول وألحقوا الأيامي من لسانكم والصالحين من عباده كما الآية وتأمر نبيه بحمل الص
 أن ينارى امته فيقول قل لعبادي الذين أسرفوا على أنفسهم الآية وهذا اسيدنا عمر رضي الله عنه يقول
 النبي صلى الله عليه وسلم كنت عبده وخادمه ثم هذا محمود الحسن الذي يندى مراداً من سيدنا محمد الكون
 فيقول قوليت اسمك بين مقبول الصبر بين عبيد مورد كان لقبه تعالى يوسف ثانياً ليقول هذا يقال له المقبول
 المقبولون كان لقب العبيد السود لرؤيد أحمد ثانياً يوسف - أفيعضون الطرف من هذا العظمة في هذه
 ولي طعنون في الامام أحمد رضا خا من غير مطعن أي شرع هذا أم أي دين هذا - هذا او كان هذا
 في الجواب تمسك مع المعتض والإفتقار الاعتراض بساقط بالمة ولا مساع له في ترجمته الاسم أحمد رضا حيث قال
 "غلامي كرس" و ترجمته اللفظية بالعربية ليسيرون غلمانا للرسول صلى الله عليه وسلم وأنت خير أنه يتبع شرعاً أن

من اذ يوصي نبيه الولد الى الله سبحانه وتعالى وهو سبحانه عن الولد منزله ومن هنا ظهر ان المترجم لترجمة الامام بقوله يقول
عنه اي كيش اذ ترجمه ترجمه لم يصفوه فالغير الثمن من صرف وعبودية لله سبحانه وتعالى وذلك ليسوع له
الاعتزاز على الامام احمد رضا عليه الرحمة والرضوان + اما ما قاله مولانا العلامة اعجب على من ان كل زمانه من

الأرض والسماء امام نظر كل نبى فصحيح وعليه من القرآن دليل قال تعالى وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات
والارض وليكون من الموقنين ثم ان الآية على أن سيدنا ابراهيم عليه الصلاة والسلام رأى ملكوت السموات
والارض بأمر الله عز وجل سبحانه وتعالى وأن هناك أمثلة من الأنبياء بل ومن الأولياء من أمرهم المثل لما
السموات والارض بدليل قوله وليكون من الموقنين. من ثمه قال في روح البين وهذه الامارة

سنة النبوة وقبيلة الحق سبحانه يورى بها كل من جعل نبيا أو وليا ناسوت العالم وما يكونه وجبروته و

الظنونة سواء كان عالما صغيرا أو عالما كبيرا ولا تزال تلك السنة باقية إلى يوم القيمة وقد مر عن

لَسْمُ الْكَافِرِ "أَنْ قَوَّاهُمْ وَابْوَاطَنَهُمْ رَاحَانِيَةً وَلِذَا تَرَى مَشَارِفَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا مِنْ بَيْتِي

عن الغيب عن أبي مطلق فضلا عن سيد الأنبياء عليه وعليهما الصلاة والسلام فيصدق عليه

هذا النوع من بيع الكتاب وتكفرون ببعضه وقدم ولا أعلمه

العلامة أجمع على حق صديج لا غبار عليه وأمامنا أخذ علينا في هذه الكلمة التي لا تتركنا حزينين

عليه وسلم في قبره إلى فرداً عليه نقول نعم نعتقد أنه عليه الصلاة والسلام فوقه مكانه

أَتَقَدَّ جِئَانَهُ وَهُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَرَّ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ الْجَسَدَ إِلَّا نَفْسًا، فَفُتِحَ الْقَدَرُ

في ٢٠ فبراير ١٩٠٠ في المواعيد الدينية والنهائية ولقبه في فطنة من ابن فوري أنه عليه السلام

سأنت في قبوري لعلني أراؤك وأقامة قول الله عز وجل لا اله الا هو العليم الغني

ووصف ظاهر الاما الخ ختمه ١٦٩ الزد قاني على المواهب وقد مر حكاية الاجماع على حسنة صلوات الله عليه وسلم قبله واما الزد في

هذا خارق لاجماع المسلمين فهو الكافرون الامام محمد رضا وصاير المسلمين ومن هنا تبين ان الامام محمد رضا

ۛ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کی طرف اشارہ

[illegible][illegible]

المستند المعتمد ١٢٤١ مكتبة جامعة كراچی -

يخوفونهم عند ه صلى الله تعالى عليه وسلم صراعاة لادب والاحلال وكذا عند سماع
القرآن ملخصا الى ركعتين الخففت قدس سره العزيم فرماني من ابي بحسب كما
لخص عليه الشراح في قول الفقهاء ينبغي للمسلمين ان يلتزموا هلال رمضان لان لا يجب
اقول اختلف الناس في ان سماع القرآن العظيم فرض عين او فرض كفاية على المؤمنين
رجح كل منهما فالاصح ان يفتى بالصوت عند سماع القرآن ثباتي على القول الآخر وعليه
الاكثر اذا كان هناك من يسمع ونصبت عالما بقون وان لم يسمعوا بالانصات
يومين وان لم يفتى بالانصات والخلاف انما هو خارج الصلوة والعبد الضعيف
وفقه الله تعالى الشرفيق بين القولين وحقق في فتاواه ان الناس ان
اجتمعوا لسماع القرآن وجب الانصات عندهم كما لو اختلفوا حتى من لاسلفه
الصوت منهم لبعده كما هو الاصح في الخطبة والقرآن رخص اما اذا كان الناس
في شبر بينهم غير متابعين لذلك ولا خاضعين له فينبغي له ان ينادي القارئ
بالانصات للعرض والله تعالى اعلم

[illegible]

باب پنجم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ————— کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
- ☆ ————— اردو ادب کا لب و لہجہ
- ☆ ————— امام احمد رضا بریلوی کی طرز نگارش کے اثرات
- ☆ ————— دلائل و شواہد کی بھرمار

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مسلسل تصنیف و تالیف اور ترجمہ نگاری میں مصروف عمل ہیں، سفر و حضر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، پہلے ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم اور مولانا عبدالوحید رضوی بریلوی مرحوم کے ہاتھ کے مسودات ملیں گے، راقم السطور جب حضرت کے ہمراہ خدمت سفر میں رہتا تھا تو ٹرین ہو یا پلین قیام گاہ ہو یا جلسہ گاہ ہر جگہ املا کراتے تھے۔ مفتی شعیب رضا قادری اور مولانا عاشق حسین کشمیری کے ہاتھ سے لکھے عربی مسودات کافی تعداد میں ہیں۔ حضرت کے لکھنے کا انداز نہایت ہی خوبصورت اور خوشخط ہے، کوئی بھی لائن ٹیڑھی نہیں ہو سکتی ہے۔ حضرت کو تصنیف و تالیف اور فتویٰ نویسی سے نہایت ہی غایت درجہ لگاؤ ہے۔ جس دن حضرت کے لکھنے و لکھانے کے اوقات میں خلل پڑ جاتا ہے تو حضرت کی اضمحالی کیفیت خدام ہی محسوس کر سکتے ہیں۔

حضرت نے دوران تعلیم دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں سب سے پہلے ”جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ پر مقالہ تحریر کیا، پھر دوسرا مقالہ ”کیا دین کی مہم پوری ہو چکی“ لکھ کر والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کی ادارت میں نکلنے والا ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی نے شائع کیا۔ آپ کی باضابطہ کتاب ”تصویروں کا شرعی حکم“ پہلی بار منظر عام پر آئی، یہ کتاب اس وقت تصنیف کی جب حضرت دارالعلوم منظر اسلام میں ”شیخ الحدیث“ کے عہدے پر فائز تھے، کتاب پر تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ اور بحر العلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری کی تقریظات بھی ثبت ہیں۔ اس کتاب کو حضرت کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں نے اپنے اہتمام سے طبع کرایا تھا۔

اردو زبان میں حضرت کی دو درجن کتابیں ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں فتاویٰ موجود ہیں، حضرت کی طرز نگارش پر نظر ڈالیں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کالب و لہجہ، انداز بیان، عبارت کی مقفہ و مسجعہ گیری خوب جھلکتی نظر آتی ہے۔ یہاں پر راقم السطور کے استفتاء کے جواب میں حضرت کا تحریر کردہ ”ثانی“ کے موضوع پر ۶ صفحات پر مشتمل فتویٰ ملاحظہ کریں گے۔ ۹ صفحات صاحبزادہ ابوالخیر زبیر احمد نقشبندی حیدر آبادی (پاکستان) کی شرعی گرفتوں پر ہے کہ تلاوت قرآن پاک کے درمیان حق نبی نہیں کہا جاسکتا ہے، اس پر دلائل و شواہد سے حضرت نے بہت تفصیل سے مختلف اوقات میں مضامین لکھے تھے، جن کو بہت جلد کتابی شکل میں شائع کر دیا جائیگا۔ ۲ صفحات کا مسودہ مولوی اخلاق حسین قاسمی دہلوی کے کنز الایمان پر اعتراضات کا جواب ہے جو ”دفاع کنز الایمان“ کے نام سے موسوم ہے، یہ رسم الخط مولانا عبدالوحید رضوی بریلوی کے ہاتھ کا ہے۔ دفاع کنز الایمان کے نام سے حضرت کی دو تصانیف ہیں، ”روزنامہ الجمعۃ دہلی“ بابت ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء میں کنز الایمان پر اعتراضات کے جواب میں لکھے مقالہ کو کتابچہ کی شکل میں رضا اکیڈمی نے شائع کیا تھا۔ بعد اسی نام سے کسی دوسرے وہابی معترض کے جواب میں ایک تفصیلی کتاب لکھی، اس کا نام بھی ”دفاع کنز الایمان“ رکھا، جب کہ دونوں کے مضامین و مآخذ جدا گانہ ہیں۔ ”ٹی۔وی، ویڈیو کا آپریشن“ کا مسودہ بھی ایک صفحہ کا بطور نمونہ شامل اشاعت ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ————— بیوا = ۱۹

الحمد لله الذي هدانا لهذا... وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
وہم یستعجلون

ان کی کہ دو ہزار تیار کیا اور ہر دو کو عیسیٰ علیہ السلام کو نصیب فرمایا گیا اس کے بعد وہ عیسیٰ علیہ السلام

عقیدہ یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے۔ (یہاں پر ایک خط لکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے۔)

میں نے ان کو دیکھا ہے اور ان کا بار بار ہنسنا دیکھا ہے کسی کو مائی اپنے دیکھے سخت ہنس کر کہا کرتا ہے

[illegible]

(۱) ہم کو بڑے ہی افسوس سے یاد ہے کہ وہ سال فروری ۱۹۷۱ء میں تھا۔

...میں نے اس کو ...

Practical Advanced

Practical Advanced

Twentieth Century Dictionary

stake with a transverse bar used for crucifixion

the cross, wooden structure on which according to the Christian religion, Jesus

Anything shaped like a skin, a ball of wool, or a piece of wood.

like + or x ^{کے} the sign of the cross

[illegible]

cross (oneself) make the sign of the ^{cross} with the hand

(۷) مذکورہ بالا تصویب کی رو سے ہر وہ شخص جو ٹائی کو دیتے لاشعظا ظاہر ہو گا کہ یہ پھانسی کے تختے کے منشا ہے جو منشا ہے

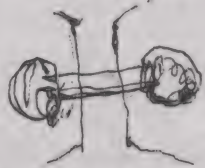
تو ٹائی کو لاشعظا لاشعظا دار سے زیادہ منشا ہے معلوم ہوتی ہے اور عیسائیوں کے نزدیک عیسائیت اور عیسائیوں کے منشا ہے منشا ہے
 اور پورے کر اس کا منشا ہی تو ہے اور منشا ہے بالکل یہ بھی معلوم ہو گا کہ صلیب کا منشا بنانا اگرچہ انھوں کے منشا ہے منشا ہے
 باعث برکت و حققت جس میں تو صلیب یا صلیب کی منشا کی کو اپنے منشا میں ڈالنا کیوں نہ ہو کہ منشا ہے منشا ہے
 ۲ منشا ہے منشا ہے اور یہ منشا ہے جسے عیسائی منشا میں بانٹتے ہیں

۱۱ آدمی کے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے
 منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے



۱۲ منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے
 منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے
 منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے

۱۳ منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے
 منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے



۱۴ منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے
 منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے
 منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے منشا ہے

Hazrat Maulana Mufti
 Akhtar Raza Khan Azhari
 President of All India
 Sunni Jamiatul Ulama & Flood Mufti
 Central Deoband
 82 Saudagar Bazar, 243003



مفتی محمد اختر رضا خان قادری مدظلہ العالی
 صدر کمال اندیا سنی جیتہ العلماء
 صدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
 ۸۲ سوداگران - بریلی شریف

پیش کردہ جدول مرکزی ایضاً

سید

تاریخ :-

حوالہ نمبر

اللہ زمت وغیرہ کے لیے ہرگز نہ ہم نکر اور اللہ عزوجل کے پیچھے رہنا واجب ہے اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر اعتماد رکھو اور عینا رکھو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی سچائی کے خلاف کفری بات لا کر
 کامیابی مسلمان کو ملے گی کہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے ان تصور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ کے ساتھ رہو
 کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا لہذا ہر گز ایسی ذمت یا عہدہ قبول نہ کرو جس کی نالی وغیرہ ناجائز
 شرطوں پر ہو چھوڑ کر جان کر دین کے مقولہ میں رہو نہ مرنے کی نیت نہ ہو کہ اللہ عزوجل کی
 ناراضگی کا باعث ہے اور عباد اللہ اگر خدا کا روبرو ہوں تو اللہ کی عبادت کا روبرو ہونا چاہیے

و ان یحذروا فلا ینصروکم اگر اللہ چھوڑ دے تو کوئی تمہارا مددگار نہیں

۶ ثانی شہادۂ ختمی ہوئے بعد از موت خود نماز پڑھو اور اپنے آپ کو شہادت کی
 ضرورت پر آمادہ رہو کہ اگر کسی متفق ہو کہ یہ شہادت کا شہادے ہیں جس کے بارے میں
 لوگوں کے انصاف پر ظاہر ہوا۔ ابھی چھوٹے بچے کی بات ہے کہ وہیں میں ایک مسلمان دنیا
 عیسائی نے نہایا کہ ثانی کو چرچ کی عزت کا لباس پہنو کہ وہ جسے اس کی قدری حیثیت معلوم
 ہو جاتی ہے نیز ایک پاکستانی عالم نے ایک مسلمان کو کہا کہ تمہاری بات ہے کہ اللہ عزوجل کی
 یہ وصیت ہے کہ تمہاری عزت مولانا سلیم عرفہ عظیم مراد و کمال ہے

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166



۸۲ سوداگران ، بریل شریف ، یوپی ، (اٹھا)

پیش رو: محمد سعید رفیعی

Date: _____ تاریخ: _____

Ref. No. _____ حوالہ نمبر _____

Date: _____
 Ref. No. _____
 محالہ تھا۔
 صبح الجواب فی الواقع حضرت علامہ ازہری صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ثانی کے بارے میں صحیح و درست ہے اور یہی فتویٰ خصوصاً اہل کرم مفتی اعظم ہند مولانا محمد
 تحقیق یہی ہے کہ ثانی نصاریٰ کا شعار مذہبی ہے اور شعار مذہبی کا استعمال کفر ہے جیسے ہندو کا زنا و جنم اور اندھا دھرمی جو بس ہوں اور
 ان کے ان کی موافقت اور ان کی وضع کے استحسان کے لئے ہوتا ہے بھی فقہاء کرام نے مطلقاً کفر فرمایا ہے غرض العیون میں سے
 احسن تعلقہ میں انہوں نے کفر بالانفاق امتناع جس کے کافروں کے فعل کو اچھا سمجھا بالانفاق شیخ کے نزدیک وہ کافر ہو گیا
 اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصاریٰ کے شعار مذہبی و دھرمی سے بچنے کی توفیق بخشنے والی ہے اعلیٰ

الحسين بن علي
مولى محمد بن عبد الله بن جعفر
بن أبي طالب

الحمد لله رب العالمین
والمصطفیٰ بن عبد اللہ
الطاهر بن محمد بن علی بن ابی طالب
الکامل بن عبد المطلب

کتاب محمد حبيب رضا خان غفر له
کتابخانه دار الاسلامیہ مسجد ادراس علیہ السلام
۱۳۱۲ھ

جواب صحیح طاعتی کے بارے میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرفقہ فرماتے ہیں کہ یہ فرما کر یہ رسد قرآن ہے۔ صلیب کا نقل ہے، انصاری کا شکار غزوہ ہے، نہایت مشہور و معروف ہے، خود راقم کا متعدد بار طاعتی باندھنے والوں نے حضرت کو غصہ کرتے دیکھا ہے اور سخت تہدید فرماتے سنا ہے۔ لہذا اس کی نون کو اس کے احتساب لازم و غیر لازم والہ تعالیٰ اعلم کتبہ فقیر محمد عظیمی

(۱۲)

ابن زکریا۔ اب یہ دینی دیکھی جا سکتی ہے۔ دونوں میں شریعت کے حکم سے اس قدر فرق ہے کہ

آخر میں علیہ الرحمہ کی کتاب میں جو ان کے کلام میں ایک جگہ پر مفسرین کے کلام کی تفسیر اور ان کے مفسر

نے اپنی کی ہے اور دونوں کے کلام میں جو احادیث کو ان کے کلام میں منقول کیا اور ان کے کلام میں

جو کلام ہے اور ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔

ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔

ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔ ان کے کلام میں جو کلام ہے۔

وقد جعل بعضهم ذلوا من الواقع يعني ان العلم ان حيث كانت الكلمة الواحدة
تتفرع الى شئين وهما واكثر واقل، ولا يبعد ذلوا في كلام الشرع وذكر مقاتل في
صدايقنا به عند ثمار نويسا، لا يكون الرجل نقيما كل الفقه حتى يرى للقرآن وجوها كثيرة
قلت: هذا اخرجه ابن سعد بن منيرة عن ابن الداراء موقوفا، وله ظنه لا ينفقه
الرجل كل الفقه، وقد فسره بعضهم بان المراد ان ير اللفظ الواحد يحتمل معاني
بتحدرة فيعمل عليها اذا كانت غير متضادة ولا تقتصر به على معنى واحد، وانما
اغردن الى ان المراد به استعمال الانشائات العاطفة وعدم الاختصاص على التفسير الذي
وقد اخرجه ابن عباس في تاريخه بن طريق حماد بن زيد عن الربيع بن ابي فلاحة عن ابي
الداراء قال: انما لن نقف كل الفقه حتى ترى للفقه آن وجوها، قال حماد: نقلت
لا يوب: اشرأيت قوله حتى ترى للقرآن وجوها، اهو ان ترى له وجوها فتطالب الامد
عليه، قال: نعم هو هذا، واخرجه ابن سعد بن طريق بكر بن ابي عباس عن ابي
بن ابي طالب اسأله الى الخارج فقال: اذهب اليهم فخاصمهم ولا تخافهم القرآن
فانه زجوه، ولكن خاصمهم بالسنة، واخرجه بن حماد عن ابي ابي بن عباس قال: يا ابا عبد الله
خائفا منهم كتاب الله منهم في يومنا نزل قال: صدقت، ولكن القرآن الذي في صدورهم
تقولون، ولكن خاصمهم بالسنة، فاسم له يجد واعنيها جميعا حتى في العلم
فخاصمهم بالسنة فله تبقوا بآيد يجمع حجة، (الآفاق جلد اول - ص ١٨٥)

نحو ما آت في ايام يوطى كذا بيت جوكا، الكلام في وقتها في وقتها في وقتها في وقتها
الرقن كالحكم في الفقه، علما انهم يوطى في قول جوكا في قول جوكا في قول جوكا في قول جوكا
فروم كالمهاك في ايام اربوعه في وقتها في وقتها في وقتها في وقتها

Handwritten marginal notes at the top of the page, including the number 92 and various religious phrases.

۵۱) اہل سنت گنتی رسول اور پیغمبر کا تھا وہ اللہ شہد جل پر تھا۔ اب ایک نام ہے
ان پر یہ وہ نام ہے کہ گنتی کا تھا حضور کے تعلق سے بلکہ گنتی کہ حضور نے
اسے اپنے پیچھے چھوڑا۔ اس کے رجوع کیا جائے۔ اور دلیل یہ دیکھا جاتا ہے کہ
حضور کی جانب وہ کمالات منسوب ہیں وہ حضور کے سرور کا ہیں۔
اس کے تعلق توفیق یہ ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ وسلم کی طرف یہ الٹائی میں نے اپنی طرف
منسوب نہیں کی بلکہ خود حدیث پاک کے اندر یہ الفاظ موجود ہیں اور خود حضور
نے اپنے پیچھے وسلم شریف کی یہ حدیث مبارک۔
فقد رآی مسلماً من حدیث الی غیریہ تارخی اللہ عنہ و سارخو
فعلت علی الانبیاء لبست اعطیت جوامع الکلم ونعت بالمرحب
وجعلت لی اللہ من مسجد أو طعمواً و امر بصلوات الی اللہ الخلق کاغہ
و ختم لی النبیین و فی روائہ و اعطیت خواتیم سورۃ البقرہ
اس کے تحت العرش و فی روائہ و اعطیت مفاتیح اللہ من وجعلت
آمتی خیر الامم و غفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تأخر و
قد اعطیت الکوشا الخ

(السیرۃ النبویہ و آثارہ و الجہاد ، السیرۃ النبویہ و احادیثہ)
مطبوعہ بیروت لبنان - ۲۰۶۰ - ص ۲۱۲ بحوالہ اسلم شریف)
اس کے بعد ”حضور کے تعلق سے گناہ کا لغت“ ایک اور حدیث مبارک میں بھی آجاء -
لقد رآی جمیع انبیاء شریف کی یہ حدیث مبارک -

عن ابن ابی مریم عن ابی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسوی
بیتہ و ما انت اعلم بہ منی اللہم اغفر لی خطیئتی و اجعل لی و امر اخی فی امری
و ما انت اعلم بہ منی اللہم اغفر لی خطایا و عی و عی و عی
و ما انت اعلم بہ منی اللہم اغفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تأخر من ذنبی
و ما اعلنت و ما اعلنت انت المقدم و انت المؤخر و انت علی
کل شیء قدير (صحیح بخاری ، کتاب الدعوات)
باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تأخر

ماکثر من اہل سنت کہ ایک عظیم علی شخصیت حضرت بلال سرور اہل بیت
شیخ الحدیث حضرت بلال سرور اہل بیت کے ہیں ان کے بارے میں حدیث مبارک
کا جو ترجمہ فرمایا ہے اس میں ایک ترجمہ بھی ہے کہ حدیث مبارک
کا نسبت جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف فرمائی ہے اسی نسبت

الحجة الفاتحة لطيب التفسير والفتاح لسيد محمد امجد
 الخاتمة الملهة المطاهرة عليه صحائب الرضا والجمعة
 الملتوا ترة - محمد تھے اس بکے تقریر پر تیز سے اسامی مذہب منہ بٹا ہوا
 اور ضمن میں خود اجماع الطائفہ کی عبارتیں فاختہ والعیال ثواب کے جواز پر ذکر فرماتے ہیں
 مقررین بہادر اب جو ہم پر لوگ کہ "تفسیر یمنی میں یہ عجیب حیرت میں ڈالنے والا ہے" کیا
 گیب کہ عوام میں رائج رسمیں نتیجہ و چالیسواں دیکھا ہوں ہا و غیرہ قرآن مجید
 سے ثابت کی گئی ہیں الخ اس کا پہلے جواب لیتے چلو کہ نتیجہ و چالیسواں دیکھا ہوں
 وغیرہ یہ سب العیال ثواب کا ذریعہ نہیں اور العیال ثواب کا جواز مسئلہ
 اجماعیہ ہے اور اجماع طریق مسلمین ہے جو قرآن میں محمود ہے اور اس سے ہر
 والا جہنم کو برے والا ہے جو قرآن سے فرما ہے وَمَنْ لِيَشَاقَّ اللَّهَ
 وَالرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غِيثًا
 الْمُضِلِّينَ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا تَوَكَّلْنَا عَلَيْهِ خَتَمَتْ سَاعَتُكَ مُحَمَّدًا
 تو اس مسئلہ کا اجماعی ہونا ہی قرآن عظیم میں ثابت ہو چکا ہے۔ جو اس مسئلہ پر قرآن عظیم کی کئی آیتیں ثابت
 فرماتی ہیں ان رسوم کو رسم العزیز کہہ لیں ان کے طریقے یہ ہیں اور اس طرف سے
 کہ خود اپنے امام سے ملنے والے کو جو تو خود اپنے امام سے ملنے والے کو جو
 ذکر فرمادے جسے چاہے کہ کئی دفعہ میں یہ ذکر کرے کہ جب تک یہ نصیب و فناء
 ثواب ہے جو اس مسئلہ کو قبول کیا گیا ہے مقررین بہادر نے اسے (امام) کے
 کی ٹی بیدار ہے جو آپ کر رہے ہیں کہ ان کے رسم کا استحباب و جواز خود آپ کے حکم
 کے آگے نہیں جاتا ہے یہ لیا آج نہیں ہوا کہ علی (ع) کے رسم العیال ثواب
 الطائفہ کی صراط مستقیم سے ثابت ہے کہ ان کے رسم کو لا فوۃ والا باقرہ العظیم
 کو جائز و مستحسن قرار دیا اس سے تو نتیجہ و چالیسواں ثابت ہو گیا ہے

سید صاحب فرماتے ہیں کہ آخر یہ سب العیال ثواب ہی کا دوزخ ہے

تو ان مقصدین طائفہ کے کچھ اور اقوال نقل کریں مقررین بہادر یہاں تک علی ثواب ہی کہ
 کہ صدر الافاضل نے ان رسوم کو قرآن عظیم میں ثابت کیا تھا۔ آپ کے نزدیک قرآن عظیم میں ثابت نہیں ہے اس پر
 سے رد کرتے ہیں۔ مگر اگر وہ کہیں کہ اس کا وہ مسئلہ ہے کہ اس سے کسی تفسیر میں

مستتر ہوا آخر میں۔ تبحر۔ چالیسواں۔ گیارہویں۔ سیرا پنجا رنکا لکھنؤ۔ پہلے نمبر میں ہے۔
 مذہب المہنت لکھنؤ کے ذکر کریں اور اس کی تائید میں امام الطائفہ اور ہزارگان طائفہ کے اقوال نقل کریں
 تاکہ وہ سب معترض کی ہوشیاری کا سامنا جواب ہوں فأقول وباللہ التوفیق۔
 فیصل اس امر میں ہے کہ اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا اور اجر کا ہدیہ کرنا تمام المہنت و جماعت کے نزدیک فریضہ
 اور شرع میں مستحسن و مذکور ہے۔ اس امر کی تشریح و تفہیم میں حضور سید البرار صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہت سی
 احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ امام علامہ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اور امام علامہ فخر الدین رازی نے تفسیر
 الراہ میں اور امام علامہ جلال الدین سیوطی نے شرح الصوری میں اور فاضل علامہ علی قاری نے مسکن منقسط میں اور
 دیگر کتب دیگر میں ان احادیث میں سے کچھ نو ذکر فرمایا ہے۔ موجودہ طائفہ جس میں معتزلی فرقہ جو شہر دار ہے
 قانیا احادیث کثیرہ اور جمہور ائمہ کی تفہیم سے ثابت کہ ایصال ثواب عبادات مالکہ حق خاص نہیں ہے بلکہ مالکہ دینیہ و دوزن
 و عام ہے یہی مذہب حنفیہ ہے اور اسی پر مشافہہ کے محققین بھی اور جمہور میں اور یہی صحیح و مضبوط ہے قال ثاں
 دوزن کا اجتماع کہ قرآن ہی ہے حق ہے اور صدقہ بھی کہتے ہیں اور دونوں کا ثواب مسلمانوں کو پہنچانے میں نہیں ہے مگر حسن کا
 اور بھی ہے نہ کہ یہ اور مذہب کا نقل ملے ہوا مذہب کہتے ہیں مگر انکے دوسرے کے منافی نہ شریعت میں اس اجتماع پر لکھا وارد
 لائے محذور کہ عقل کے دائرہ سے باہر نہ ہو امام حجتہ الاسلام غزالی قدس سرہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں اذا کتب یحیى الاحاد
 فمن آیت یحرم المجموع اسی میں ہے ان افراد الاحاد اذا اجتمعوا کانت ذلک المجموع مباحاً خود
 مسلم طائفہ والین مولوی اسماعیل دہلوی کو اس قرآن خوانی و تعلیم کے اجتماع کی خوبی علم و مراہ۔ مستفہم میں اس طرح راہ اعتراف چلے ہیں
 ”ہر گاہ ایصال لقیع بیت منظور دار و موقوف ہر طعام نہ گزشتہ اگر سیر باشد بہر است والافرہ ثواب فائزہ و اخلاص تہرین
 و اہل بیت“ اور ظاہر ہے کہ ایصال ثواب کا طریقہ رب العالمین کی جناب میں دعا کرنا ہے۔ امام الطائفہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ”اے رسول اللہ! اس دو ثواب آں ہر وجہ کہ سے از گزشتگان ہر سانہ و طریق رسائین آن دعا جناب الہی است لیکن میں نے یہ نہ
 نہ متحش است۔ اور ملاحظہ اٹھانا ہر دعا کے آداب میں ہے۔ حصہ حصین میں فرمایا آداب اللہ علو منھا لیسط
 الیہ دین ت مس قد فضا لینی دوزن ہا اٹھانا صحاح لکھنؤ کی حدیث کے بموجب دعا کے آداب ہے۔ خود معلم ثانی مولف
 مشرین نے مسائل اربعین میں لکھا ”دست برداشتن ہر آئے دعا وقت توفیق ظاہر اجوار است زیرا کہ حدیث
 شریفہ فرماتے ہیں در دعا مطلقاً ثابت شدہ پس در وقت ہم منقذہ نذر لیکن تخفیف آن ہر آئے دعا وقت
 نہ ہو۔ بلکہ از ان دعا کہ ہو کوئی چیز الہ نہیں کہ شریعت میں امان ہو۔ ہذا ترجمہ مافی

مغربی کو بہتے سنا کیا تم جو سوال کرتے ہو جبکہ میں ابو نضرؓ کے پاس تھا اپنے گھر کے اٹھایا ہے
تو منکر نکر مغربی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ مہران اشتر جیہہ ہر گز میں امام
عبدالوہابؒ کے مرنے کے فرمایا کہ ائمہ دور اولیاء اور اپنے مقلدین میں سے کسی
نگہبان نہ رکھ وقت اور قبر میں اور در تمام احوال میں فرمایا ہے

یہاں اولیائے کرام سے استعانت کا جواز اور ان کی مدد کا ثبوت واضح طور پر ہو گیا
واللہ اعلم۔ اور انبیاء اور اولیاء سے جس طور پر استعانت کیجاتی ہے اسے شرک
سمجھا و یا یوں زیادتی ہے حالانکہ اس طور کی استعانت وہ بھی حکموں، حاکموں، ڈاکٹروں
بیرونی بچوں اور نوکروں سے کرتے ہیں اور انکو کبھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ وہ شرک کر رہے
ہیں مگر زبردستی انبیاء و اولیاء سے اسی طور کی استعانت کو جو جو دن رات وہ
دوسرے کرتے ہیں کو شرک بتاتے ہیں یہ ان کی اولیاء و انبیاء سے کھل کر حدیث کی روش
دلیل ہے اور ان احمقوں کی انتہی بھی کچھ نہیں ہے کہ تو سبیل یعنی کسیکو وسیلہ بنانا
اس میں کرا استعانت خیر الہی کے ساتھ خاص ہے اور الہیہ آکر کوئی اس معنی کرا استعانت
کرتے ہیں اسکو وسیلہ بنانے تو یہ کفر نہ ہوگا کہ الہیہ سے اوپر کون ہے جسکی طرف وہ وسیلہ
بنیگا ہم نے جو استعانت کی تفصیل کی اس تفصیل پر مجملہ لکھا ہے "باب اعتد و ایات
لنفسہن"۔ یہ ایمان قائم رہتا ہے اور وابستہ الہیہ وسیلہ واسعتہ الہیہ والہ والہ
لہاء و لواء علی البر والیقویٰ وغیرہ آیات جنہیں خیر الہی سے استعانت کا حکم ہے انہیں بھی
ایمان قائم رہتا ہے بخلاف وہاں یہ کہ مطلقاً خیر الہی سے استعانت کو شرک سمجھتے ہیں
کہ وہ ظاہراً ان آیات کے جنہیں خیر الہی سے مدد چاہنا حکم ہے منکر ہے اور
"أفتو یمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض الآیۃ"۔ "کنا نعجز کتاب
یہ ایمان لائے ہو اور بعض کو چھٹلائے ہو کے چھڑاتی ہیں۔ اور جو آیتیں مسائل
نے لکھی ہیں وہ سب منکرین کے بار میں ہیں اور یہ وہاں یہ کہ اپنے پیشرو و ارحم
کی طرح عادت ہے کہ وہ ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتنی زبردستی مٹاتے ہیں وہاں استعانت و جماعت پر
ڈھالتے ہیں یہاں بھی مسائل نے یہی کہا ہے مسلمانوں کا انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنانا کافروں کی بت پرستی
سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ کوئی مسلمان انبیاء اور اولیاء کو نہ لے پوجنا ہے نہ لفع و فرس میں متقل سکتا ہے
بلکہ اللہ کی مدد کا وسیلہ جانتا ہے اور الہیہ کی عطا ہے انہیں نافع اور بلاؤں کا دفع سکتا ہے اور یہ ہرگز شرک
نہیں روزمرہ کا محاورہ ہے جسے وہابی بھی استعمال کرتے ہیں عام طور پر کہا جاتا ہے فلاں دوائے لفع پیمچا یا
فلاں دوائے لفعان دیا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو دفع القاد نافع العباد بنایا ہے۔
قرآن کا ارشاد ہے۔ "ولو کا دفع الیہ انکس بعضہم ببعض لفسیت الارض ولكن اللہ وفیہ علی علیہ
یعنی اگر اللہ کو توںکو ایک دوسرے دفع نہ فرماتا تو زمین نامدہ ہو جاتی۔ حدیث میں سہار نے فرمایا کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ نیک آدمی کو سب اسکی اہلیت اور پُرسوں میں سے توں کو نیک بلاؤں کا دور فرماتا ہے
آپ کریمؐ اور حدیث صاف ظاہر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صاحبین کو ملاح عالم کا وسیلہ اور امور
دنیا کا تدبیر اور تنظیم بنایا ہے۔ دوسرے جگہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ "واللہ یرات امر یعنی انکی قسم جو کاموں کی
تدبیر کریں چنانچہ امام بیضاوی رحمہ اللہ کا یہ نے فرمایا کہ اس ملاح فرشتے میں یا وہ ارواح طیبہ ہیں جو جہنم سے
جدا ہو کر بارگاہ قدس میں پہنچی اور ایک شرف اور موت کی وجہ سے مدبرات میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس قول کی
تائید میں امام ابویابہ اسحاق دیلمی کی گواہی سنئے بخو وہ صراط مستقیم میں اپنے
سیرت کے لئے لکھتا ہے "اعلم انہیں طریق والگہ اس طریق در زمرہ ملائکہ مدبرات اللہ محدودہ
کہ در تدبیر امور از جانب ملائکہ اعلیٰ ملکہ شدہ در اجرائے ہے ان میں تو شدہ ہیں احوال
انہیں طرح بہ احوال ملائکہ عظام فیکس باید کرد۔ یعنی ہر ایک وقت کے نام اہل اس جماعت کے اظہار
ملائکہ مدبرات اکابر امت شمار ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ امر کی تدبیر میں ہر لمحہ بالہ سے امام
پاکیزان کو حاکم کر رہتی کو پیش کرتے ہیں تو ان بزرگوں کے احوال کو ملائکہ عظام کے
۱۲۱ اگر یہ فیکس نہ رہتا ہے۔" انھوں نے اس کے لئے ہر لمحہ اولیاء کے لئے

مسلمانوں کے لیے اللہ کی عطا کیے شفاعت پر بہت ساری آیتیں دلائل کرتی ہیں ان میں سے سائل نے پانچ آیتیں
اذن شفاعت پر لکھیں جن میں باری تعالیٰ کا ثبوت ہے۔ ایک آیت ہم یہاں پر سبیل اختیار ذکر کرتے ہیں
سورہ مدثر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اللہ نے کافروں کا ذکر فرما کر فرمایا۔ فما تنفعهم شفاعۃ الشافعين
ترجمہ رمویہ۔ انھیں سفارش کرنے کی سفارش کام نہ دیتی۔ (آیت ۴۱) خود یوسف علی نے اکثر فرما میں اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے اس کو سائل دیکھ کر اس آیت میں
صاف لکھ رہے ہیں کہ اللہ کے اذن سے اللہ کے بندہ شفاعت کر سکتا ہے مگر ان کی شفاعت کافروں کو کام نہ آئے گی یعنی
وہ کافروں کیلئے اصلاً شفاعت نہیں کر رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ کافروں کے لیے شفاعت کریں گے پھر کافروں کو ان کی شفاعت
کام نہ آئے گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر کافروں کے لیے شفاعت کریں تو کافروں کو اس کی فائدہ نہ پہنچے گا اس
معلوم ہوا کہ اللہ کی عطا کیے اللہ کے بندے مسلمانوں کے لیے شفاعت فرمائیں گے اور یہ اعتقاد مشرکین اپنے بتوں کیساتھ رکھتے تھے
اور اللہ کی طرف سے انھیں اختیار نہ دیا گیا تو حاملہ عام یہ ہوا کہ شفاعت باری تعالیٰ ثابت اور مسلمانوں کا
عقیدہ ہے اور شفاعت بغیر اذن اللہ بالکل اور کافروں کا عقیدہ ہے۔

روح البیان میں شفاعتہ الشافعين تحت ہے

بن الانبياء والملائكة وغيرهم اي لو قلنا اجتماعهم على شفاعتهم على شئيل لكان
الحال لا تنفعهم تلك الشفاعات فليس المراد انهم يشعرون نعم ولا تنفعهم شفاعتهم
اذ الشفاعات بوص القيامة هو قوفهم على الاذن وما يليه المجل فلو وقعت من الملائكة
التي قبلت والكافير ليس بتائب لما فلا اذن في الشفاعات له فلا شفاعات ولا تقع في حقهم
وبه دليل على صحتها الشفاعات ولنعلم انهم لو شهدوا لعصاة المؤمنين والامم كان لهم نصيب من
ليعلم منفعته الشفاعات وحده قال ابن مسعود رضي الله عنه تشفع الملائكة والنبون
والشهداء الصالحون وجميع المؤمنين فلا يبقى في الناس الا اربعة ثم لا يخلو من
قالوا لم يترك من المصلين الى قوله يوم الدين وقال ابن عباس رضي الله عنهما ان غداً يوم
يشفع ثلاث مرات ثم تشفع الملائكة ثم الانبياء ثم الابرار ثم الانبياء ثم الشهداء ثم
ماحق ولا يبايع في الناس الا من حرمت عليه الجنة والقول ان من اهل النار
لا احد من اهل الجنة ياكلون اما نحن في آتنا الذي يتقينا شريتنا والقول انما الذي
وهب لك ومنوا والقول آخذ المصطفى لقمته واذا كسوتك خرافك وعلى هذا
يشفع له فدخل الجنة اما قبل دخول الناس اول ليلة ۱۱۳۵
عن شيخنا اسماعيل حقي رحمه الله عليه توفي ۱۱۳۵
ترجمہ یعنی کافروں کو انبیاء اور ملائکہ وغیرہ کی شفاعت کام نہ آئے گی بلکہ یہ حال
بفرض میں ہے انبیاء ملائکہ وغیرہ کی شفاعت کریں تو انھیں شفاعت نہ پہنچے گی

دفاع کنتز الایمان

بطل کرامت

تاجدار اہل سنت
شہزادہ اعلا حضرت مفتی اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از)
نبیۃ اعلا حضرت علا

مفتی محمد اختر رضا خان صاحب

ازہری (بریلی شریف)

طالع وناشر

رضا اک
یڈمی بمبئی
۱۲ علی عمر
اسٹریٹ نمبر ۲

اشاعت نمبر ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 روزنامہ الجمعیتہ دہلی مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء کے صفحہ ۱ پر ایک مضمون بعنوان
 بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ علم و اختیار کی بحث کی پانچویں قسط نظر سے گزری جس
 میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور
 صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صابو آبادی کی تفسیر پر اعتراض اور تنقید کیا گیا؟
 اس قسط میں معترض نے کنز الایمان اور تفسیر نعیمی پر اس وجہ سے اپنا غصہ اتارا ہے
 کہ ترجمہ و تفسیر میں خدا کے علم و قدرت کو ذاتی اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و
 اختیار کو عطائی بنا کر اللہ و رسول کے علم و اختیار میں امتیاز ظاہر کیا ہے جس کا
 مفاد یہی ہے کہ معترض صاحب ذاتی اور عطائی کی تقسیم نہیں مانتے اور اس طرح
 وہ خود توحید و رسالت کے حدود کو نہیں جانتے ہیں تو ان کا یہ بھٹکا کہ -
 ”قرآن کریم نے توحید و رسالت کے حدود اتنے مستحکم کر دیئے ہیں کہ ہر
 تاویلات کی جائیں تو حدود کمزور نہیں پڑتے۔“ ان کے لئے بے سود ہے
 اور خود تناقض اور تعرض کا شکار ہونا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی پوری بحث
 میں ذاتی اور عطائی کی تقسیم و تفریق کے منکر ہیں چنانچہ انھیں سابقہ جملوں
 کے بعد ملاحظہ فرمائیے۔

دو چنانچہ رضا خانی جماعت علم و اختیار کے مسئلہ میں
 ذاتی اور عطائی کی منطق سے کام لے کر رسول پاک صلی اللہ
 علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی اور اختیار عطائی کا تصور
 پھیلاتی ہے۔ قرآن کریم نے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبان اقدس سے اپنی ذات کے بارے میں علم و اختیار
 کی صفت کو خدا تعالیٰ کے لئے ثابت کیا ہے وہاں یہ
 جماعت عطائی اور ذاتی کی تقسیم کر کے ان آیات قرآنی
 کا سارا زور ختم کر دیتی ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب
 کا یہی سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے قرآن کریم
 کے اندر عطائی اور ذاتی کی تقسیم داخل کر دی، ”اللاخ“
 ان کلمات پر چند سوالات متوجہ ہوتے ہیں

- ۱۔ جناب معترض صاحب بتائیں کہ چنانچہ کا ان کی عبارت میں کیا
 محل ہے اور اگر محل نہیں تو یہ چنانچہ کیسے بے محل ٹیک پڑا کیا اسی
 اردو ذاتی پر انھیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی اور صدر الافاضل
 مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے ترجمہ و تفسیر پر منہ کھولنے کی جرات ہے؟
- ۲۔ جناب معترض نے اپنے ان کلمات میں یہ کہہ کر رضا خانی جماعت
 ذاتی اور عطائی کی منطق سے کام لے کر علم غیب عطائی اور اختیار عطائی
 کا تصور پھیلاتی ہے ہم اہل سنت پر یہ الزام لگایا ہے کہ ذاتی اور عطائی
 کی تقسیم ہماری اور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کی ایجاد
 کردہ ہے جیسا کہ ان کے آخری فقرے صاف صاف اس الزام کا پتہ دے
 رہے ہیں۔ ذرا قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھ کر بتائیے جو درج ذیل ہیں
 ذرا قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھ کر بتائیے جو درج ذیل ہیں کہ سمیع و
 بصیر و علم و تصرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے ثابت فرمایا ہے کہ نہیں؟

الرحمن علم القرآن - علم بالقلم - علم الا انشا
 ما لم يعلم - علمك ما لم تكن تعلم - علمه
 شديد القوى - انا خلقنا الانسان من
 نطفة امشاج نبتليه -

اور اگر ثابت فرمایا ہے اور بے شک ثابت فرمایا ہے تو بندوں
 کے لئے علم و اختیار عطا کی حکم قرآن ثابت ہوا۔ اسی لئے ہم مسلمانوں
 کا یہ عقیدہ ہے کہ بندے میں جو صفت ہے وہ اس کی ذات کی طرح
 اللہ تبارک و تعالیٰ کی پیدا کردہ اور اس کی دی ہوئی ہے۔ اور جو
 قرآن کریم بندوں میں اوصاف عطا کی پختہ صاف صاف دے رہا
 رہا ہے وہی قرآن کریم متعدد آیتوں سے یہ تبارک ہے کہ اللہ تبارک
 تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہی سب کو پیدا فرمایا والا اور ایک مدت
 تک باقی رکھنے والا۔ جملانے اور مارنے والا ہے اور اس کا وجود دائرہ
 اس کی صفات کسی کا عطیہ نہیں ہے بلکہ اس کا وجود واجب اور اس
 کی صفات غیر حادث ہیں۔ اسی کو ہم ذاتی سے تعبیر کرتے ہیں تو مقتضی
 صاحب نے اہل سنت اور امام اہل سنت اہل حضرت کے سر ذاتی و عطا
 کی تقسیم کے بابت جو الزام لگایا ہے وہ کھلا بہتان اور صریح افتراء ہے
 کہ نہیں؟

۳۔ یہ جو گزرا ہم اہل سنت کا عقیدہ اور ایمان تھا اب جناب اپنا
 عقیدہ بتائیں کہ آپ اور آپ کے جملہ ہم خیال مقتدا و مقتدی پیشوا

پرو اس ذاتی اور عطا کی تقسیم کے منکر ہو کر ان آیات بنیات کے
 منکر ہوئے کہ نہیں ضرور ہوئے اور جب آپ سب ان آیات بنیات
 کے منکر ہوئے تو یہ بھی بتادیں کہ قرآن کی آیات بنیات کا منکر کون
 ہوتا ہے؟

۴۔ آپ سب لوگ ذاتی اور عطا کی تقسیم پر تو اس قدر برافروختہ
 ہوئے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سمیع و بصیر مہربان
 و قادر حتیٰ متکلم اور علیم و خبیر ہے اور آپ اور ہم سب اس کے بندے
 بھی اس کی عطیے حتیٰ سمیع و بصیر مہربان و قادر متکلم اور علیم و خبیر ہیں
 اب اس تقسیم پر برافروختہ ہونے کا انجام اس کے سوا کیا ہے کہ
 آپ حضرات کے نزدیک بندے اور خدا میں کوئی امتیاز نہیں اس لئے
 کہ آپ حضرات کو ذاتی اور عطا کی تفریق مسلم ہی نہیں یا آپ حضرات
 کے طور پر یہ لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ صفات بخشیں ہی
 نہیں اور یہ آیات بنیات کے انکار اور قرآن کریم سے کفر کے علاوہ
 ہدایت اور مشاہدے کا بھی انکار ہے تو آپ کو ترجمہ تفسیر پر اعتراض
 کے بجائے اپنے وجود اور صفات کا انکار کرنا چاہیئے اور اس دینائے
 ہستی سے الگ اپنی کوئی اور دنیا بسائی چلائیے۔

۵۔ اور اگر ذاتی اور عطا کی تقسیم غیر مسلم مانتے ہوئے اپنی ذات
 و صفات کا اقرار بھی کریں تو کیا اس تقسیم کے انکار سے یہ لازم نہیں
 آتا کہ آپ حضرات اپنی ذوات و صفات کو عطا کرنا چاہتے ہیں؟

جب عطائی نہیں مانتے تو ضرور آپ حضرات کی ذوات و صفات ذاتی ہوں گی۔ کیا یہ اس بدیہی تقسیم سے انکار خدا اور بندے میں امتیاز کو کھونا بلکہ معاذ اللہ خدا کا شریک و سہم بننا ہے کہ نہیں الجھا ہے پاؤں یا رکاز لہ دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

۶۔ اور جب ذاتی اور عطائی کا فرق کھو کر خدا بندہ کا امتیاز رکھا تو توحید و رسالت کی وہ حدود کب قائم رکھیں تو وہ جو لکھا تھا کہ قرآن کریم نے توحید و رسالت کے حدود اتنے مستحکم کر دیئے ہیں۔ (الایخ)

اس اپنے لکھے ہی پر تمھارا ایمان کب ہے۔ کیا یہ اپنے لکھے کو آپ جھٹلانا نہیں؟

۷۔ اور جب ذاتی و عطائی کے فرق کو کھونا خدا و بندے کی تمیز کم کرنا ہے تو یہ تمیز کھو کر بدیہی فرقہ ان آیات کا جو جناب نے ذکر کیا مطلب خط کرتا ہے کہ نہیں اور جماعت اہل سنت ذاتی اور عطائی کا امتیاز قائم کر کے وہ حدود قائم رکھتی ہے جن کا جناب نے شروع مضمون میں ذکر کیا۔ تو یہ کہنا کہ یہ جماعت ان آیات کا سارا زور ختم کر دیتی ہے اپنا الزام دوسروں کے سر رکھنا

ہے کہ نہیں۔ بولو ہے اور ضرور ہے؟

۸۔ ذاتی اور عطائی کے انکار میں آپ لوگ اتنے سرگرم ہیں

کہ عطائی کو بھی شرک بتاتے ہیں چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں۔

وہ پھر خواہیوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت

ان کو خود بخود ہے خواہیوں سمجھے اللہ نے ان کو

ایسی قدرت بخشی ہر طرح کفر ثابت ہوتا ہے۔

ملفوظاً اور جناب نے بھی اس پر شرک کا حکم یہ کہہ کر جڑا ہے کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم کا سراغ مشرکین کے اس لبیک میں ملتا ہے جو وہ پڑھتے تھے مگر یہ تو بتائیے کہ شرک یہ ہے کہ جو شے خدا کے ساتھ خاص ہو اسے غیر خدا کے لئے ثابت کیا جائے اور عطائی وہ ہے جو غیر نے دی ہو۔ تو خدا سے اوپر کون ہے جس نے اسے صفات بخشیں کہ عطائی کو شرک کہنا خدا کے دیر خدا ماننا ہے کہ نہیں اور یہ آپ کا شرک ہے کہ نہیں؟

ذاتی اور عطائی کی تقسیم کی وجہ سے ہم اہل سنت پر اتنا غصہ آپ کو کیوں ہے۔ آپ کے مقتدا مولوی اشرف علی تھانوی بھی اپنے فتوے میں اس جرم کے ترکیب ہیں چنانچہ وہ رقم طراز ہیں۔

جو استعانت و استمداد بالخلق بہ اعتقاد علم و قدرت

مستقل مستمد منہ ہو شرک ہے اور یہ اعتقاد علم و

قدرت غیر مستقل ہو مگر وہ علم و قدرت کسی دلیل

مجموعہ سے ثابت نہ ہو مصیبت ہے اور بر اعتقاد
علم و قدرت غیر مستقل ہو اور وہ علم و قدرت
کسی دلیل سے ثابت ہو جائے نہ ہو خواہ وہ مستند
حتی ہو یا میت ہو۔

فتاویٰ امدادیہ جلد چہارم ص ۹

اسی فتوے میں چند سطروں کے بعد لکھا ہے: ”کہ استمداد
ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے“
مجھے علم و اختیار عطائی کی کیسی کھلی تصریح ہے اور آپ خود
مضمون نگار صاحب اپنی کتاب اہل اللہ کی عظمت علمائے دیوبند
کی نظر میں ”جو خاص الجمعیتہ پریس دہلی میں چھپی ہے اور جمعیتہ
بک ڈیو دہلی سے شائع ہوئی ہے میں رقم طراز ہوں
مومن کی روح خاصکرا دیا ہے حق اور صلوات
امت کی رو میں جہم سے جدائی کے بعد اس عالم مادی
میں تصرف کی قوت رکھتی ہیں اور ان ارواح کا
تصرف قانون الہی کے مطابق ہوتا ہے۔
اور جملہ وہابیہ کے امام و معتمد اسماعیل دہلوی کا یہ اعتراف
بھی ملاحظہ ہو۔

اسی مراتب عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیع ماذون
مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشد۔ صراط مستقیم

اس سلسلہ میں ایک واقعہ عبداللہ خاں نامی مسلم راجپوت بہ
بھی سنتے چلیے۔ جسے آپ ہی کے قاسم العلوم نانوتوی صاحب نے
ذکر کیا ہے اور جو ارواح ثلاثہ میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ انکی حالت
یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں جل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ
فرمایا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلا
دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔

دوسری عبارت نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق
الہی میرٹھی کی یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں۔

”اس زمانے میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
کو حق تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جب کوئی حاضر ہوئے
والا السلام علیکم کہتا ہے تو آپ اس کے ارادے
سے واقف ہو جاتے ہیں نیز مولوی انوار الحسن ہاشمی
”مبشرات دارالعلوم“ کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں۔
”بعض کامل الایمان بزرگوں کو جنکی عمر کا بیشتر حصہ
تزکیہ نفس اور روحانی تربیت میں گذرتا ہے باطنی
اور روحانی حیثیت سے ان کو تمنا نب اللہ یا ملکہ
راسخہ حاصل ہو جاتا ہے کہ خواب یا بیداری میں
ان پر وہ امور خود بخود منکشف ہو جاتے ہیں جو دوسروں
سے پوشیدہ ہیں۔“ (مبشرات ص ۱۲)

نیز مولوی اسماعیل دہلوی صاحب منصب امامت میں اولیاء
اللہ کے عالم کے تصرفات کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
یہاں ان کی عبارت کا اردو ترجمہ پیش ہے جو بریلوی
فتنہ کے مصنفین نے کیا ہے۔

”جیسے بارش کا نازل ہونا اور درختوں کا نشوونما پانا اور
حالات کا پلٹا کھانا۔ بادشاہوں کا اقبال (اچھے دن)
یا دوبارہ برے دن (آنا۔ دولت مند و فقرا مسکین
کے احوال کا بدل جانا اور وبائل کا ہٹ جانا اور ان
جیسے دوسرے تصرفات (بریلوی فتنہ ص ۱۲۲)

نیز دیوبندی خانوادہ کے ایک بزرگ شاہ عبد الرحیم رائے پوری نے
متعلق تھانوی صاحب کا یہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیے۔
مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری کا قلب بڑا ہی کوئی
تھا میں ان کے پاس بیٹھنے سے ڈرتا تھا کہ کہیں میرے محبوب منکشف
ہو جائیں اور مولوی عاشق الہی میری نے ایسی کتاب تذکرۃ الرشید
میں ایک طالب علم کی زبانی مولوی رشید احمد گنگوہی کا بھی یہی حال
نقل کیا ہے کہ حضرت کے سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے
کیونکہ قلب کے وساوس (دوسوے) اختیار میں نہیں اور حضرت ان
پر مطلع ہو جاتے ہیں۔

یہ چند عبارتیں بطور نمونہ یہاں درج ہوئیں۔ اب انھیں دیکھ

کر یہ بتاتے چلتے کہ وہابی دھرم کے مطابق غیر خدا کے لئے علم و اختیار
مان کر تم اور تمھارا پورا طائفہ اسی جرم شرک کا جس کی تہمت سنیوں
کے سر دھرتے ہو مرتکب ہوا کہ نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا تو پھر حضرت
علیہ الرحمہ و صدر الافاضل علیہ الرحمہ پر ہی اس قدر غصہ کیوں ہے۔
تھانوی جی اور دیگر بزرگان دیوبند بالخصوص امام ابو ہامیہ اسماعیل
دہلوی کو بھی وہی سلیقے جو صاحب کنز الایمان و تفسیر نعیمی کے متعلق
کہہ رہے ہیں۔ اور شرک کا وہ الزام پورے طائفہ وہابیہ کو دیکھے
جو اہل سنت کو دے رہے ہیں یا آپ حضرات وہابیہ کو خدائی سند ملی
ہے کہ شرک کریں پھر بھی مسلمان ہیں۔

۸۔ اور جناب نے جو یہ لکھا ہے کہ الاعراف میں قرآن کریم نے علم و
اختیار کے مسئلہ پر بھرپور روشنی ڈالی اور وہاں خانصاحب بریلوی
اور ان کے شاگرد رشید عشی دونوں چکر میں آگئے تو ہمیں بتائیے وہ چکر
کیا ہے اور آپ سب بھی اسی چکر میں پھنسنے میں کہ نہیں۔ پھر اس چکر
سے نکل کر تو دکھائیے۔

۹۔ آگے ترجمہ و تفسیر کو نقل کر کے آپ رقم طراز ہیں مطلب یہ ہوا
کہ علم و اختیار ذاتی کی نفی کی گئی ہے عطائی کی نفی نہیں کی گئی ہے شرک
یہی مطلب ہے اور اسی سے وہ حدود قائم رہتے ہیں جن کا ذکر جناب
نے شروع مضمون میں کیا ہے اور یہ بھی جناب کے معتمد و مستند
حکیم الامت و امام ابو ہامیہ اور خود جناب کی اور آپ کے دیگر اصحاب

کی عبارتوں سے ظاہر ہے اور اس پر معترض ہونا اپنے ائمہ و اصحاب
بلکہ خود کو جھٹلانا اور خدا و بندہ کی تمیز ٹھوکر بے ایمان ہونا ہے

۱۰۔ اور یہ جو لکھا کہ لیکن جب عطائی خواہ گئی ہو اور عطائی قدرت
سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا تو ایسے
علم و اختیار کی حیثیت کیا ہوئی۔ نیز چند سطور کے بعد لکھا کہ "لیکن
جب یہ علم و اختیار آپ کو تکلیفوں سے محفوظ نہ رکھ سکا تو پھر اس کا
حاصل کیا۔ جی یہ کون کہتا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نفع و ضرر کی قدرت
منتقل حاصل ہے۔ اور عطلے الہی سوا انسان تو انسان نباتات و جمادات
میں بھی نفع و ضرر کا وصف موجود ہے۔ روزمرہ کا محاورہ ہے کہ کہتے
ہیں کہ فلاں دوا یا غذا نے نفع دیا فلاں نے نقصان پہونچایا تو جسے
خدا نے علم و اختیار بخشا ہو کیا معتبر ہے کہ اس علم و اختیار پر نفع و ضرر کے
ثمرات مرتب فرمائے اور صاحب علم و اختیار سے وہی نفع و ضرر ظاہر
ہیں جو اللہ چاہے۔ مگر آپ نے شاید یہ سمجھا ہے کہ اللہ نہ چاہے
ثمرات اور نفع و ضرر بندے سے ظاہر ہو چھٹی اس کے علم و اختیار کی
حیثیت ظاہر ہوگی۔ والعیاذ باللہ

۱۱۔ اور اگر ایسے علم و اختیار کی کوئی حیثیت نہیں تو یہی سوال جناب
اپنے امام و حکیم الامت اور دیگر اصحاب بلکہ خود اپنے آپ کے کچھ کے لیا
علم و اختیار آپ حضرات اپنے بزرگوں کے لئے کیوں ثابت کرتے ہیں؟
۱۲۔ اگے یہ جو لکھا ہے کہ یہ قرآن کریم کا استدلالی معجزہ ہے کہ حاشیہ

نویں صاحب قبلہ اس میں پھنس کر رہ گئے ہیں جی ہاں۔ کیوں اور
کیسے؟ اور کہیں آپ بھی اس جال میں پھنسے ہیں کہ نہیں۔ بے شک
پھنسے ہیں چنانچہ ظاہر ہے اور پڑ گا۔

۱۳۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ قرآن کریم میں خدا صاحب نے جگہ جگہ ذاتی اور
خود کے الفاظ بڑھائے ہیں وہ سب بے معنی نظر آنے لگے۔ جی ہاں
اسی لئے نہ کی جناب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا علم و تصرف ذاتی نہیں بلکہ
معاذ اللہ عطائی ہے۔ والعیاذ باللہ نقلے۔ اور یہ اس لئے کہ ذاتی
اور عطائی کے درمیان کوئی دوسری چیز واسطہ نہیں تو جب ذاتی وجود
کے الفاظ آپ کو ناممکن تو ضرور اوصاف خداوندی جناب کے نزدیک
عطائی ہوں گے اور اس کے برعکس آپ کے حضرات کے اوصاف
ذاتی ہوں گے اور جب آپ کے اوصاف ذاتی اور خدا کے عطائی
ٹھہریں گے تو معاذ اللہ آپ خدا اور خداوند قدوس معاذ اللہ بندہ
ٹھہرے گا۔ اب کہئے کہ وہ شرک کا جال جو سنیوں کے لئے پھیلا یا
آپ لوگ کیسے خود اس میں پھنس کر رہ گئے؟

۱۴۔ اور جناب نے یہ جو لکھا کہ حقیقت ہے کہ خداوند عالم نے اپنی
صفات علم قدرت اختیار رحم و کرم رزاقی و کار سازی میں کسی
مخلوق کو شریک نہیں کیا جی یہی صفات کیا اللہ تعالیٰ کا کسی صفت
میں کوئی شریک نہیں۔ ایک صفت وجود ہی کو لے لیجئے اس میں کون
اللہ تعالیٰ کا شریک ہے کہ وہ واجب الوجود ازلی ابدی اور ہم حادث

فانی مگر اس کا مطلب کیا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی صفت عطا ہی نہ کی تو ہم پہلے بھی کہہ چکے اور اب بھی کہتے ہیں کہ آپ حضرات اپنے وجود ہی کا انکار کر ڈالئے۔

۱۵۔ اور اگر یہی ٹہرائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی صفت نہیں بخشی تو ان آیات کا جن میں اللہ تعالیٰ نے ان اور سید الانس و جن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم و سمع و بصر ثابت کیا جن میں سے کچھ ذکر ہو میں ان کا جناب کے نزدیک کیا جواب ہے؟ اگر ان آیات پر ایمان ہے تو انہیں محل بتائیے اور اگر ایمان نہیں اور عطائی کے انکار کا بے شک یہی انجام ہے تو ہم اہل سنت کو شرک بنانے کے بجائے اپنے ایمان کی فکر کیجئے۔

۱۶۔ اور یہ بھی بتائیے کہ آپ نے کیونکر اولیاء و صلی بلکہ ہر مومن کے لئے بعد وفات عالم میں تصرف کی قوت مان لی اور آپ کے مقتدایان دہلوی و تھانوی نے کیونکر بندوں کے لئے علم و قدرت اور تصرفات کو اپنی مان لئے حالانکہ یہ آپ کے دھرم میں شرک ہے جیسا کہ آپ کی یہ عبارت دخیرہ صاف بول رہی ہے اور امام الطائفہ پہلے کہہ چکے تھے "پھر خواہ بول سبھے کہ ان کاموں کی" "الآخر" اب بولئے کہ ان دوسری بولیوں میں کون سی بولی ایمانی ہے اور کون سی کفری اور آپ حضرات کا ایمان کس پر ہے۔

۱۷۔ اور اگر علم و اختیار عطائی پر ایمان لائیں تو اس کے سوا کیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کا علم و تصرف ذاتی ہے اور مخلوق کا عطائی اسی سے سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ کا ترجمہ فرمایا۔ "کہ تم فرماؤ کہ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت سی بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچی۔ میں تو یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

اور ترجمہ کے لفظ مگر جو اللہ چاہے پر غور کیجئے تو خود اسی آیت میں بندے سے ذاتی کی نفی اور اس کے لئے عطائی کا اثبات موجود ہے اور لا الہ الا اللہ کا ترجمہ میں اپنے بھلے برے کا خود مختار نہیں بعینہ اس لفظی ترجمہ ہے جو باجوادہ بھی تو کہ آیت کو یہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف نفع و ضرر پر قابو پانے کی اسناد حقیقی ہونے کی نفی ہے۔ اور اسناد مجازی کی نفی نہیں بلکہ وہ الا ما شاء اللہ مگر جو اللہ چاہے سے ثابت ہے تو مطلب یہی ہوا کہ میں خود نفع و ضرر پر قابو نہیں رکھتا بلکہ مشیت الہی و عطائے الہی سے قابو رکھتا ہوں تو سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا خود مختار فرمانا اپنی جانب سے کوئی بڑھانہ ہے یا آیت کو میری توضیح اور دوری آیات جن میں صاف صاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم و تصرف ثابت کیا گیا ہے ان سے وہم و غم معارضہ کو دور کرتا ہے

ہاں بیشک عکسی تصور پھینکنا یا پھرانانا جائز ہے

مآلہ نامہ "المیزان" کے استفتاء کا محقق جوا

(قسط ۲)

(حضرت علامہ اختر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی سیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام بریلی)

حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں مصوّر پر دو ہوتا تھا
تصور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو آپ نے
اس کو بھاڑ کر تکیہ یاد دہانے کے لیے اور حضرت عائشہ نے
وہم نے ان تکیوں کو استعمال فرمایا اور وہ بھی حدیث
میں ہے کہ حضرت عائشہ نے مصوّر پر دو ہوتا تھا اور
حضرت عائشہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے اور
ٹیک لگانے کے لیے ایک تکیہ خرید لیا تھا جو حضرت عائشہ
علیہ وسلم نے اسے بھاڑ کر دور از سر پر رکھنے سے منع فرمایا
وہاں نہ ہوئے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے
اس تکیہ کو استعمال نہ فرمایا۔ اس سے تعارض کو دور کرنے کے
لیے حافظ ابن حجر نے چند وجوہ تطبیق ذکر فرمائیں۔ اول یہ کہ
ایک یہ ہے جس کی طرف مصنف یعنی بخاری نے اشارہ فرمایا
کہ یہاں تصور کے تکرار سے لازم نہیں کہ تصویر پر بیٹھا
دعا کرے تو ممکن ہے کہ وہ تکیہ استعمال کرے اور جس میں مصنف
نہیں فرمایا ہے کہ بیٹھے اور ٹیک لگانے کے لیے کا اتفاق
اسے فرمایا کہ یہ بعید ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ

اگر اس صورت میں یہ پہلی روایت دوسری روایت سے
متاخرہ ہوگی تو اب اگر یہ مان بھی لیں کہ اس حدیث سے جس
میں کٹر اچھاڑنے کا ذکر ہے جواز و رخصت تصویر ذی روح
کی مفہوم ہوتی ہے تو یہ رخصت حضرت عائشہ کی اس روایت
متاخرہ سے منسوخ ہو جائے گی جس میں وار و ہوا کہ اس طرح
فرشتے نہیں کہتے جس میں کہتا یا تصور ہوا اور اس طور پر بھی
علماء کا دعویٰ ہے کہ حجیم متاخر و تلخ ہے اور رخصت نہایت
ہے آیت ہے اور استفسار کا دعویٰ کہ اس روایت رخصت
عموم حرمت کی تخصیص یا ناسخ نہیں ہے بلکہ یہ روایت
جو استفسار کو منسوخ کر دے کہ یہ اس کے تصور و رخصت کا
واقعہ آغاز اسلام میں تھا حرمت کی اتحادیت رخصت کی
ناسخ ہے۔ یہ بحث داؤدی کی اسے لیکن عامہ محدثین
ابن حجر اور ابن التین نے اس کی تردید کی ہے۔ تاہم واقعہ
سے بایں معنی کہ ابن حجر اور ابن التین نے صحت نسخ سے مطلقاً
انکار نہیں کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ صحیح بخاری میں وہ حدیث
حضرت عائشہ سے ترویج ہوئی جو بطریق ائرنہ

★ **نشانہ**۔ آئینہ میں فرنٹ دلو (سامنے کا منظر) پیکار کی پورا آئینہ
 ہے اور دی شیشہ پر الیا چینی ہوتا بلکہ کسی شے کو قریب کر کے
 دکھانے میں تو وہی شے نظر آتی ہے دوسری نظر میں آتی اور جب
 پورا منظر دکھاتے ہیں تو وہ دور سے نظر آتا ہے اور اس کے بعد کہو کہ
 (۱) اگر ناظر اپنے اور قریب میں قریب لائے ہیں اور قریب میں لائق
 قریب آتی اور دور میں دور کو جاتی نظر آتی ہے اور قریب دور کے منظر
 کیلئے ہیں نشانہ درکار ہو رہے ہیں (۲) لاٹک نشانہ
 (دور کی منظر لکھی) (۳) میڈیم نشانہ (درمیانی منظر لکھی)
 (۴) کلر نشانہ (دور قریب کی منظر لکھی) اور کچھ والے
 مدغم ہوا کہ کچھ الیا چینی ہوتا ہے کہ ایک ہی شے کی ایک وقت
 دو اقدار میں نظر آتی ہیں ایک شیشہ پر نظر آتی رہتی ہے دوسری
 نظر آتی ہے اور تمام امور سے ظاہر ہے کہ کسی وی گائیڈ آئینہ ہوتا ہے
 اور اس پر جو نظر آتا ہے وہ عکس آئینہ میں بلکہ حقیقی لغو ہوتا ہے جو
 محض سطح پر کمرے سے ہوتی ہے اور دی کے شیشہ پر نمایاں کر کے
 دکھائی جاتی ہے۔ تاہم اور جب دی کے شیشہ پر لغو ہوتا کو
 دکھانا ممکن ہے کہ اسے قریب کر کے دکھائیں یا اللہ اور دور کر کے
 دکھائیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان لغو ہوتا کی شیشہ پر نمائش
 انسان کے بسی میں ہے جب تک وہ چاہتا ہے لغو ہوتا شیشہ میں نظر آتی
 ہے اور تاہم رہتی ہے جب چاہتا ہے تو نہ ہوتا ہے
 چاہتا ہے چاہتا ہے

باب ششم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ————— سلمان رشدی کی بکواس و ہفوات
- ☆ ————— امت مسلمہ کی بروقت رہنمائی
- ☆ ————— مسند افتاء بریلی کا آغاز اور پہلا فتویٰ
- ☆ ————— دعوت اسلامی و جماعت اہل حدیث پر حکم

اسلام اور بانی اسلام حضور اقدس نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ایک زمانہ سے فرعونی طاغوتی طاقتیں سازشیں رچتی رہی ہیں۔ مگر حق نے ہمیشہ باطل طاقتوں پر فتح و کامرانی حاصل کی ہے۔ نام نہاد مسلمان اس طرح کے عزائم کی تکمیل کے لئے آلہ کار بنتے رہے ہیں، انہیں میں ایک نام مسلمان رشدی کا بھی ہے، سلمان رشدی کشمیری برہمن کی اولاد ہے۔ اس کی ماں زہرہ بٹ چند دنوں علی گڑھ رہ کر عیسائی سے معشوقی کرتے ہوئے انگلینڈ میں جا بسی، وہیں عیسائی اسکولوں میں تعلیم و تربیت پائی، جس کے نتیجے میں اس کا ذہن و دماغ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہرا لگنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ ۱۹۸۸ء میں اس نے ”شیطانی آیات“ کے نام سے کتاب لکھی، جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اہل بیت اطہار، بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان ارفع و اعلیٰ میں گستاخیاں کیں۔ کتاب کے منظر عام پر آتے ہی عالم اسلام خاص طور سے ہندوستان میں کھرام مچ گیا۔ ہمدرد ملت مولانا الحاج محمد سعید نوری سکر بیڑی و بانی رضا اکیڈمی نے حضرت تاج الشریعہ سے اس کا حکم شرعی دریافت کیا، حضرت ان دنوں بمبئی کے تبلیغی سفر پر تھے۔ اس کی شرعی و قانونی حیثیت متعین کر کے ذرائع ابلاغ میں حضرت کے تحریر کردہ فتویٰ کو جاری کر دیا گیا۔ اردو اخبارات نے خوب تشہیر کی اور پہلے صفحہ پر جگہ دی، حضرت تاج الشریعہ نے سلمان رشدی کو اسلام سے خارج، کافر و مرتد قرار دیا۔ حضرت کے فتویٰ کی اشاعت کے بعد تائید کرتے ہوئے ایرانی قائد آیت اللہ خمینی نے سلمان رشدی کو قتل کرنے والے شخص کو انعام دینے کا اعلان کیا۔ علماء اہل سنت کے ایک وفد نے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی سے ملاقات کر کے ہندوستان میں کتاب پر پابندی لگانے کا مطالباتی میمورنڈم دیا، جس کو مسٹر راجیو گاندھی نے عملی جامہ پہنایا، بعدہ مسٹر اٹل بھاری واجپئی کی وزارت عظمیٰ نے اس عائد پابندی کو ختم کر دیا تھا۔

حضرت تاج الشریعہ کو فتویٰ نویسی خاندانی ورثہ میں ملی ہے، آپ کے جدا مجد مجاہد جنگ آزادی مفتی رضا علی خاں بریلوی نے ۱۲۶۶ھ/۱۸۳۱ء میں بریلی کی سرزمین پر ”مسند افتاء“ کی بنیاد ڈالی، وہ سلسلہ آپ تک پہنچا، آج بھی بحسن و خوبی، فتویٰ نویسی کی خدمت جلیلہ کو انجام دیتے ہوئے مسند افتاء کو رونق بخشے ہوئے ہیں۔ حضرت نے سب سے پہلا فتویٰ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء میں لکھا تھا، ابتداً حضرت کے فتاویٰ ”ماہنامہ اعلیٰ حضرت“ و ”ماہنامہ نوری کرن“ میں شائع ہوئے تھے، حضرت مفتی اعظم قدس سرہ اور بحر العلوم مفتی سید افضل حسین موگیلری کی صحبت کیسے اثر نے کہنہ مشق مفتی و مدرس بنادیا۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں شائع شدہ ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۲ء کے فتویٰ کا عکس پیش کیا گیا ہے، بوندی (راجستھان) کا مشہور شہر ہے، جہاں مولانا عبد الغفور چمن قادری نے علمی و دینی خدمات انجام دی ہیں۔ چند شریکین عناصر ان کے خلاف ہو گئے، ہائی کورٹ اور حکومت ہند کے وزارت تک مسئلہ پہنچا۔ قائدین اہل سنت اور ایک مرکزی وزیر حکومت ہند نے بھی حضرت کی طرف رجوع کرنے کے لئے کہا پھر قضیہ پیش کیا گیا، حضرت نے تمام اپیلیں و شکایات کو منکر مولانا چمن قادری کے حق میں فیصلہ نامہ جاری کر دیا، جس سے اہل سنت و الجماعت کو قوت و طاقت ملی اور حاسدین خائب و خاسر ہو گئے۔

۱۴۰۷ھ کو ملک کے دانشوران کے درمیان علمی بحث کا موضوع سخن تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟ حضرت نے ایک تفصیلی مضمون لکھ کر بتا دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ”تارخ“ ہے نہ کہ ”آرز“۔ مولانا محمد الیاس قادری کی سربراہی میں چلنے والی ”دعوت اسلامی“ کے بارے میں حاجی محمد غوث خاں حامدی پرتاپوری کے سوال کا جواب بھی شامل ہے۔ ۱۹۹۳ء میں جماعت اہل حدیث (غیر مقلدین) نے ”مجلس واحد میں دی گئی تین طلاق ایک مانی جائیگی“ کا خوب شور و شر اہم مچایا۔ حضرت نے مسلمانوں کے درمیان مسئلہ شرعیہ کی نوعیت واضح کرنے کے لئے فوراً ایک اخباری بیان جاری کر کے شرعی حکم بیان کر دیا کہ ”مجلس واحد میں دی گئی تین طلاق تین ہی مانی جائیں گی، اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔“ اردو ہندی اخبارات نے پہلے صفحہ پر شائع کیا۔

شادی آقاوی کیا ہے! ہجرت
میرا ہے کہ کامان ملے کہ میرا ہے اس کے لئے
میں نے جو انی اسی کے لئے مراد ہے اور اس لئے
ہمدرد مطرب
اور اس میں ہے اس لئے اس لئے

50 P 5

مقامی: 88-11-11

۱۹۸۸ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

سہری لنگامیں بہت سست تھیں
 شہریت کے حقوق حاصل ہو گئے
 کوئی بڑا اور سہری لنگا کی بارہوش نہ دیکھا
 قانون منظر کے محرم نام بہت عرصہ سست تھے
 خزانہ خاندانوں کو لنگا کی شہریت دینے کا فیصلہ
 ہوا ہے۔ جیسا کہ شہریت کا سسٹم ایک قوم سے
 لگتا ہے یا بڑا ہوا ہے۔ اس قانون کا لگانا
 تقریباً دو لاکھ ساڑھے اسی ہزار شہریت تھے خزانہ
 خاندانوں کو دینے کا۔ اور انہی وہ تمام حقوق
 لگاتار حاصل ہو جائیں گے جو سہری لنگا کے
 دوسرے شہریوں کو حاصل ہے۔

عرفات کے دورہ امریکہ
میں رختہ اندازی کی کوشش

اتوار منہ سجدہ ، اور فرسوسہ امریکی اس بات کہ
شخص کو گناہ کا نطفہ یعنی غلطی سے آزاد کیا گیا اور
از باسر عزات کے دورہ امریکی میں رہنے لگے۔
کو شستہ کیا۔ یہ کہ وہ اتوار منہ سجدہ کا ایک نطفہ
وہاں کو خطاب کر سکیں۔ اس بات کا اصرار ہے
فرخندہ جارج شلٹن نے ایک خط میں کیا ہے۔
فرخندہ نے کہا کہ میں اس بات کو اس قدر خوش
نہا کہ عرفات کے ایک کارلڈہ کو سکیں۔ اس فرخندہ
اشارہ اس وقت واجب امر کیا کہ فرخندہ نے
فرخندہ نے اس خط میں فرخندہ کو فرخندہ کے
فرخندہ کو فرخندہ کے فرخندہ کو فرخندہ کے
فرخندہ کو فرخندہ کے فرخندہ کو فرخندہ کے
فرخندہ کو فرخندہ کے فرخندہ کو فرخندہ کے
فرخندہ کو فرخندہ کے فرخندہ کو فرخندہ کے

سلمان رشدی اپنی کتاب "آیت شیطانی" کے سبب خارج از اسلام
(جانشین حضور مفتی اعظم علامہ اختر رحمان بریلی شریف)

میں اللہ فرمادیا کہ یہ کلمہ ہے : یا اے اللہ! میری عظیم کمزوریوں کو بخش دے۔
مفتی اعظم حضرت علامہ دین محمد رضا خان صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ : ہر شیخ نے اپنے جہد کمال اور اپنی
سے مسلمانوں پر رشیدی کتب کا بیشتر شیطانی اور پرستشیا کو کیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں علماء
شریعہ و فضلاء کہ گوشت کھانے کے ایک مسلمان رشیدی ناجائز شخص نے اپنی کتاب شیطانی
حضرت سید عالم رحمہ علیہ اللہ علیہ کے شانہ و والا میں توہین آمیز کلمات اور سزاوارتہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سید الانام کے سیزہ جرحیہ میں این علیہ السلام کی شان میں رباہت
استعمال کی اور بار بار کہہ چکے ہیں کہ قرآن آیات کو شیطانی کہتا ہے۔ لہذا
اس کے مصنف و ناشر اور حمایت کرنے والوں کے بارے میں اسلام و اسلام سے
(محمد سید زکریا، مسکن شریف - رضا الیڈی بی بی علیہ السلام)

الحاج : - کتاب کے مصنف کا علم خود نام کتاب سے ظاہر ہے۔ قرآن آیات کو
شیطانی کہنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ صالح کتاب علی اللہ علیہ السلام کی شان میں
گستاخی کرنے والا احمقاں کا فرقہ ہے۔ اور اہم بات تو یہ کہ میں کہتا ہوں کہ ہر مسلمان
کتاب علی اللہ علیہ السلام کی امانت کو مستثنیٰ ہے۔ لہذا یہ جو کچھ علماء کو کہتے ہیں۔ اور جو جرحیہ میں
کی شان میں گستاخی کرنا بھی قطعاً کفر ہے۔ کتاب اللہ کو کلاما معنیف ان وجوہ سے۔ یہاں تک کہ
کا فرقہ ہے۔ اور اس کتاب کے معنیوں کو مقرر کرنے والا بھی اچھی طرح مسلمان نہیں۔ وہ ناشر یا
یا کوئی اور۔ واللہ شافی اعلم۔ (فیروز خان صاحب قادری انصاری)

۱۰۰
میر و حانی پیشوا کے جانشین کا غلام

نچیریائی حکومت اور مسلمانوں میں نہاد

[illegible][illegible]

باب الاستفتاء

مولانا

اختر رضا خاں ازہری

۷۸۶
۹۶

کرمی معظمی - السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

استفتاء :- کیا فرماتے ہیں شیخ متین کہ خادم عالی جناب سیدنا مولانا و مرشدنا الحاج شہ سید مصباح الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے۔ خادم کے پیرو مرشد کی شان میں مندرجہ ذیل ان کا نتیجہ شکر سن کر ایک شخص نے گستاخی میں یہ کلمات ادا کئے "یہ کھلم کھلا شرک ہے" اگر بیوقوف کے دھماکے ہوں تو اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ بخشش ہو کہ نہ ہو " اور خادم سے تجدید بیعت حاصل کرنے کے لئے کہا۔ اور مزید دوسرے موقع پر یہ بھی کہا کہ اس مشرک کی بناء پر وہ انھیں سید زادہ نہیں مانتا خانانکہ یہ شخص "رسالہ ملفوظ مصابیح القلوب" کچھچھوہند شریف کا مہینوں پہلے ہی مطالعہ بھی کر چکا تھا جس میں میرے پیر اور دادا پیر مرشد حضرت سیدنا شاہ عبدالصمد مودودی۔ چشتی۔ نظامی۔ مخزی۔ بلعانی۔ حاتھی۔ ابدال قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ کے کل حالات معہ مادی پدروی۔ اور طریقت کے شعبے خارج ہیں شکر بخبر ۵

جان و ایمان و اصل ایمانم سجدہ سوئے تو یا رسول اللہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خادم نے حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مندرجہ ذیل شعر جو مہنامہ نوری اکبرن سیر علی شریف سے کتب منہ ۱۱۰۰ نمبر ۱۹۸۵ م معہ ترجمہ غازی جناب اقبان احمد نوری مدظلہ کے شاہ ہوا اور اب "شکر" استقامت میں کتبہ سے شایع ہوا ہے

بیش نیازہ شعر نمبر ۱۰

نہ سے جمال تو قبلہ جان حرم کوئے تو کعبہ دل
جان بھی نہ تا الیک شجوا و ان سیدنا الیک

(ترجمہ) یا حبیب اللہ آپ کا خاں انور قبلہ جان ہے۔ آپ کا کوئے حرم کعبہ دل ہے۔ تم اگر آقا سجدہ کر گئے تو آجی طہت اور اگر سخی کریں گے تو آپ کی طرف

جون ۱۹۷۹ء

اس شخص نے شمر نمبر (۲) کے ترجمہ کو بھی غلط بتلایا اور لیا لفظ کرینگے کا استعمال دونوں جگہ اوپر والے ترجمہ میں غلط ہے بلکہ "کرتے" ترجمہ ہونا چاہیے۔

یہ صاحب پیش امام بھی ہیں۔ مرید بھی ہیں اور اپنے کو سنی حنفی بھی کہتے ہیں کیا خادم مندرجہ بالا حالات میں اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟

اور کیا شہر وں میں شرعی نقص ہے؟

کیا مندرجہ بالا کلمات اولیاء اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہیں، نہیں؟

شمر نمبر (۲) کا ترجمہ جو "لوری کرن اور استقامت" نے شایع کیا وہ صحیح و درست ہے یا جو اعتراض اس شخص نے کیا ہے وہ ٹھیک ہے؟

خادم کو تجدید بیعت کرنی چاہیے یا یہ شخص تجدید ایمان۔ بیعت و نکاح کرے؟ جب کہ شان اولیاء اللہ تعالیٰ قرآن عظیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

(۱) پارہ نمبر - بقدر وں - رکوع نمبر - سورہ یونس

الآیۃ اولیاء اللہ (الایۃ)

۱۲۱ شکوہ شریف مس ۱۹۷۷ اور صحیح البخاری شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آمانے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ۔

جس نے میرے ولی سے عداوت کی اس شخص کو میری طرف سے اعلان جنگ۔ ویزہ ویزہ استدعا ہے کہ جواب سے مطلع فرمادیں اور جملہ مسائل کو اپنے رسالہ اعلیٰ حضرت میں شایع فرما کر شکور فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

والسلام علیکم

خادم
محمد ضمیر مصباحی

(Mohammad, Zamir Misbahi)

A. S. I. (Police), 42/5,

15th Battalion, P. A. C. Tagganj, Agre U.P.
(8-10-78)

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

کیا فرمانے میں علمائے دین شرع متین کہ زید ایک مسجد کا از خود متولی۔ امام۔ ہے۔ وہ اور اس کے نائب
والے نفل سے مسجد کو اپنی میراث ہی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کی غیبت کرتے ہیں۔ اس مسجد میں اکثر و بیشتر بعد نماز
خبر ہونے والے اپنی کام کو جس میں کلمہ۔ نماز۔ وضو۔ غسل۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اخلاقیات وغیرہ دین کے حبلہ مسائل
و فضائل شامل ہیں کو یہ ٹکڑے روک دیا ہے کہ وہ وعظ و تفریر ہے جو بوقت میں صرف دودن ہونی چاہیے۔ امام کے نائب
کے کچھ لوگ اور ایک لڑکا مسجد میں ہنسی۔ تھٹھا۔ شور اور دھکے بازی بھی کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں
مسائل کے بیان کرتے ہو ہی امام نے دودن کی بندش لگائی۔ جب ان سے کہا گیا کہ حدیث شریف کے مطابق
تعلیم روز ہو سکتی ہے تو بھی وہ اس پر رضی نہیں ہوا۔ بلکہ غیبت کی۔ یہی امام مسجد اور مدرسہ کے لئے
یونہیوں اور جماعت تبلیغی والوں سے چندہ بھی لیتا ہے اور کتاب ہے کہ سنیوں سے چندہ دینے میں وہ بال
جماعت ہی ہنستے ہیں۔ یہ امام صاحب خود کو مرخص بھی بتاتے ہیں اور رمضان المبارک کے روزے بالکل نہیں
رکھتے۔ ان کے گھر میں ریڈیو برلمی گانے سنئے جاتے ہیں۔ جس کی آواز مسجد تک آتی ہے۔ اور ان دعوت طوام میں
بھی شریک ہوتے ہیں جن میں لاڈل اسپیکر برلمی گانے بھی بجتے ہیں
استدعا ہے کہ اس بابے میں مفصل حبلہ مسائل کو اپنے رسالہ اعلیٰ میں شایع فرمائیں اور جواب سے سائل کو
مستفید فرمادیں عین نوازش ہوگی۔

خادم

محمد ضمیر مصباحی

Mohammad Zamir, ASI. (Police) 42/5

XV BN P.A.C, Tajganj, Agra.

۱۱۵ (۱) و تبریک صدق سوالی صورت واقعہ

۴۸۶ (۲) الجواب: متولی مذکور حیکے یہ تمام افعال شیعہ درج سوال ہوئے سخت فاسق ہے اور فاسق
کو متولی رہنا جائز نہیں

در مختار میں ہے و نیز جو یا بر ناز یہ لو اوقات فیترہ بالادنی در غیر مامون اودعا جزا اودھریہ فسق ائم
اور اسکی امامت بھی ملوہ ہے اور اقتدا بھی گناہ اود نماز واجب الاعادہ سے غنیہ میں سے نوافل موا
فاسق یا ثمنوں در مختار میں ہے کل صلاۃ ادب مخ کراہۃ الحریکم تجب اعادتها واللہ تعالیٰ اعلم

(مہر)

صحیح الجواب والموتی قاعلم
قاضی محمد عبد الرحیم نسیمی غفرلہ العوی
والا قار منظر اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

جون ۱۹۷۹ء

الجواب - شر مذکور میں سجدہ حقیقی سرگرد مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ غیر خدا کے لئے سجدہ یہ نیت عبادت کفر و شرک ہے اور یہ نیت تنظیم سجاری شرع میں حرام ہے۔ اس کا مرتکب کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا مگر مشرک نہ ہوگا۔ شخص مذکور نے اپنی حیالت سے یا تو سجدہ کو سجدہ عبادت سمجھ لیا اور مولانا علیہ الرحمہ پر علم شرک جبر دیا یا سجدہ تنظیمی ہی کو یہ تقلید و عبا یہ شرک جانا اور سجدہ سے مجر و تنظیم مراد ہونا اس کے خیال میں نہ آیا حالانکہ عرف میں سجدہ سے بھی مجر و تنظیم ہی مراد ہوتی ہے۔ شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں ایک لڑکے اولیاء کے متعلق فرماتے ہیں "سجدہ خلایق لستہ اند" اب کیا شاہ صاحب کو شرک کہا جائیگا۔؟ نہیں اور یہی وجہ ہر شخص موافق و مخالف بیان کرے گا کہ یہاں مجازی معنی مراد ہیں۔ اور جب یہاں شاہ صاحب کی عبادت میں مجازی معنی مراد ہوئے تو اس شرک حقیقت مراد کا علم کیسے ہو گیا مگر یہ ہے کہ وہاں یہ بڑی بہت دھرم قوم ہے جو بات دوسروں کے لئے شرک دہی بات ابھر کر لے عین ایمان ہو جاتی ہے۔ پھر بالوضو اگر حقیقی معنی ہی مراد تو محض اتنی بات پر علم شرک کیسے دیدیا۔ پھر سجدہ تنظیمی اور تعدی، پہلا حرام ہے دوسرا شرک اسے پہلا تنگ کر یہ دوسرا سب سے زیادہ گریہ و ہا یہ کہ شرک کرنا ہی مجر و تنظیم ہے۔ کہاں ان مسمومین کے لئے بول اور کہاں ہمارے علماء اہل سنت احتیاط کہ فرماتے ہیں لا یفتی بلفہر مسلم آملین عمل کا الہ او فہل علی محل حسن او کان فی لہو خلاف "یعنی سر۔" تو محل حسن پر رکنا جب تک ممکن ہو یا اسے لفرس خلاف ہوا کے لفر کا فتویٰ نہ دیا جائے گا۔ پھر شرک۔" علم اور اسیر یہ نہالہ اگر فقہر تو یہ کدو حال ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے جانے کہ بخش ہو یا نہ ہو۔" طرہ عجیب۔" شرک حاکم عاتقہ مراد پر ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہے جیسے تختہ ہے چائے حد سے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یفر ان یشرک بہ الا یہ اللہ شرک لومعات نہ فرمائیگا۔ یہ کہ شرک اور عقیدہ ضروریہ دینیم کا انکار ہے جو کفر ہے اور اس قول سے اس پر کو یہ متحدہ ایثار سے اور ہوی لفتا ہو تو تجدید کا حکم ہی لازم ہے اور تجدید بدعت بھی اسی کو چاہیے۔ ترجمہ دونوں طرح درست ہے۔ ترجموں پر صحیح دے عبا یہ کہ ہم اگر سجدہ کر بیٹھا یا ہم اگر سجدہ کر لے شطیہ ہے جو مستلزم وقوع نہیں۔ تعالیٰ اعلم

فی رحمہ اختر رضا خاں ازہری عادی غفرلہ

۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح و صواب والمجیب مصیب و شاہ المولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی دارالافتاء منظر اسلام پری

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

(مہر)

(مہر)

باب الاستفتا

مدینہ منورہ سے آئے ہوئے دس سوالوں کے جوابات

علامہ قاضی عبد الرحیم صاحب دستوی مولانا محمد اختر رضا خاں ازہری
حار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع
تین بیچ دران مسائل کہ :-

(۱) مقیم مدینہ المنورہ بغیر احرام کے تجارت کی
رضے یا نماز جمعہ یا صرف طواف کرنے کی نیت سے
کہ شریف جاسکتا ہے ؟

الجواب :- بغیر احرام کے اسے جانا جائز نہیں ہے

در مختار میں ہے ۔ و حریم تاخیو الاحرام عتقا

من احوال فاتی قصد دخول مکہ یعنی الحرام دلو

لحاجۃ غیو الحج ۔ رد المحتار میں ہے ۔ (تو لغیو الحج) بکجورد

وۃ والترہۃ او التجارۃ فتح واللہ تعالیٰ اعلم

ایضاً ۔ مذہبہ بالہ مسئلہ میں مقیم حجۃ کے لئے کیا حکم ہوگا ؟

الجواب :- وہی حکم ہے جو اوپر گزرا واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بچوں کو جو پلاسٹک اور کپڑے کا تیا ہوا ٹنگوٹ

(Pamper) بندھا ہوتا ہے کہ جس کی دھبے پیشاب

وغیرہ باہر نہیں آئے اس صورت میں بچہ کا پاک یا ناپاک
ہونا معلوم نہیں ہوتا ۔ ایسی حالت میں بچہ کو گود میں لیکر

طواف کیا تو کیا مسئلہ ہوگا ؟

الجواب :- جب تک نجس ہونا معلوم نہ ہو کوئی

کراہت نہیں ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ایضاً :- اگر طواف کے بعد کھول کر دیکھا گیا کہ ٹنگوٹ

ناپاک ہو چکا ہے تو طواف کا کیا حکم ہوگا ؟

الجواب :- فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ نجس کپڑے

میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں ۔ حیث قال

طواف الزیارة و فی توبہ بخاسۃ اکثر من قدر الدھم

اجزاء کلک مع الکراہۃ ولا یلزمہ شئی کذا فی

المحیط ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت مسئلہ میں صرف

کراہت ہے کفارہ نہیں ہے صراحت سے کوئی جزیہ نظر سے

نہیں گزرا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

Akhtar Raza Khan
 AZHARI
 Qaim Muqam
 Mufti-e-Azam Hind
 82, Saudegran Bareilly Shareef

اختر رضا خان
 ازہری
 قائم مقام مفتی اعظم ہند
 ۸۲- سو و اگران بریلی شریف

صدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء
 صدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

حکمنامہ
 مرکزی سپریم شریعتی عدالت و دارالافتاء رضانیہ سو و اگران بریلی شریف
 خطوط اور درجہ استوں کے ذریعہ معلوم کیا جا رہا ہے کہ کیا شہر بریلی راجستھان قاضی و امام
 بدھ کے بار میں اب بھی کوئی درجہ باقی رہ گیا ہے جیسے پہلی پینچر مسلم منسٹر صاحب کی
 نشست میں طے کرے حکم دیا جائیگا۔

جواب
 اس جواب میں واضح رہے کہ اس بابت تنازع پیدا ہو چکا ہے کافی تحقیق کے بعد مولانا عبد الز
 صاحب چمن قادری نے حق میں قاضی اور امام بدھ بنے رہنے کا حکم تحریری حکمنامہ کے ذریعہ لکھ
 سال پہ دیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور وہ حکم بدستور مولانا
 چمن قادری نے حق میں قائم ہے۔ ان کو قاضی اور امام بدھ بنے ہوئے اب اٹھائیس سال ہو
 ہیں جو اس کی مقبولیت اور ہر لحاظ سے ثابت ہے اور ایسی صورت میں یہ امام ماذون ہیں
 تورمنٹ یا گورمنٹ کے طبقے یا وقف بورڈ وغیرہ کو قطعی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان کی قضا
 یا امامت میں دخل دیں۔ کسی بھی قسم کا دخل دینا مداخلت فی الدین مانا جائیگا
 قابل قبول نہ ہوگا۔

استانہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف عالم اسلام کے تمام سنی مسلمانوں کا مرکز عقیدت ہے اور تمام
 ممالک اسلامیہ کے سنی علماء و پٹنری مسلمانان اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ عالم و فاضل کی بناء پر
 شریف کو اپنا مرکز اعلیٰ اور سپریم شریعتی عدالت مانتے ہیں۔ ایسی صورت میں؟ کبھی اس مسئلہ
 پر بحثیت حالینش و مفتی اعظم کے متمکن ہو کر وہ مرکز کے وقار کو قائم رکھنے کے لیے
 دینے کیلئے اپنے کو کسی جگہ جانیکا پابند نہیں بنائے گا۔
 مولانا چمن قادری (مولانا ابوالخیر محمد چمن قادری) حق میں دلائل
 ہر مسلمانان الہیت کو تو جب دلائل ثابت نہ ہو سیت ہی ذرا غور و فکر کر لے مولانا چمن قادری
 مسلمانوں کے لیے ہیں۔
 دعا گو: ۱۹۸۷
 مولانا ابوالخیر محمد چمن قادری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۷۸۷ از طرف محمد عیوض خان حامدی رشتوی قادری پیر بابوری مہر بلوی یک سوال مکرر ہرگز پیش نہ آئے مطلقاً ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین مفتیان شیعہ میں اس مسئلہ میں کہ چند مرتبے یا کشتیاں ایک مولوی صاحب
 جہاں نام الیاس قادری ہے انھوں نے ایک جماعت بنائی ہے اس کا نام دعوت اسلامی ہے انھوں نے پاکستان کے علاوہ برقی
 شیعہ کے اکثر و بیشتر قریب قریب پورے ہندوستان اور اکثر جگہاں اپنے نمائندے بنا کر پوری دستار عطا
 کرتے ہیں ان کی ہے ہماری جماعت شیعہ تہذیب نہیں کہہ سکتے اس وقت تہذیب کرنے سے لوگ جڑے ہوں اور تہذیب نہیں آتے اس لئے
 شیعہ کی تہذیب نہیں کرنا ہے بلکہ بعض جگہ اپنی تہذیب میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں ہمارے کچھ علمائے متوقف ہیں کہ کیا یہ اس لئے کہ وہ
 باطنی رہنے والے ہیں جس سے یہ تہذیب نہیں آتی بلکہ ان باتوں سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 خرد بخور دلائل بن جاتے ہیں اس میں ہم اپنے اس نتیجے سے کسی کی تہذیب نہیں کر سکتے بلکہ ان باتوں سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 فرمان آتا ہے کہ تہذیب کے لئے اس لئے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ فرقہ باطلہ اور بدعت بدین کا رشتہ ہے
 اور فرقہ بدین بدعت میں فرمایا ہے عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکر والفاجر بما فیہ یحذہ الناس فاجر کو برا
 کہنے سے ہرگز نہ کرے بلکہ اس کے کبھی کبھار فاجر کے بیان کر دے کہ لوگ اس سے بچیں یہاں حدیث شریف گیارہ صحیح ہے ہر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گیارہ ہی کہیں ہر ایک کے بیان فرمائی ہے اور یہ حدیثیں تہذیب و ترقی کے لئے ہیں فسق و فجور کے
 اسلاف عقورہ ہر جہاں پر تہذیب کیونکہ حضور جان نور شافع یوم القیوم نے سب ہر مذہب کو جو جہنمی بنایا رکھ دیا ہے اللہ
 الا احدہ اور آقا و مولا غسانی پھر مسیح سے خاص جو جہنم کے دن نام بنام ایک ایک کو فرمایا اخرج اظلمان فانک املان
 اے فلاں نکال جا تو منافق ہے یہ منافق کے ساتھ بننا اور الملعون ملعون اول صحیحہ مہم نظامی پیرس ہادیوں
 اور نام ہر گان دین جملہ صحابہ حضرت عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام ہی انما ہرگز نہ تہذیب کی
 تہذیب ہے یہ تہذیب کو منع کرنے والا دوسرا قول مسیٰ بزرگ کو تھا کہ لیکن ایسا نہیں کر سکتا اور قبلیخ اسلام اگر کرنا
 تو یہ بتانا ہو گا کہ جو لوگ رسول کو ابن اللہ وغیرہ کہتے ہیں یا پتہ خدا دیتے ہیں یا رسول صل اللہ علیہ وسلم کی ذرہ
 برابر توہین ہے وہ کافر ہے اور عمار کی بھی تبلیغ کرنا ہے تو یہ بتانا ہو گا کہ یا محمد نہ تہذیب یا خدا نہ تہذیب اور جہاں محمد
 سب سے پرانہ ہے میں یا جو یا محمد جعفر کرنا یا محمد ہے میں یا جو فتح یرا میں کرتے ہیں وہ غلط ہیں یہ بھی تہذیب دہلوی پیر
 اس کے لوگ اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کر سکتے یہ تکرد کا حکم رب تعالیٰ کا ہے ظاہر ہے کہ جو اسلام میں داخل
 ہو کر چاہے تو پہلے رد کرے خدا و رسول صل اللہ علیہ وسلم کو سچا جانے کیونکہ کلمہ طیبہ میں یہ لافنا لایہ نہ نہیں ہے
 کرتے ہیں کہ لا یدار دے تو فوج کے داغ و عقل میں تو اسلام میں داخلہ اور نام مسلمان رد کرے ہی ہو اور دوسرے
 کلمہ طیبہ میں یہ بات دیکھ کر جا رہا ہے تو یہ دعوت اسلامی جماعت رد کرنے کو منع کرے اور بدعت مسلمان اپنے
 جہاں ہمارے بنائے ہیں انکو ہرے کر دے دستار بندہ دی ہے وہ بھی حجت کرے ہیں اور کہتے ہیں کہ رد کرنا کالی دینا ہے
 تم لوگوں نے ایسے ہی وہابی بنائے ہیں اور تم وہابی بناؤ یہ نمائندے جعفر و احمد کو تیار کر دے میں تو ایسی جماعت
 دعوت اسلامی نام والی میں محسوس ہوتا اس کی تکلیف قبول کرے یا محمد نہ تہذیب کرنا اور یہ بتانا کہ ہماری
 ہی جماعت ایک ایسی ہے جو کسی کا رد نہیں کرتی ہے انہیں شریک ہونا کیسا ہے جو حکم ہو وہ عمل میں لایا جائے فقط

۱۷۸۷
 ۶۲
 یہ مذہبوں کا رد فرض ہے اور دخول مہم کیلئے عقائد ہمارے شہر و ہزاری کا اظہار بالحق
 شرط الیٰ ہے بغیر اسکے کوئی کافر مسلمان نہ ہو گا کافر ہی رہے گا احمد مقلد مطلق رہے کوئی
 مسیحی بلخ منع نہ کرے تاکہ جو کچھ مولا ایکافر صاب کے منہ میں درج سوال تھا ان میں سے دین
 کرنا چاہئے اور ان کے لازم ہے کہ وہ محمول و مقبول صحافی میں کرے وہ ان کی تحریر سے لگدہم

اور علمائے دین کے ہر ایک کا

اجتناب و ہرگز لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم
 ہر کسی کو حق سے
 ہر محکمہ خیر و خیر و خیر و خیر
 نور دیکھ کر نہ کیا
 سوال ۱۲۱
 ۱۱

محمد مگرانی حضرت والا عظیم المرتبت نبیرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
علامہ آخر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی السید علیہم السلام اور رحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض فروری یہ ہے تنظیم دعوتِ اسلامی جسکے نام
مولانا الیاس قادری پاکستانی ہیں اس تنظیم کے طریقہ تبلیغ دین سے ہم
صحیح العقیدہ مسلمانوں میں شدید بے چینی پائی جا رہی ہے اس لئے کہ یہ بات دعوتِ
اسلامی کے آئین سے ہے کہ بد مذہب بد دین وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کے
متعلق کچھ نہ کہا جائے اور دعویٰ ان کا یہ ہے کہ ہم سنیت کی اشاعت اور
تبلیغ کرتے ہیں جب خدا و رسول کے دشمنوں کے عیوب کو ظاہر نہ کیا جائے
بلکہ ان کا نام لینے سے گھرایا جائے کیا اس کو سنیت کی تبلیغ کہتے ہیں کیا باطل
رد کیے بغیر سنیت کی اشاعت ہو سکتی ہے ان کے اس طریقہ تبلیغ سے کیا
عوام اہلسنت کے حق و باطل کو ایک ہی سمجھ کر گمراہ ہو جانے کا خطرہ نہیں
لہذا حضور سے عود بانہ التماس ہے کہ بانی دعوتِ اسلام کو اپنی مقدس
تکریر میں کے ذریعے سمجھا دیں کہ سنیت کی تبلیغ کس طرح کی جاتی ہے
خدا گواہ ہے کہ ہمارا مقصد انتشار و خلفتار ہرگز نہیں
بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تبلیغ سنیت کا کام صحیح طریقے سے ہو تاکہ ہم
سب جیل کر کام کر سکیں

اموالہ اسلامیہ دورہ ہر لاکھ کے لئے ایک سو سو روپے اور ہر لاکھ کے لئے ایک سو روپے

اور دورہ ہر سو روپے کے لئے ایک سو روپے

۱۰۰ روپے کے لئے ایک سو روپے

आगरा

उप-क-गोखप-बारागसी (इला.)-शांसी-भेड-आगरा-बरेली-नई दिल्ली से प्रकाशित

1 वर्ष

मई, १९९३

पोस्टल रजि. नं. टी. आर.-१८५/९३
ब. नं. टी. २२/टी. आर.-१८५/९३

नगर संचिका

मौलाना अख्तर रजा खां का फतवा

तलाक पर 'जमीयत' का रुख

(१११ दयालु बागपट्टी)

बरेली, ३० मई। तीन बार तलाक कह कर

श्रीरंज की तलाक देने की परंपरा को भी कानूनी

मर्यादा वाले जमीयत अहल हदीस के फतवों की

प्रति अस्वीकार होती प्रतिस्थापित हुई है। आज

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और

होना मुसलमान जलमा के सदर और



Hotel Alim's Madrasa Multi
Mohammed
Alhian Raza Khan Gadh Azhar
Readers: All India Suni Jama'at Alim
Head Office: Central Darul Uloom
67 Raza Nagar, Seelamangal, Delhi
U.P. 243003, India. Tel: 72160



U.P. 243003, India. Tel: 72160

मौलाना अख्तर रजा खां के फतवों की फोटो प्रति।

दिल्ली की रेवरीन फैक्ट्री में शीघ्र आग लागी, ४ वीं मंज

श्री दिल्ली, ३० मई (भा.प.)। पश्चिमी शीघ्र आग पर काबू पाने के लिए दमकल की १५ गाड़ियाँ को दो घंटे तक जलाना पड़ा। दमकल विभाग के अधिकारियों ने कहा कि फैक्ट्री में आग लगने की कोई सूचना नहीं मिली। दमकल विभाग के अधिकारियों ने कहा कि फैक्ट्री में आग लगने की कोई सूचना नहीं मिली। दमकल विभाग के अधिकारियों ने कहा कि फैक्ट्री में आग लगने की कोई सूचना नहीं मिली।

मौलाना अख्तर रजा खां के फतवों की फोटो प्रति।

मौलाना अख्तर रजा खां के फतवों की फोटो प्रति।

मौलाना अख्तर रजा खां के फतवों की फोटो प्रति।

باب ہفتم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ _____ سعودیہ عربیہ میں گرفتاری
- ☆ _____ عدل و انصاف پر شب خون
- ☆ _____ عالم اسلام کا احتجاج
- ☆ _____ حکومت سعودیہ کی پسپائی و اعلان

حضرت تاج الشریعہ نے کئی بار حج و زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ۸ اگست ۱۹۸۶ء کو سفر حج کے لئے بریلی وایا بمبئی سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے، حضور پیرانی امی صاحبہ (حضرت کی اہلیہ محترمہ) بھی شریک سفر تھیں، ۳۱ اگست ۱۹۸۶ء کو شب میں تین بجے مکہ معظمہ میں اچانک سعودی حکومت کی سی۔ آئی۔ ڈی۔ اور پولس قیام گاہ پر آئی اور بغیر جرم بتائے گرفتار کر لیا۔ اس گرفتاری پر عالم اسلام کے کروڑوں مسلمانوں میں شدید غم و غصہ پیدا ہو گیا۔ اور ہر طرف سعودی حکومت سے نفرت و بیزاری کی لہر دوڑ گئی، سعودی حکومت کے اس وحشیانہ سلوک، غیر آئینی اور غیر اخلاقی اقدام پر ہندوستان میں رضا اکیڈمی بمبئی، سنی جمعیت العلماء بمبئی، مسلم پرسنل لا کانفرنس دہلی، جماعت رضا مصطفیٰ بریلی اور ولڈ اسلامک مشن لندن کے علاوہ پاکستان و بنگلہ دیش، ہالینڈ و انگلینڈ وغیرہ کی تنظیموں نے پر زور احتجاج کیا۔ بمبئی، دہلی، اسلام آباد اور لندن وغیرہ میں سعودی ایمبسی و قونصل خانوں پر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مطالبہ تھا کہ سعودی حکومت حضرت تاج الشریعہ کو بلا شرط رہا کرنے اور انہیں مدینہ منورہ جانے کی اجازت دی جائے۔ ان شدید احتجاجی مظاہروں کی تاب نہ لا کر بالآخر سعودی حکومت نے بلا شرط ۱۱ دسمبر ۱۹۸۶ء کو حضرت تاج الشریعہ کو رہا کر کے مدینہ منورہ کی زیارت کے بغیر مکہ معظمہ سے سیدھے جدہ ہوائی اڈا پہنچا دیا۔ ایرانڈیا پرواز سے بمبئی واپس روانہ کیا، قیام گاہ سے لیکر جیل تک حضرت سعودی حکام سے بار بار یہی دریافت فرماتے رہے کہ مجھے بتایا جائے کہ کس جرم و قصور میں گرفتار کیا گیا ہے؟ لیکن اس سوال کا انہیں کوئی جواب نہیں دیا گیا، بلکہ رہائی کے وقت حضرت تاج الشریعہ سے ان الفاظ میں معذرت کی گئی کہ ”ہم آپکے علم، آپکی شخصیت کا احترام کرتے ہیں، ہم آپ سے مخصوص اوقات میں دعا کے طالب ہیں۔“

حضرت کے بمبئی پہنچنے پر ہوائی اڈا سے لیکر قیام گاہ تک انسانی سیلاب تھا، گرفتاری کے سلسلہ میں ایک تحریری بیان اخبارات کو دیا، حضرت کا وہ بیان ہفت روزہ اخبار نو دہلی بابت ۳۳ تا ۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۱۹ جلد ۴ ص ۱۳ پر شائع ہوا۔ رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ابراہیم مرچنٹ بمبئی میں استقبالیہ جلسہ میں تقریر میں تفصیلات بیان کیں۔ گھر واپسی پر مسلمانان بریلی نے جامع مسجد میں استقبالیہ اجلاس کا اہتمام کیا۔ جس میں ڈھائی گھنٹہ تقریر فرمائی، راقم نے حضرت کی سب سے پہلی یہی تقریر سنی تھی۔ تقریر سننے اور بیان پڑھنے کے بعد کروڑوں اہل سنت و جماعت کو زبردست قلبی صدمہ پہنچا، دوسری طرف وہابی مکتبہ فکر اور سعودی ریال پر پلنے والے بغلیں بجانے لگے اور سعودی حکومت کے اس فعل ناروا کو سراہنے لگے۔ چنانچہ ہفت روزہ اخبار نو دہلی بابت ۷ تا ۱۳ نومبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۲۲ جلد ۴ ص ۲ پر ڈاکٹر خالد قاسمی سنبھلی کا ایک دل خراش مضمون بعنوان ”مولانا اختر رضا بریلوی کی سعودی حکومت میں گرفتاری ٹھیک تھی“ شائع ہوا۔ جس نے جلتی آگ پر پیڑول کا کام کیا۔ ہر طرف سے سعودی ایجنٹ کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے گئے۔ استاذ العلماء علامہ مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رام پوری اور مولانا مفتی عبدالمنان کلیسی مراد آبادی وغیرہ کے مضامین کو ایڈیٹر میم۔ افضل دہلوی نے نہ چھاپ کر صرف مولانا یلین اختر مصباحی (مہتمم دارالقلم دہلی) کا مضمون ”سعودی عرب میں علامہ اختر رضا خاں ازہری کی گرفتاری ٹھیک نہیں تھی“ اس نوٹ کے ساتھ شائع کیا کہ اس سلسلہ کو ہم یہیں ختم کرتے ہیں مزید کوئی خط یا مضمون نہ لکھیں۔ ڈاکٹر قاسمی کے اہانت آمیز دل خراش مضمون کو مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رامپوری نے ”جوابات قادری بر الزامات قاسمی، انکشاف جرم“ کے نام سے کتابی شکل میں طبع کرا کے ڈاکٹر قاسمی کے پاس بھیج دیا۔

حضرت کی حمایت اور سعودی کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے دباؤ پر مجبور ہو کر بادشاہ سعودی شاہ فہد بن عبدالعزیز کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ حرمین شریفین میں ہر ایک شخص کو اپنے مسلک و عقائد کے مطابق معمولات کرنے کی اجازت ہوگی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں راقم السطور کی تصنیف حیات تاج الشریعہ مطبوعہ اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف) آگے اخبارات کے تراشے دیکھیں گے۔

اہلسنت کو مسلک اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کا حامی نامہ
بنائے اور تشددِ مذہب سے محفوظ فرمائے۔

روانہ کر دیا گیا۔ نہیں معلوم فتنہٴ مذہبیت ابھی کیا کیا
گل کھیلے۔ پروردگار عالم ہم تمام ہی مسلمانان

اداریہ فتنہٴ مذہبیت

سعودی عرب میں علامہ اختر رضا خاں ازہری کے ساتھ وحشیانہ سلوک کا مسئلہ

علمائے اہلسنت کی طرف سے سعودی حکومت جس غلط فہمی میں مبتلا ہے اس کا ازالہ
اب ضروری ہو گیا۔

(از علامہ ارشد القادری نائب صدر ورلڈ اسلامک مین)

ایرپورٹ لیمبا گیا تو راستے بھران کے ہاتھوں میں
تھکڑی تھی۔ یہاں تک کہ ٹھیکر کی نماز کیلئے بھی ان کی
تھکڑی نہیں کھولی گئی اور ان کی نماز قضا ہو گئی۔
انھیں مدینہ طیبہ جانے سے بھی روک دیا گیا اور جدہ
سے سیدھے بمبئی روانہ کر دیا گیا۔

قیام گاہ سے لیکر جیل تک علامہ ازہری سوچا
حکام سے بار بار دریافت کرتے رہے کچھ بتایا جائے
کہ کس قصور پر غصے گرفتار کیا گیا ہے۔ لیکن اس سوال
کا انھیں کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ رہائی کے وقت ان
سے ان الفاظ میں معذرت کی گئی کہ ہم آپ کے علم آپ
کی عمر اور آپ کی شخصیت کا احترام کرتے ہیں۔ ہمارے
لئے مخصوص اوقات میں دعا کیجئے گا۔

البتہ ان سے کئے گئے سوالات و جوابات
کی روشنی میں سعودی حکام نے رہائی سے پیشتر اپنے
مرتب کردہ جس اقرار نامے پر ان سے دستخط کرائے اس
سے بھی گرفتاری کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔
قرار نامہ یہ تھا:۔

میں فلاں ابن فلاں بریلوی مذہب کا متبع ہوں
ازہری صاحب نے اس فقرے پر اعتراض کرتے ہوئے
کہا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بریلوی کوئی مذہب نہیں
ہے اور اگر کوئی نیا مذہب بنام بریلوی ہے تو میں اس

کروڑوں مسلمانوں کے مرجع عقیدت میرے
اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری امسال
سفر حج و زیارت پر گئے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی شریکی
سفر تھیں۔ عرفات سے واپس لوٹنے کے بعد
سعودی حکام نے رات کے وقت مکہ معظمہ میں ان
کی قیام گاہ سے انھیں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔
اور دس دن کے بعد انھیں رہا کیا۔

حضرت موصوف نے اپنی گرفتاری کی جو
رپورٹ اخبارات کو ارسال کی ہے اسے پڑھنے کے
بعد رنگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم سوچ بھی نہیں
سکتے تھے کہ جس حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ اسکا اسکا
کتاب و سنت پر ہے، وہاں ایک عالم دین کے
ساتھ اس طرح کا وحشیانہ سلوک بھی ہو سکتا ہے۔
علامہ ازہری کے بیان کے مطابق ان کے کمرے میں
داخل ہوتے ہی چاروں طرف سے ریوالتان کر
اٹھیں ساکت و جامد رہنے کا حکم دیا گیا۔ جب ان
کے ہاتھوں میں تھکڑی ڈال کر ساتھ چلنے کیلئے کہا
گیا تو انھوں نے کہا کہ میری اہلیہ بھی میرے ساتھ ہیں۔
میرے بعد یہاں ان کا گھر ان کون ہوگا؟ اس پر
ان کی اہلیہ کو غسل خانہ میں بند کر کے دروازہ باہر
سے مقفل کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد جب انھیں جدہ

اس الحاد و بے دینی کے پرفتن دور میں ہر
طرف سے دین اسلام کو مٹانے کی کوشش و کاوش
کی جا رہی ہے۔ کہیں جماعت اسلامی کے روپ میں
اور کہیں دیوبندیت کے بھیس میں اور کہیں ذہابیت
اور تحریک اور قادیانیت کی شکل میں اسلام کے
فلاں بھڑوں پر سازشیں کی جا رہی ہیں لیکن یہ سب
اسلام دشمن جماعتیں ہیں کی دین ہے۔

حضرت ایک ایسا فتنہ ہے جسکی پیش گوئی
سرفراز عالم سنی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے مختلف
مقامات پر انھوں نے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا۔
سعودی عرب میں صحابہ کرام کے مزارات مقدسہ اور
میرا یادگاروں کو مٹا دیا۔ ہمیں پس نہیں بلکہ عاشقانہ
سول کو فتنائیں تسکین از قیاس دیتے رہتے ہیں۔ غیر
مسائل سے جانے والے عازمین حج و علمائے اہلسنت
کا ہر طرف اس بنا پر اذیت دی جاتی ہے کہ وہ فاضل
ملوی امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کے مسلک
کے مقلد و فتنہ رسول اور عشق رسول میں سرشار ہو کر
از گاہ رسالت میں ادب و احترام کے ساتھ حاضری
دیتے ہیں۔ علمائے اہلسنت کے ساتھ جو ہوش ربا
تشدد رہا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ چند ہی
سال قبل مصر و بجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب
رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی گئی
یہ واقعہ مسلمانان اہلسنت جماعت کے دلوں میں
بھی دھماکا تھا کہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج محمد اختر
رضا خاں صاحب قبلہ کو اسی سال حج کے موقع پر مکہ
مکرمہ میں گرفتار کر دیا گیا۔ ڈھکڑیاں ڈال کر جیل بھیج دیا
گیا اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے روک دیا گیا اس
کے بعد میں سے انھوں نے وطن کی طرف بریلی شریف

مکتبہ

سید ناصر کار امام احمد رضا

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از محمد قمر الدین رضوی قمر درہنگوی

مدرس دارالعلوم غوثیہ ہلی کرناٹک

امام اہلسنت اے میرے احمد رضا تم ہو

گل باغ رسالت اے میرے احمد رضا تم ہو

تمہیں نے تودیلے درس عشق احمد رضا تم ہو

عزقی بحر الفت اے میرے احمد رضا تم ہو

تمہاری شان دشوکت کا بیان ممکن نہیں مجھے

کہ جان ہر فضیلت اے میرے احمد رضا تم ہو

بسبھی علماء میں تم ممتاز ہو اپنے زمانے کے

محافظ دین و ملت اے میرے احمد رضا تم ہو

تمہارے علم کا چرچا عرب میں ہے عجم میں ہے

سراپا علم و حکمت اے میرے احمد رضا تم ہو

قمر کی آرزو یہ ہے کہ ہو اس پر کرم تیرا

بہار اہلسنت اے میرے احمد رضا تم ہو

باقی صفحہ ۴۶ کا

باقاعدہ منظر اسلام کی رسید بک اور حضرت علامہ

سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ غوثیہ

کی جانب سے تحریری سفارت نامے دیکھ کر حیدرہ اور

عطیات دیں۔ یا براہ راست حضرت علامہ سبحان

رضا صاحب سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ

رضویہ بریلی شریف کے پتے پر ارسال فرمائیں۔ مجھے

اسید ہے کہ اس تحریر سے ایک بڑی غلط فہمی دور ہو

جائے گی اور لوگ اپنے حقیقی مرکز کی اعانت فرمائیں گے۔

کے سلسلے میں ہمارے ساتھ مخلص تعاون

کریں گے۔ ارشد القادری

جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی دکن

۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء

خاندان کی کچھ تنہا اجارہ داری نہیں ہے کہ جو کچھ
انہوں نے سمجھا ہے وہی صحیح ہے باقی دنیا کے
سارے علماء کتاب و سنت کے فہم سے نااہل ہیں۔
ٹھیک اس موقع پر جبکہ لیبیا کی دعوت
پر ہم اسلامی کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن
ہوتے ہوئے طرابلس جا رہے تھے ہم نے دہلی
میں سعودی حکومت کے سفیر سے ملاقات کی اور
ان کو بتایا کہ ملک کے کروڑوں مسلمان علامہ ازہری
کی گرفتاری کی خبر سے سخت عجمین ہیں۔ آپ
اپنی حکومت کو مشورہ دیجئے کہ وہ انہیں فوراً رہا
کر دے۔ ورنہ کچھ دنوں کے بعد پورے ملک میں
سعودی حکومت کی خلاف سخت قسم کا احتجاج
شروع ہو جائیگا۔ سفیر موصوف نے یقین دلایا
کہ وہ غیر وعافیت ہیں اور جلد ہی انہیں رہا کر
دیا جائے گا۔



گفتگو کے دوران انہوں نے باہمی تبادلہ
خیال کی شیکش بھی کی تاکہ کتاب و سنت کی روشنی
میں مختلف فیہ مسائل کی صحیح تصویر واضح ہو سکے۔
میں نے ان سے وعدہ کیا کہ لیبیا کے سفر سے واپس
کے بعد میں اس کیلئے آپ سے ضرور رابطہ قائم
کروں گا۔ اب میں جلد ہی انہیں تفصیلی خط
لکھ رہا ہوں اور عام معلومات کیلئے اسے پریس
کے حوالہ بھی کروں گا۔ ان حالات میں اردو
پریس سے مجھے توقع ہے کہ وہ افہام و تفہیم

بریں ہوں اسکے آگے اقرار نامہ کی عبارت یہ ہے
میں امام احمد رضا کا پیرو ہوں اور بریلوی میں سے
ایک ہوں۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے توسل اور استعاثہ اور ان کو پکارنا
جائز ہے۔ اور حضور غیب جانتے ہیں اور وہ بالی ان
اور کو شرک بتاتے ہیں۔ اور یہ کہ میں ان کے پیچھے
اس وجہ سے نماز نہیں پڑھتا ہوں کہ وہ ہم سنیوں کو
شرک بتاتے ہیں۔ (اقرار نامے کے اخیر میں ازہری
مباحثہ کے اصرار پر یہ اضافہ کیا گیا کہ) بریلویت
کوئی نیا مذہب نہیں ہے اور ہم لوگ اپنے آپ
کو اہل سنت و جماعت ہی کہلاتا پسند کرتے ہیں۔
اس اقرار نامہ سے اچھی طرح واضح ہو
جاتا ہے کہ علامہ ازہری نے وہاں نہ کسی اخلاقی
جرم کا ارتکاب کیا تھا اور نہ ان کے خلاف سیاسی
سرگرمیوں کا کوئی الزام تھا۔ ان کا قصور صرف یہ
تھا کہ وہ وہاں عقیدے سے متفق نہیں تھے۔ دنیا
کی کوئی مہذب حکومت صرف اتنی سی بات پر کسی
غیر ملکی مہمان کیلئے قید و بند کی سزا پر گزرتوڑ نہیں
سکتی کہ وہ اس کے مذہبی یا سیاسی عقیدے سے
متفق کیوں نہیں ہے؟

مجھے کہنے دیا جائے کہ سعودی عرب میں
علامہ ازہری کیساتھ اس وحشیانہ ذہنیت کا نظائر
اب تنہا ایک شخص کا معاملہ نہیں ہے بلکہ وہاں یہ
صورت حال ہر اس شخص کیساتھ پیش آسکتی ہے
جو نجد کے قاضیوں کی رائے سے متفق نہیں ہے۔
اس لئے اپنے مذہبی اور انسانی حقوق کے تحفظ
کیلئے اب ضرورت ہے کہ پوری دنیائے اسلام
سعودی حکومت سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ نجد کے
قاضیوں کا خانہ زاد مذہب باہر سے آنیوالے مسلمانوں
پر برہنہ مشہور تسلط کرنیکی ہرگز کوشش نہ کرے۔
غیر مخصوص مسائل میں جہاں تک کتاب و سنت
سے استفادہ کا تعلق ہے تو اس چیز پر شیخ نجد کے

1
 2
 3
 4
 5
 6
 7
 8
 9
 10
 11
 12
 13
 14
 15
 16
 17
 18
 19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525

Various Muslim sects can now perform rituals in S. Arabia

Dawn Lahore Bureau

MARCH 28: King Fahd of Saudi Arabia is reported to have agreed to allow the Muslims of all sects to perform the religious rituals in Mecca and Medina, according to their respective beliefs.

The permission was granted after the Saudi monarch held talks with the leaders of the U.K. branch of the World Islamic Mission at London on Friday. Maulana Abdus Salam Khan Niazi, Vice-President of WIM, told a Press conference on Saturday.

According to the Maulana, the king told the delegation that he was a "khalid" of the Ummah Sharifain, and the Muslims were free to perform the religious rituals of their respective sects. As to the demands of the WIM, the Saudi monarch is reported to have assured the delegation that he would give a sympathetic consideration.

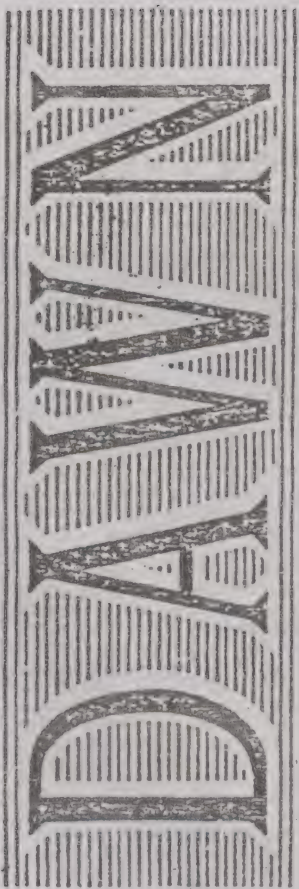
Maulana Niazi lauded the general approach of King Fahd and said it would help to pave the way for unity among the Muslims.

On the acceptance of this demand, the WIM has cancelled the scheduled protest demonstration in London during the Saudi visit, Maulana Niazi said.

He hoped the Government of Saudi Arabia would make laws to affect all Muslims after consulting the leading scholars of all sects of Islamic thought.

He also demanded waiver of the tax, ummah tax and the tax charged from the Hajj and lifting of Saudi ban on the Yemeni, a faizir of holy by Syed Ahmad Reza Brailvi.

FOUNDED BY QAUID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH



Vol. XLVI: 87 Karachi, Rajab 28, 1407 Sunday, March 20, 1987 16 PAGES Rs. 2.50

فہم کریمہ اور اہل بیت کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔
 (The prayer is for the sake of the Holy Prophet and his Ahl-e-Bait, that Allah may keep them always under His mercy.)

مجلس اعلیٰ اسلامی اہل بیت کے علماء و مفتیوں نے جمعہ کو ایک قرارداد منظور کی جس میں ان کے لئے حج و عمرہ کی سہولت کا مطالبہ کیا گیا۔
 (The Ulama and Muftis of the High Islamic Council of Ahl-e-Bait have adopted a resolution on Friday demanding facilities for Hajj and Umrah for them.)

۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴
۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸
۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲
۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶

مجلس اعلیٰ اسلامی اہل بیت کے علماء و مفتیوں نے جمعہ کو ایک قرارداد منظور کی جس میں ان کے لئے حج و عمرہ کی سہولت کا مطالبہ کیا گیا۔
 (The Ulama and Muftis of the High Islamic Council of Ahl-e-Bait have adopted a resolution on Friday demanding facilities for Hajj and Umrah for them.)

مجلس اعلیٰ اسلامی اہل بیت کے علماء و مفتیوں نے جمعہ کو ایک قرارداد منظور کی جس میں ان کے لئے حج و عمرہ کی سہولت کا مطالبہ کیا گیا۔
 (The Ulama and Muftis of the High Islamic Council of Ahl-e-Bait have adopted a resolution on Friday demanding facilities for Hajj and Umrah for them.)

مجلس اعلیٰ اسلامی اہل بیت کے علماء و مفتیوں نے جمعہ کو ایک قرارداد منظور کی جس میں ان کے لئے حج و عمرہ کی سہولت کا مطالبہ کیا گیا۔
 (The Ulama and Muftis of the High Islamic Council of Ahl-e-Bait have adopted a resolution on Friday demanding facilities for Hajj and Umrah for them.)

[illegible][illegible][illegible]

AL-ARAB, LONDON
(FRONT PAGE, MAIN HEADLINE)
APRIL, 7, 1987

Tenth Year, Issue No [2492]
Tuesday, April 7, 1987



فنادم الحرمين يستقبل علماء المساحين في بريطانيا
الضيف: الحرمين بيتان روحان لكل المساحين

[illegible]

محترم جناب _____ سلام ستون

مزاج عالی !

آپ کو اس خبر سے قلبی مسرت حاصل ہوگی کہ مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب مدظلہ العالی سعودی عرب سے رہا ہو کر ہندوستان تشریف لائے ہیں۔

لیکن اس کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وہ جو مجرم بتائے بغیر حکومت سعودیہ نے حضرت علامہ ازہری صاحب کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا ہے اس سے نہ صرف حضرت علامہ موصوف ہی کی ہتک ہوئی ہے بلکہ حکومت سعودیہ نے اس قانونی، غیر اخلاقی، غیر انسانی اور غیر اسلامی سلوک سے مسلمانان ہند، انڈین نیشن اور ہندوستانی حکومت کی بھی توہین کی ہے حکومت سعودیہ کی اس حرکت بے جا سے مسلمانان ہند ابھی تک اضطراب و بے چینی کا شکار ہیں۔

اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اپنے علاقوں کی کئی انجمنوں و تنظیموں کی طرف سے میمورنڈم بن کر اس پر زیادہ سے زیادہ دستخط کر اگر مندرجہ ذیل پتوں پر روانہ کریں۔

انگریزی زبان میں تیار شدہ میمورنڈم کی ایک نقل اس خط کے ساتھ منسلک ہے چاہیں تو اسی کی نقل کر لیں یا اپنے یہاں کے کسی انگریزی داں سے اسی کی روشنی میں ایک نیا میمورنڈم تیار کرالیں۔ اس میمورنڈم کی کاپیاں دہلی، بمبئی اور کلکتہ کے اخبارات و رسائل کو بھی بھیج دیں۔

نقطہ والسلام

عبدالنعیم عزیزی

مدیر ماہنامہ سنی دنیا - ۸۲ - سوداگران - رضانگر - بریلی شریف

انجمن محبت ان مصطفیٰ - سیلانی - بریلی شریف
جماعت ذاکرین رضائے مصطفیٰ - بریلی شریف

شری راجیو گاندھی وزیر اعظم ہند نئی دہلی

1. Sri Rajiv Gandhi Prime Minister of India, New Delhi.

2. Sri P. Shiv Shankar Minister of Foreign Affairs South Block, New Delhi.

شری پی شیو شنکر وزیر خارجہ ہند - ساؤتھ بلاک - نئی دہلی

3. Ambassador of Saudi Arabia, Panjshheel Park, New Delhi.

سفیر سعودیہ - پنشن پارک - نئی دہلی

باب ہشتم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ————— حرم شریف میں ایرانیوں کی شورش
- ☆ ————— حرم پاک میں جدال و قتال
- ☆ ————— ایرانی حکومت و سعودی حکومت کی مذمت
- ☆ ————— احتجاجی مکتوب و انقلابی عربی نظم کی اشاعت
- ☆ ————— عراق و امریکہ جنگ پر اہل سنت کا عندیہ

۶ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ / ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو نماز عصر کے وقت حرم پاک مکہ مکرمہ میں جو سانحہ پیش آیا اس نے عالم اسلام کو غم و اندوہ میں مبتلا کر دیا تھا، اس مقدس سرزمین پر ”مظاہرہ اتحاد“ کے نام پر ایرانی حجاج نے شور و غل، ہنگامہ آرائی، نعرہ بازی، اسلامی اقدار کی پامالی، اور اپنے رہنما آیت اللہ خمینی کی بالادستی کی وکالت کرنے کے ساتھ تصاویر آویزاں کئے ہوئے تھے۔ ایرانی حجاج نے حرم شریف کی خوب بے حرمتی کی، چاقو زنی، لات گھونسا، دھکا کئی کے علاوہ دوسرے ممالک کے حجاج سے متحارب ہوئے، شہریوں کی کاروں، پولس کی گاڑیوں کو نذر آتش کیا، سعودی حکومت نے ایرانی تشددانہ مظاہرہ کو روکنے اور سد باب کے لئے گولیاں چلائیں، ایرانی و سعودی آمنے سامنے متحارب ہونے کے نتیجے میں زبردست تشدد بھڑک اٹھا، اور نہ جانے ان میں کتنی جانیں بحق رسید ہوئیں۔ مرنے والوں میں سعودی باشندے اور سعودی پولس کے ۱۸۵، دیگر ممالک کے حجاج جو اس ہجوم میں پھنس گئے تھے ۴۲، ایرانی مظاہرین جن میں بچے اور عورتیں زیاد تر تھیں ۲۷۵ کی تعداد، شدید زخمی ہونے والوں میں سعودی پولس اور شہری ۱۴۵، دیگر ممالک کے حجاج ۲۰۱، اور ۳۰۳ ایرانیوں کی تعداد شامل تھی۔

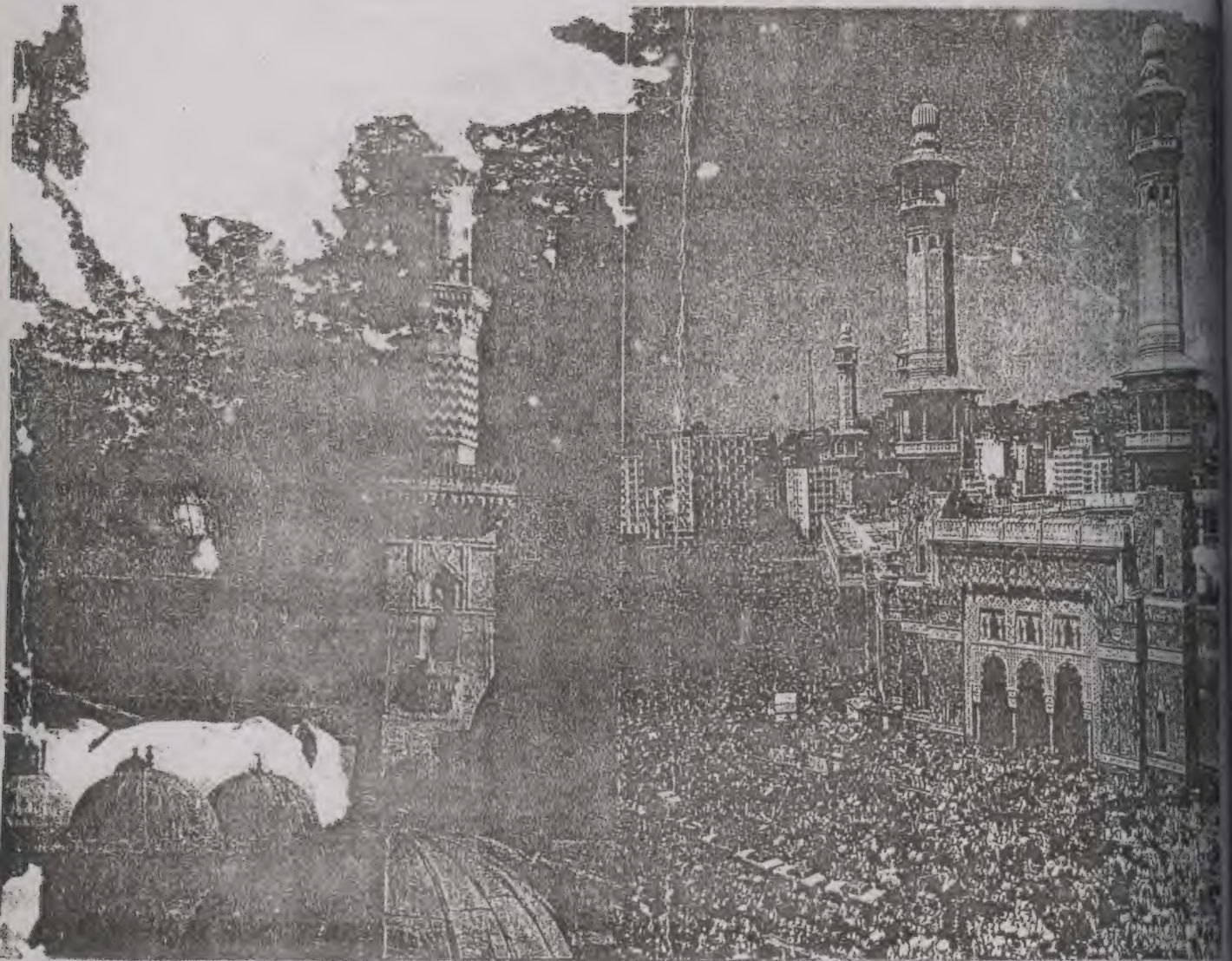
اس عظیم سانحہ کے رونما ہونے پر اہل سنت و جماعت کی تنظیموں میں رضا اکیڈمی، مسلم پرسنل لاکانفرنس، سنی جمعیت العلماء، تبلیغ سیرت اور ولڈ اسلامک مشن کے علاوہ بالخصوص طور پر حضرت تاج الشریعہ بہت بے چین و مضطرب ہوئے۔ ایرانی حکومت اور سعودی حکومت کو احتجاجی اجلاس کی قراردادیں اور ریزولیشن بھیجی گئیں۔ یہ سانحہ حضرت کی سعودی عرب میں گرفتاری کے دو سال بعد پیش آیا تھا۔ حرمین شریفین کی پاسبانی اور خادم ہونے کا دعویٰ کرنے والے شاہ فہد بن عبد العزیز اور ایرانی انقلاب کے داعی آیت اللہ خمینی کا آپسی شاخسانہ تھا۔ دونوں اپنے باطل افکار و نظریات کو پوری دنیا کے مسلمانوں پر تھوپنے کے لئے حرمین شریفین کی سرزمین کو سیاسی اغراض و مقاصد کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ حضرت تاج الشریعہ نے دونوں کی سرزنش کی اور واشگاف انداز میں مکتوب لکھ کر بتا دیا کہ حرمین شریفین کسی ملک یا کسی شخص کی جاگیر نہیں ہے، بلکہ پوری دنیا کے ہر ایک مسلمان کی عقیدت و احترام اور جمین سجدہ و نیاز جھکانے کی زمیں ہے۔ حضرت نے عربی میں ایک انقلابی نظم تحریر کی، جس میں آیت اللہ خمینی کے اسلامی انقلاب کی تردید، سانحہ حرم پاک کی مذمت، اور دلی رنج و اندوہ کا اظہار اور مستقبل کے حالات کی فکری مندی ظاہر کی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ نظم میں سات سال سے مسلسل عراق و ایران جنگ (۱۹۸۱-۱۹۸۷ء) میں جاری ہزاروں جدال و قتال پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

ایرانی تشدد اور حضرت تاج الشریعہ کی گرفتاری پر احتجاج کے لئے الحاج قاری محمد میاں مظہری ایڈیٹر روزنامہ سیکولر قیادت دہلی نے لکھنؤ میں جولائی ۱۹۸۷ء میں ایک سمینار کا انعقاد کیا تھا، جس کے ذریعہ سعودی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جنت البقیع میں مقبروں کی تعمیر کی اجازت دی جائے اور کنز الایمان پر لگائی گئی پابندی ختم کی جائے۔ اس پر سعودی سفارت خانہ دہلی کے حکام چراغ پا ہوئے ایجنٹوں کو مکروہ پروپگنڈہ کرنے پر لگا دیا گیا، سعودی ایمبیسی دہلی سے نکلنے والا مجلہ ”اخباری نشریہ“ میں حضرت کے خلاف مضمون لکھا گیا جس کا دندان شکن جواب ماہر قانون مرزا عبد الوحید بیگ ایڈووکیٹ (نیرہ) مولانا مرزا غلام قادری بیگ بریلوی) نے دیا۔ اسی مجلہ اخباری نشریہ کے ص ۴۴ پر حضرت کا عربی مکتوب بھی شائع کیا ہے، جس کی بین الاقوامی حالات و تناظر میں بڑی افادیت و اہمیت ہے۔ عراق و امریکہ کی جنگ میں بھی حضرت تاج الشریعہ نے عراق کی حمایت میں ایک اخباری بیان جاری کیا تھا۔

سفارتہ المملکت العربیہ السعودیہ

القسم الاعلامی

بیودلہی



اخیار کا تشریح

جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت، شاہی سفارتخانہ مملکت سعودی عرب

ایس۔ ۳۴۷ پنچشیل پارک - نئی دہلی ٹیلیفون ۷۱-۶۴۴۲۴۰

All India Sunni Jamiatul-Ulema
82, Rani Nagar Saudagran
BATHINDA U. P. INDIA

آل انڈیائی جمعیت العلماء

۸۲- سوداگران رضا نگر برٹی شریف

یو۔ پی۔ انڈیا

Date

تاریخ

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد و سلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ الکریم و صحبہ العظام اجمعین و من تبعهم باحسان الی یوم الدین
و بعد فانما العرب عن اُسفنا البالغ و لرضنا السدی علی ما جرى من غوغاء ایران و اوباشیرا
المتبرون من انتهای حرمة بلد الله الامین الذی جعل الله سبحانه و تعالیٰ ہما امنًا و جعلہ
ملائے للناس و امنًا و الذی شمل فیہ الامن من الرحمة الانسانیة و الحيوان فلا یجوز فی حدہ و حدہ
سبحنہ و تعالیٰ الی صید فضلًا ان یتحرص لہ بالقتل و اذا کان مبلح الصید فی حرمة الله محرمًا و ترصت لحرمة
البلد الامین فما ظنک ایاہا المسلم بالاعتداء علی الأبرار بنی ائوئاع الایاد اُولق و جلد و سلم او یخطوہ بالہ اُمّ محمد
علیہ السلام من بابہ الایمان قلبہ و تجلب الخوف و استعمر الفتوی و عظم حرمة الله سبحانه و تعالیٰ من شیعہ
المسلم و المسلم عنہ بری و لذ انبر الی الله سبحانه و تعالیٰ مما صد من الایمان من التحمل لحرمة الله و اعتداء
حدودہ و اسادة الأدب الی بلد الله الامین مکنة الحرام فی الشہر الحرام الذی لا یقف فیہ الاغوش و لا یجد فیہ
و لفتوح ان تأخذ الحکام بالحق و لا یحیط فلا یستمر رفع الأصوات لبقارات سبیلہ و اذا ناذن بکل صوت
الجنی و لا غیرہ فان صوته ذی ہرج حمل مقتنا و ما شہدوا و لفتع المذات السیاسیة من غلبات و لا یقف علی قیمة
البلد الطاهر و فیما بالواجب قبل الحرم المحترم فان امثال هؤلاء المعتدین و یجوز لہم و یؤدی الی ہما
لا یجد عشاء و الله یجعل الحق و یرد السبل - المصداق رحمۃ ربہ الغنی محمد خاتون فہما الازدری القدر

نوجوہ مکہ میں ایرانی غنڈوں نے جو شہر شریف اور ہنگامہ برپا کر کے شہر مقدس کی حرمت کو پامال کیا اس پر ہم اپنے گھرے دکھ اور افسوس کا
ظہار کرتے ہیں۔ جہاں انسان و حیوان دونوں کو اللہ کی طرف سے امان حاصل ہے۔ اور حد و حرمت کی شکستہ کاری طرف اشارہ کرنا بھی منع ہے
چہ جائیکہ اس کا فتنہ کیا جائے۔ جب حرم پاک میں حلال شکار بھی حرام ہو جاتا ہے اور بلد امین کی بے حرمتی کی گئی جاتی ہے تو وہاں معصوم و
بے گناہ لوگوں پر ظلم و تشدد اور ایذا رسائی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی بھی مسلمان کے دل میں ایمان اور خوف خدا باقی ہے وہ اس طرح
کی حرکت ہرگز نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی اس حرم کا ارتکاب کرتا ہے تو نہ اس کا اسلام سے کوئی نقص ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسلمانوں سے۔
ایسا نبیوں نے حرم پاک کو بے مقامات مقدسہ کی جو بے حرمتی کی ہے اس پر ہم اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سعودی حکومت
سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عقل و تدبیر سے کام لیں اور سیاسی لغو بازی اور جنینی وغیرہ کی تصویر برائوئیں ان کے فتنے قطعاً اجازت نہ دیں کیونکہ
ہمیں ذی روح کی تصویر کا رکھنا شرعاً بھی جائز نہیں۔ اور حرم پاک اور مقامات مقدسہ کی حرمت کی خاطر سیاسی ہنگامہ آرائی اور کسی
قسم کے مظاہرہ پر پابندی عائد کر دیں۔ کیونکہ اس قسم کے تحریک کاروں کے ساتھ نرمی و مروت برتنے سے مزید فتنہ و فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔
اللہ حق کے ساتھ ہے اور وہی پیارا پھر ہے۔

محمد اختر

آل انڈیا سنی جمعیت العلماء

۸۲- سوداگران رضا نگر بریلی شریف
یو۔ پی (انڈیا)

Date.....

تاریخ.....

بسم الله الرحمن الرحيم

- ۱- رعیتای جو دلا ولا بتجدا ۽ وکونا لخير البلاد فدی
- ۲- لاد تکیان علی مکة ۽ لاد تھیان لارض الرید
- ۳- وما قد أصبح لهما من حی ۽ وما قد اریق بهما من دما
- ۴- الا فاسوا فی بد مع ضمی ۽ فان البکاء لخير العزاء
- ۵- بلایا الزمان غدت دیمه ۽ وان الخینی ملحد البلاء
- ۶- ادم عن مکة بامر بنا ۽ ولعد آلمن ضام أم القری
- ۷- و لکن رفقوا دینہ ۽ و سخطا لشرعہ عبدالہوی
- ۸- لفضل قوم بأصنامہ ۽ واما ہذا الخینی قلک
- ۹- کاین بایران من مضحک ۽ لکنہ فحک کالبکا
- ۱۰-

- ۱۰- جہلم علی الناس کی بچھلوا ۽ براقتس تجنی علی لقسمہا
- ۱۱- قطعتم عن الناس حبکم ۽ فخر ۲ لیکم جلال الہدی
- ۱۲- کھینچتہ ان شتمو رفعد ۽ قدینو ایما مان اھل الرضا
- ۱۳- وکفوا عن الرفض لخير الکلمہ ۽ وکفوا عن الناس وابل الذری

۷۸۶

۲ لایا خینی یا فاجس ۽ آفوق من ضد لک یا خاسر
 آ فیضوا بریجا و آ قصروا ۲ فحیر العراقی هو الظافر
 آبی ان یرون العراقی الہدی ۽ فحید العراقی هو الظافر
 وان العراقی لعیادہ ۽ لفی غایہ ما راحا نیر
 لیرضا العراقی لجمیل العلی ۽ و محمد جمیلہ زاجر
 لظل العراقی بجز الدلہ ۽ منیعاً فلیس لکاسر
 ویردی الخینی و آ حنا بہ ۽ لادولیس ل محمد ناصر
 وکفی العراقی قتال الاعدی ۽ ملکہ الادی المقادیر

All India Muslim Personal Law Conference

A SOCIAL AND RELIGIOUS ORGANISATION

Central Office : 88, Street No. 14, Zakir Nagar, New Delhi-25.

AIMPLC/

Dated 31/8/52

کل ہند مسلم پرسنل لا کانفرنس کی تجاویز و مطالبات

لإسعودية والإيرانية الإسلامية

Office Bearers

President

Shahadul Quadri
Jamshedpur (Bihar)

Vice Presidents

Hamid Ashraf

Kuchhaucha Sharif

Sufi Reza Khan

Saudagran Breilly

Akhtar Misbahi

Jamshedpur, New Delhi

Mohd. Khan Rizvi

Nagaur

Faridul Haque

Patna City

Secretary General

Mullah Khan Azmi

Hazaribagh (Bihar)

General Secretaries

Mahmud Idris Bastavi

Mubankpur (U.P.)

Zahiruddin

Bombay

Wadoon Faqeeh

Bairbari (U.P.)

Cashier

Ahmad Rizvi

Jamshedpur, New Delhi

Chief Organiser

Mullah Siddiquee

Deoria (U.P.)

Session Secretaries

Munuddin Faizi

Patna (West Bengal)

Mohd Hussain Rizvi

Patna (Bihar)

Masr Badayuni

New Delhi-25

ساتھ ملکر (۱۳۰۷ھ) اور اگلے بعد روزنامہ

نازک حالات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تجاویز و مطالبات کو اتر حجاز مقدس میں عملی شکل دینی چاہئے۔
تو قدس حرم اور عظمت خانہ کعبہ کی حفاظت کی راہیں بڑی حد تک آسان اور سہوار بن جائیں۔

① المملكة العربية السعودية کا نام الجمهورية الإسلامية الحجازية رکھنے کا اللہ ناکہ۔

② حرم شریفین کے مذہبی امور کی نگرانی کیلئے مؤثر عالم اسلامی کی تشکیل جلد کی جائے۔

③ حجاز مقدس کے انتظامی امور کی ساری ذمہ داریاں اہل حجاز کو سپرد کی جائیں۔

④ ۱۹۲۵-۲۶ء میں آل سعود کے باغیوں سے جاری شدہ مساجد و مقامات مقدسہ کی ترمیم و مرمت کا فوری انتظام کیا جائے۔

⑤ اسلاف کرام و علما و اہل علم کی دینی کتابوں پر عائد پابندی فوراً اٹھائی جائے۔

⑥ حجاز و ذوالحجہ کی کتب مسابیح و دیگر کتب کو ان کے چھپنے والے ادارے ہی پر مبنی کی جائے۔

⑦ اختلاف مسلک کی بنیاد پر حجاز و ذوالحجہ کی اہمیت یا اہم تر مقام یا حدود حرم میں آپس میں جھگڑا نہ ہو۔

⑧ کسی چار خانہ محل کی پرگزر اجازت نہ دی جائے۔ نہ کوئی شخص اس کے اظہار و علانیہ کوئی پابندی عائد کرے۔

⑨ مکہ مکرمہ میں حجاز کرام کے قیام کا حکمرانی سطح پر مفت انتظام کیا جائے۔

⑩ حج و عمرہ کے موقع پر حجاز کرام سے کسی طرح کا ٹیکس نہ لیا جائے۔

⑪ شہر و صوبہ اور اس کے دشمن مافوق کا آلہ کار بننے کی موجودہ روش فوراً چھوڑ دی جائے۔

حکومت ایران سے ہمارا مطالبہ ہے کہ :

① وہ اپنے حجاز کو ابام حج میں اپنے نفوس و اعتبار کی بابت دیکھیں۔

② حجاز کرام کی پیرائوں عبادت میں غفلت پر غصے کا اندیشہ ہو یا جن امن عام کو کسی طرح کا خطرہ لاحق ہو یا تو قدس حجاز کی حالت پر۔

③ اپنے مذہبی رہنما آیت اللہ خمینی کی تصویر و کتب کو حدود حرم میں منظر عام کی پرگزر اجازت نہ دی جائے۔

All India Muslim Personal Law Conference

A SOCIAL AND RELIGIOUS ORGANISATION

Central Office : 88, Street No. 14, Zakir Nagar, New Delhi-25.

AIMPLC/

Dated

ادارہ حکومت مسعود و دایرہ اڈو کے ترائی کے وہ حصہ جن میں خیرین کو اپنی سیکنڈ ہائیڈرو

کا اٹھارہ نہ بنائیں۔ اور یہاں اقامت کے پر ہیز کریں جو دائرہ حقوق و جد الہی میں آتا ہو۔

جاری کردہ

Office Bearers

President

Arshadul Quadri
Jizuloom Jamshedpur (Bihar)

Vice Presidents

ayed Hamid Ashraf

Kachhauchha Sharif

Tausif Reza Khan

Saudugran Breilly

asin Akhtar Misbahi

Zakir Nagar, New Delhi

Iam Mohd. Khan Rizvi

Nagpur

Shah Faridul Haque

Patna City

Secretary General

aidullah Khan Azmi

Aatwari, Hazaribagh (Bihar)

General Secretaries

hammad Idris Bastavi

Mubarakpur (U.P.)

Zahiruddin

Bombay

dul Wadoo Fageeh

Haibarelli (U.P.)

Cashier

Zubair Ahmad Rizvi

Zakir Nagar, New Delhi

Chief Organiser

Raziullah Siddiquee

Deoria (U.P.)

Formation Secretaries

Aminuddin Faizi

Purulia (West Bengal)

ujahid Hussain Rizvi

Palamu (Bihar)

Maser Badayuni

New Delhi-25

کل ہند مسلم پرسنل لاء کانفرنسی - ڈاکٹر نگر - نئی دہلی ۲۵

عبداللہ خان غازی (مسجدہ نشینہ خانقاہ)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)
31/8/87 31-8-87

(محمد ادریس بنوی)
جنرل سیکریٹری

عبداللہ خان غازی (مسجدہ نشینہ خانقاہ)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)

ناظم اعلیٰ دارالعلوم (مفت محمد اختر رضا خان)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)

استاذ دارالجامعۃ الاسلامیہ (مفت محمد اختر رضا خان)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)

مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)

مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)

مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)
مفت محمد اختر رضا خان (مفت محمد اختر رضا خان)

This year's haj turned out to be much more than the immense assembly of the world's Muslims that it normally is. Every year, nearly two million Muslims from more than 120 countries gather to perform this ritual. The pilgrimage this year was marred by death and violence unprecedented in Mecca's recent history. The trouble started following the Iranian pilgrims' demonstration scheduled for 4:30 pm on Friday, July 31. This demonstration, an annual fixture in Mecca since 1983, was the subject of intense prior negotiations between the Saudis and the Iranians.

During the pre-demonstration parleys, the Saudi side was represented by haj minister Abdul Wasil and his deputy, Mr. Hesham Khashoggi, and the Iranians by Ayatollah Mehdi Karubi, his deputy Jehangiri and Dr Mohammad Ali Hadi, a member of parliament.

Initially, the Saudis expressed their reservations and urged the Iranians to desist from their plans to hold the demonstration. The Saudi plea rested on the argument that the holy pilgrimage was meant purely for the performance of religious rites and any political rally would detract from this goal. Further, they felt a demonstration on such a large scale might adversely affect their security arrangements.

The Iranians retorted that religion and politics are indivisible in Islam and such a demonstration would generate awareness among Muslims of their problems, most of which are political. They also argued that, since past demonstrations had been peaceful, there was no reason to presume this one would be otherwise.

According to Mr Jehangiri, the Saudis gave their "general consent" to the demonstration—a sort of "you can go ahead although we do not agree with it" clearance. He added that there was "general agreement" between the Saudis and the Iranians on "the modalities of the demonstration": the route, including clear demarcation of the starting point and point of termination, the timing, the procession, the content of slogans and banners. The Iranians said they would ensure implementation of these "modalities." One new feature of this year's demonstration was to be the burning of American flags.

It was agreed that the demonstration would begin at 4:30 pm, end at 6:30 pm and then the demonstrators would move in a procession terminating at the ministry of posts and telecommunications building, which is approximately 1.5 km from the holy mosque. The Iranians expected to end the whole show by sundown—7:15 pm, Mecca time.

Two days before, the Iranians had announced the ground rules of their rally, including slogans to be chanted, and these were distributed to pilgrims through the daily *khbarnama* (news bulletin in Persian) with a copy to the Saudis. The three sanctioned slogans were "Death to America," "Death to Russia" and "Death to Israel!" In that order. Mr Khashoggi and Mr Jehangiri walked the entire

Eyewitness in Mecca

Muhammad Hussain is a Pakistani author and editor who went on pilgrimage to Mecca in Saudi Arabia and witnessed the demonstration by Iranian pilgrims on July 31 that resulted in hundreds being killed

An overturned car on the grounds of the Saudi embassy in Tehran following angry Iranian protests against the death of 200 Iranians on Haj at Mecca

route of the demonstration the day before.

But on the eve of the planned demonstration, Mr Khashoggi came to the Iranians with a list of three conditions. All three were rejected by the Iranians. First, the Saudis should restrict the number of its demonstrators. The Iranians said the size of the demonstration would be the same as last year's, approximately 100,000. Second, no foreign pilgrims should be allowed to participate. Third, there should be no attempt at involvement of or participation by any Saudi citizens.

As it turned out, the demonstration had some 500 foreign pilgrims participating, including the leaders of Lebanon's Hezbollah (Party of God), Afghan mujaheddin, representatives of the Moro National Liberation Front (the Philippine Muslim minority) and two cousins of the Sudanese Prime Minister. There was an assortment of Arabs, Pakistanis, Indians and Bangladeshis.

Soon after the Friday prayer at 1:30 pm, the Saudi security forces started gathering strength around areas of the demonstration. Many of them came in armored cars and others wore riot gear—white steel helmets and sticks the size of baseball bats. The Saudis had placed seven videocameras at adjoining buildings to monitor the demonstration, and helicopters were hovering constantly.

The demonstrators gathered in front of the 11-storey building that housed the headquarters of Iran's official haj mission. This building is just opposite the headquarters of the Mecca municipality in an area known as "Maabda" on a boulevard called Masjid al Haram Street (the Holy Mosque Street).

The meeting began promptly at 4:30 pm with recitation from the Quran. This was followed by chanting of slogans by Engineer Mortazaiari, popularly known in Iran as "minister for

slogans." The Islamic equivalent of an American football cheerleader, he led the crowd in rhythmic chanting of slogans about the "three Satans" (The US, Soviet Union and Israel) and the three Muslim causes of Palestine, Lebanon and Afghanistan. The principal speech was given by Ayatollah Karubi, official representative of Ayatollah Khomeini.

At 6:30 pm, after three American flags were burned, the demonstrators started moving on the wide, two-way boulevard, which has three lanes on either side. On one side, the demonstration was led by women clad in their traditional black chadors, on the other side, parallel to them, war-invalids in wheelchairs were in the vanguard. All along the one km route there were Iranian men on both sides with hands clasped. In the middle were loudspeakers with wires running all along the route.

The demonstration was orchestrated from the headquarters where the "minister for slogans" continued to mobilise the crowd. Around 6:45 pm, he said: "Please listen carefully for an important announcement." Then he said in a dramatic tone: "With divine assistance an American helicopter has crashed in the Persian Gulf. Allahu akbar. God is great." (The BBC had announced this news in its bulletin that morning.)

Ten minutes later, when the vanguard of the procession was some 500 metres away from the stipulated termination point, the marchers were stopped by a police cordon. Riot police formed a line that ran from the well-known "Masjid Jinn" (the Mosque of Jinn) to the demonstrators' right to a four-storey parking facility to their left. This is just before a large square that leads to the holy mosque a mile away.

The Iranians wanted to move forward, and the Saudi security, with equal vehemence, told them to move back. Hot

words were exchanged, tempers flared and scuffles followed. Simultaneously, and almost mysteriously, stones and bricks started being thrown on the demonstrators from the second and third storeys of the four-storey parking facility. Some Iranians later speculated that those throwing stones from the parking lot may have been Iraqi agents provocateurs, planted there in advance.

Initially, the Saudi police retreated from the brick-battling, and the Iranians converted their banners into sticks to beat the Saudis. Then Saudi reinforcements came with tear-gas shells, and the crowd started retreating. But the exit points were choked by the Saudi security, with the result that the demonstrators were either in the open on the main street or seeking refuge in buildings along the way.

Although I myself did not actually see Saudi police firing on the Iranians, when people were running far cover gun shots could be heard loud and clear. The whole thing was over in an hour. People were being carried away with bullet wounds in the chest, arms and thighs. Empty cartridges were found on the main street.

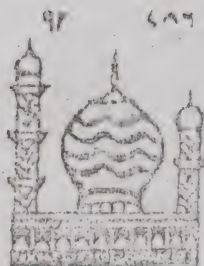
Casualties were exceedingly high for a riot of such a short duration. The Saudis put the toll at 275 Iranians, 86 of them people and 42 other foreigners. The Iranians put their death toll at more than 400, with 4,000 wounded, and another 50 said to be missing but presumed dead. The riot was over around 8 pm.

One reason for the high number of fatalities was that the wounded bled to death because medical assistance was not rendered on time. Unable to cope with so many casualties, authorities summoned a number of Pakistani doctors from Medina and Jeddah.

Iranians in Mecca admitted that "we were caught unawares." In an exclusive interview at his Mecca headquarters



Hazrat Maulana Mufti
Akhter Raza Khan Azhari
President :- All India
Sunni Jamiatululama & Head Mufti
Central DarulUloom
82 Saudagari Barelilly, 243003-



پیش کردہ جہند انہیم غریزی (عیدک)

حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب
 مدظلہ العالی نے اس مکتوبہ کی تصدیق فرمائی ہے
 مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی
 مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی
 مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

حوالہ نمبر

برای

تاریخ

۱
 بہت سے اہل فہم کے نزدیک ہیں بین الاقوام اور علاقائی کونسل کی منزل کو اس قدر ادا دہلی میں
 وہ آتی ہیں بات ہے کہ اگر عراقی کویت سے اپنی خواہش نہ ٹھانے تو کویت کو آزاد کرانے کے
 لئے کویت کو آزاد موجود عراقی جو کونسل کو طاقت کے ذریعہ ٹھایا جائے لیکن بین الاقوام اور علاقائی کونسل
 کی کڑی تردید میں یہ بات نہیں منظور کی گئی ہے کہ عراقی اور اردن اور بحرین کا افعال کیا جائے اور
 عراقی پیر صیفیہ نے کہا کہ اگر کویت کو نقصان پہنچانا بین الاقوام اور علاقائی کونسل کے دستور کے
 خلاف ہے اور کونسل کے ممبروں نے یہ بات بین الاقوام اور علاقائی کونسل کے ممبروں نے کی صحت سے عراق
 بحرین کا افعال بڑے دائرے ملکوں یا مخصوص اس کے طور پر جائز نہ مانے یا مستلزم اور قابل
 رد ہے علاقائی کونسل اور بین الاقوام کی نظر میں یہ جرم ناقابل معافی ہے اس لئے کہ اگر اردن
 اور بحرین آزاد کرانے میں دھند دھار و ملکوں نے عراقی پیر صیفیہ کو نہ جانے کا الزام لگایا تھا جبکہ
 عراق کا اختلاف کویت سے ہے نہ جو عراقی عورتوں میں یہ تصفیہ وجود میں آئے ہیں اور بحرین
 کو کونسل کے جواب دہ ملک کی بنیاد پر اعمول عراقی پر اس کی کا حوالہ کیا۔ یقیناً کسی دستور کے اس
 مسئلہ کی اجازت نہ دی جائے۔ ~~لیکن بین الاقوام اور علاقائی کونسل کے تمام ممبروں کا یہ~~
 کہ عراقی نے عراق پر حملہ کرنے کے لئے کہا لہذا بین الاقوام اور علاقائی کونسل کے تمام ممبروں
 سے اس پر توجہ ہے کہ جو اس وقت تک عراقی کے لئے اور بحرین اور اردن کو جاری قرار دیکر ان کے

دیشو پا در خم کیا جائے اور اس سے باز نہ رہنے کی صورت میں خبر نشیب علی فتح کی جائے اور عراق
 و عرب کے لئے لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب
 پر امن ہو اور عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب
 جس کی ذمہ داری عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب لکھا گیا ہے کہ اگر عرب



عمر محمد خیر رضا خان لکھنؤ فادر محمد

محمد نسیم اللہ خان پرنسپل جامعہ العلوم
 متبرک رسد پر علی ایف

مکتبہ دار العلوم
 لاہور

خدمت سفیر شاہی سفارت خانہ سوری عرب

متعینہ بندہ نس دہلی

سلام مسون۔ اعلیٰ کہ مزاج کرمی بخیر ہو جائے۔ آپ سفارت خانہ
کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے "اخباری شریہ" کے نام سے
ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے جو احقر کے زیر مطالعہ آیا۔

مذکورہ بالا اخباری شریہ کے صفحہ ۳۸-۳۹-۴۰-۴۱ پر ایک مضمون
حقیقت روزہ حقیقت لکھنؤ کا شائع کیا گیا ہے جس میں مکتوجح سید
زہریت روزہ مذکورہ نے اظہار خیال کیا ہے۔

حقیقت روزہ مذکورہ بالا نے مکتوجح سید کا عمرگ حضرت مفتی اعظم مدظلہ
رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کی گذشتہ پیام حج میں گرفتاری کے سبب
حکومت سوری عرب سے ناراضگی بتایا ہے۔

مکتوجح سید کا مذکورہ سبب انتہائی لغو اور کذب پر مبنی ہے۔ اتنا ہی
پہنچا بلکہ حقیقت روزہ حقیقت لکھنؤ نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کی گرفتاری کے
کے اسباب پر بھی انتہائی لغو انداز میں خانہ فرسائی کی ہے۔ جیسا کہ
"اخباری شریہ" کے صفحہ ۳۹ کے پیرا گراف نمبر ۳ میں مذکور ہے کہ

"گزشتہ سال حج کے دوران ہرمی کے مولوی اختر رضا صاحب نے
خانہ کعبہ کے حدود میں سوری حکومت کے دیس مسلک پر اعتراض
کرنے والی ایک چھٹی چھٹی لکھا ہے اور مختلف تقسیم بیچ اور حدود
مقدس میں ایسا فعلی اندک کر کے نماز کے لئے ایک اہتمام کرتے تھے"

حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی صاحب ازہری مدظلہ العالی پر مذکورہ بالا الزام غلط
اور سرسری ہے گو کہ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کو مسجد اور خانہ کعبہ شریف
اور سرسری ہے گو کہ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کو مسجد اور خانہ کعبہ شریف

Ref. No.

ہے۔ مگر حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے حدود حرم میں نہ تو لڑائی نہ لڑائی کے تقسیم کیا نہ ہی حدود حرم میں ایسا
 عسفیٰ اور کھجور کیا۔

اس لئے مفتی روزہ حقیقت لکھو گا بیان اُذنب پر نہیں ہے مگر اُذنب و بیعتان پر
 آپ نے یہ تصدیق ثبت کر کے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کے خلاف انتہائی نارسیا اور عکروہ
 میں دیکھتے ہیں تو تقویت دینا چاہی ہے

اصولی طور پر اس مملکت کا سفارت خانہ جو معین شائع کرتا ہے وہ اس کے مملکت کا حقیقی
 اور پالیسی امور کی بجائے ہیں، مگر مفتی روزہ حقیقت لکھو گا کہ مذکورہ بالا معین آج
 اخباری شریعہ میں شائع کر کے مفتی روزہ مذکور کے بیان و درجہ بنیاد الزام کی تصدیق
 کرتا ہے۔

آجی اس پر ذمہ دارانہ فریضہ پر جمع شریعت احتجاج کرتے ہیں اور آپ سے مطالبہ کرتے
 کہ آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے مذکورہ بالا ~~الراہات~~ کی تردید کریں نیز حضرت
 مفتی اعظم مدظلہ العالی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس کے خلاف حتمی فیصلہ لیں۔

آجی شریعت کی جانب سے شائع ہونے والے اس اخباری شریعت
 کے معنی ۱۴ پر حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس کے خلاف حتمی فیصلہ لیں
 عربی میں اور اس کا ترجمہ اردو میں شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی
 ایران کی مذمت کی ہے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کا یہ بیان خود ہی مفتی روزہ حقیقت کا
 کذب بیانی کو عیاں کر رہا ہے۔

حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے مسلم کی اختلاف کی بحیثیت ~~مفتی اعظم~~ ~~مفتی اعظم~~ اور
 رد باطل کے جذبہ سے سرشار ہو کر شرعی مسئلہ بیان کر کے ذمہ دار مفتی ہونے کی جہت دیا ہے
 مگر آپ نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کے خلاف بے بنیاد ~~الراہات~~ الزامات شائع

اے اس انتہائی تنگ نظری اور مسلمانی اختلافات کی عمریاں بحیثیت کا دیکھا ہے کہ
 آپ کو شکر و رحمت الہی کے لئے نعرہ در یقین کریں۔ آپ کو شکر و رحمت الہی کے
 لئے نعرہ میں صادق القول نورانیہ جاسکتے ہیں یہ اور آپ کے لئے باعث شرم ہیں یا نہیں؟
 ان کے فیصلہ اپنے جملے سے لیجئے۔

آپ سید درستان کے مسلمانوں کی اخلاقی حمایت و سمجھ دہی حاصل کرنا چاہتے
 ہیں تاکہ سید درستانی مسلمان ایران کی خدمت کریں لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ کیا
 آپ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی پر یہ بنیاد الزامات کی اس عت کر کے سید درستانی
 مسلمانوں کی حمایت حاصل کر سکتے ہیں؟ اس طرح تو آپ سید درستانی مسلمانوں کو
 سوری عرب کی حکومت سے متفر کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

تنگ نظری اور مسلمانی تعصب سے سید درستانی اس معاملہ پر آپ کو غور کرنا چاہئے

بات دراصل یہ ہے کہ علمائے دیوبند اور ان کے ہمچرا اخبارات علمائے اہلسنت
 کے خلاف عرصہ دراز سے بنیاد الزامات لگا کر عوام الناس بالخصوص اردنی
 ممالک میں ان کو بدنام کرنے کی ترکیب چلا رہے ہیں جفت و درہ حقیقت بلکہ جو مذکورہ
 محزون ہیں اس مسئلہ کی ایک کڑی ہے۔

علمائے دیوبند اور ان کے ہمچرا اخبارات علمائے اہلسنت کے خلاف بنیاد
 الزامات آپ کے سامنے ہیں تاکہ اگر آپ اچھے اور علمائے اہلسنت کے درمیان اختلافات
 کی خلیج کو وسیع کرنا چاہتے ہیں علمائے دیوبند کی یہ حرکت اچھی حق میں کئی حق مفید
 ہوگا نہ خود کو مگر مملکت سوری عربیہ کے حق میں مطلق مفید نہیں ہے۔

معمولاً یہ کہ اس مسئلہ پر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے اور علمائے کوئے مناقہ
 رویہ سے سید درستانی میں مملکت سوری عربیہ کو چھوٹے دے نقصان کے تدارک کی سبیل نکالیں گے
 آپ کے جواب کے جمع مستطرب ہیں درنہ ہم آمندہ کار و مالی پر غور کریں گے
 حرزا الہ العبا قادری لکھنؤ۔

۵۱ بخار پورہ پیرانہ شہر بریلی۔ یوپی۔ اے

باب نہم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ————— بین الاقوامی زبان پر کامل دسترس
- ☆ ————— اہل زبان بھی متاثر
- ☆ ————— جس زبان میں سوال اسی زبان میں جواب
- ☆ ————— ایک علم دوست مخلص کا انتقال

کسی بھی تحریک، تنظیم یا فکر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ عوام الناس کی ضرورتوں، حالات کے تقاضوں اور علاقائی زبانوں کی جانکاری و معلومات ہو۔ اور خاص طور پر قائد و رہنما کے لئے یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے کہ وہ بین الاقوامی زبان کا ماہر ہو، تبھی اپنا مافی الضمیر مختلف زبانوں میں ادا کر سکتا ہے۔ اور اپنی سوچ و فکر کو بین الاقوامی زبان و بیان کے ذریعہ ہی پوری دنیا کی قوم و ملت کے سامنے خوبصورت انداز و حسین لفافہ میں پیش کر سکتا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ نے ہندی و انگریزی کی ابتدائی تعلیم اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں حاصل کی تھی، مگر عربی سے خصوصی شغف ہونے کی وجہ سے انگریزی کی طرف متوجہ نہیں ہوئے مگر خداداد صلاحیتوں کے مالک ہونے کی وجہ سے حضرت کو عربی، فارسی، ہندی، انگریزی کے علاوہ سینی، کچھی، گجراتی، بھوجپوری، بنگلہ، پشتو جیسی علاقائی زبانیں بھی آتی ہیں۔ حضرت نے ۱۹۸۵ء میں غیر ممالک بالخصوص افریقہ، امریکہ، تنزانیہ، ہرارے زمباوے، ماریشش، ہالینڈ، انگلینڈ، جرمنی، فرانس، ترکی، سری لنکا وغیرہ کے تبلیغی سفر شروع کئے تو وہاں سے مسائل دریافت کرنے کے لئے انگریزی میں استغنیہ آنے لگے، حضرت ان ممالک کے اجلاس میں انگریزی زبان میں خطاب بھی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جس زبان میں سوال آیا اسی زبان میں جواب بھی تحریر فرما دیا۔ اس طرح انگریزی میں حضرت کے کافی فتاویٰ ہو جانے پر راقم السطور نے ۱۹۹۳ء میں چند انگریزی فتاویٰ کا مجموعہ ادارہ سنی دنیا بریلی سے شائع کر دیا تھا۔ بعدہ ۱۹۹۸ء میں مزید اضافات ہوئے اور انگریزی فتاویٰ کے دو حصوں پر مشتمل رضا اکیڈمی ڈربن ساؤتھ افریقہ نے مجموعہ فتاویٰ شائع کیا۔

حضرت کا معمول تھا کہ کبھی کبھی جناب ظہور افسر رضوی بریلوی مرحوم کو بلا کر انگریزی فتاویٰ کے الفاظ و معانی پر تبادلہ خیال فرماتے تھے۔ وہ راقم السطور سے اکثر کہا کرتے تھے ”کہ حضرت جن لفظوں کا انتخاب کرتے ہیں، میں حیران رہ جاتا ہوں، وہ لغات کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ تحریریں پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ انگریزی آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھی ہے، آپ کو انگریزی زبان و بیان پر کامل دستر سے حاصل ہے۔“ حضرت تاج الشریعہ کو سفر پاکستان کے موقع پر پروفیسر شاہ فرید الحق قادری نے اپنا انگریزی ترجمہ کردہ ”کنز الایمان شریف“ پیش کیا۔ بریلی واپسی پر حضرت نے پورے ترجمہ کی تصحیح کی، بہت جگہ غلطی کی نشاندہی اور بعض جگہ تو پوری عبارت کی عبارت ہی بدل دی۔ یہ تصحیح کردہ نسخہ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم نے پروفیسر شاہ فرید الحق کو کراچی بھیج دیا تھا۔

ظہور افسر رضوی محلہ ذخیرہ کے رہنے والے تھے، حضور مفتی اعظم سے ارادت بیعت حاصل تھی، محکمہ انکم ٹیکس حکومت ہند میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے، بریلی، بدایوں، رام پور، مراد آباد، کے بعد اجمیر مقدس میں تعینات رہے۔ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا کے قانونی مشیر تھے، علمی ذوق ہونے کی وجہ سے اردو میں ”نہلے پہ دہلا“ اور انگریزی میں ”تعارف اعلیٰ حضرت“ تصنیف کیں۔ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہایت درجہ عقیدت کی وجہ سے اجمیر مقدس میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ کا انتقال ۲۵ ستمبر ۲۰۱۴ بروز جمعرات بعد نماز عصر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

Syed Mohamed, Jamali
 Pottsville, Pennsylvania, 17901
 U.S.A.

September 5, 1994

Respected Mufti, Assalomo-alaikum.

I have been a qualified Moulvi for the past twenty years. I am working as an Imam (Pash Imam) in a small town in Pennsylvania, U.S.A. I am the only Imam in this area within a fifty mile radius.

Recently, I started working in government prisons (jail). There are about 50-150 muslim prisoners in each prison. I conduct Juma' prayer in my Mosque in my town, then I go to prison and conduct Juma' prayer there also.

The question raised was whether I am allowed to conduct Juma' prayer in two places the same day. Which Madhhab allows it and which does not allow it? Please write us as soon as possible.

Assalam.

K. Syed Mohamed

THIS IS MY ADDRESS

K. Syed Mohamed, Jamali
 1043 E. NORWEGIAN ST-
 POTTSVILLE, PA. 17901
 U.S.A.

Hazrat Aliana Maulana Mufti
Mohammed
Raza Khan Qadri Azhari
President, All India Sunni Jamiatul Ulama
Head Mufti Central Darul Ifta-Bareilly.

12 Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
P. 243003 (INDIA) Tel: 72166



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل في ديننا
مناجاة لكل حاجة
صلى الله على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خير البرية
أجمعين
سورة الأعراف، الآية 1، (انديا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Ref. No. _____

Date: _____

22 Rabul Awwal

1415 Hij

284
95 ALTAWAB

You have no legitimacy
to lead Tumah Prayer after
you have done it in other place
anywhere.

It is not allowed to perform Tumah
in jail at any event. Prisoners
should recite ZUHAR NAMAZ
individually WALLAHU TAALAAM

Mohd Akhtar Raza Khan
Qadri Azhari



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَامَ مَقَامُ مَحْفُورِ مِفْتَاحِ عَظَمِ
صَلَاةِ، اَلْاَنْدِيَا سُنِّي بَحِيْتِ - اَلْاَسْطَر
صَلَاةِ صَلَاحِي، مَرْكَزِي دَارُالْاَفْتَاءِ بَرِي شَرِيف
۸۲ سَوْدَاگران، بَرِي شَرِيف، یو۔ پی، (اَنْدِیَا)

پیغامِ وحدہ، محمد مصطفیٰ

Date: _____ تاریخ _____

AL-JAWAB

NO DOUBT interest is unlawful totally but the condition of a profit to be considered as interest is that the such dealing should be between Muslim and Muslim Or Muslim and Zimmi Kafir (Non Muslim held in the trust of Islamic State),. In the very case it will be considered interest and such a dealing will be lawless. Otherwise it won't be forbidden but it will be considered a lawful dealing and the profit will be legitimate for a Muslim, there-fore it is unanimous that there is no interest Mean-While the dealing in going between Muslim and Harbi Kafir, (aNon-Muslim who is not held in the trust of Islamic State) Therefore it has been^Narration from holy Rasool. عليه الصلاة والسلام

THAT HE SAID:

لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِي الدَّارِ الْحَرْبِ

i.e. No (RIBA) interest between Muslim and Harbi in Darul Harb.

This Hadith evidences that the property of Harbees is lawful for Muslim at all events, So just as a Muslim gets it from a harbi he gets a legitimate property on condition that Muslim must not commit faith lessness in the dealing. Accordingly the great Muslims theologian BURHANUDDIN says in his distinguished work.

HIDAYA: لَا أَنْ مَالَهُمْ مَبِيتٌ فِي دَارِهِمْ فَبِاطِلٌ لَوْ أَخَذَهُ الْمُسْلِمُ أَخْذًا مَالِيًّا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ عَدْوٌ
Holy Quran already forbade (RIBA) interest, but the very Quran

made the property of Harbi Lawful for Muslim as it says

AND SAYS:

فَلَوْ أَنَّ مَالَهُمْ مَبِيتٌ فِي دَارِهِمْ لَوْ أَخَذَهُ الْمُسْلِمُ أَخْذًا مَالِيًّا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ عَدْوٌ

Like Wise there are so may verses evidencing that the shariat does not take harbess in trust so themselves and their properties are

Hazrat Allama Maulana Mufti

Mohammed

Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

President: All India Sunni Jamiatul Ulema

Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif

U.P. 243003. (INDIA)

● Tel: 72166



پیشہ مکہ، محمد عیسیٰ قادری

قائم مقام حضور مہدی عظیم
صلواتہا، آل انڈیا سنی جمعیت - اعظم
صلواتہا، مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔ پی، (انڈیا)

Ref. No. _____ حوالہ نمبر۔

(2)

Date: _____ تاریخ۔

permissible for Muslims, Whoever forbids Muslims to get such profit
he deprives them of the great benefit mean while he is advantageous
to the Harbees. Whereas it is Haraam to convey advantages to them.

QURAN SAYS:

وَأَمَّا نَسْوَا كَمَا أَلْهَىٰ عَنْ الدِّينِ فَانْكُرُوا فِي الدِّينِ

Now I am giving the answer of all three questions as under:

- (1) Yes
- (2) Yes
- (3) The Quranic order does not concern Harbi's property. Therefore
no changing in the Quranic order as it is clear by before
mentioned.

Whoever likes to know the rule of this issue in details he must
peruse (RISALA-E-BANK) It can be sought from Maktaba Sunni Dunya
Saudagran, BAREILLY.

Mohammad Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari

محمد اختر رضا خان قادری
قادر

Qazrat Allama Maulana Mufti

Mohammed

Raza Khan Qadri Azhari

All India Sunni Jamiatul Ulema

Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.

to Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif

20003. (INDIA)

● Tel: 72166



فقیہ المسلمین
قام مقام حضور صلی اللہ علیہ وسلم
صلواتہا، آل انڈیا، جمعیت احمدیہ
صلواتہا، مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یوپی، (انڈیا)

پیش کردہ، محمد سعید ندوی

16 ZULHAJ 14th HUIRI
29 JUNE 1991

Date: _____ تاریخ: _____

786
92

حالات

ALJAWAB:

1/2 - NO NO. It is not permitted. It is prohibited
unanimously study the statement of Imam Nawawi in Sharhe-
Muslim

3. They are sinners certainly and they deserve most violent
calamity of Allah as the Holy Rasool Said ^{علیہ السلام}
and their income is unlawful.

امام محمد
Mohammad Akhtar Raza
Qadiri Azhari
Mohammad Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari

فوق الذکر خدایہ فیضانِ بریلی شریف

۱۵۲

153

2/11/91

What is the collective opinion of the Ulama-e-Kiram about the following issue:

That a person who declares himself to be the chosen one by Allah (SWT) to serve as a president for a mosque without the due process of the by laws.

Is it permissible by the Islamic law for an individual to declare himself on his own to be the president or a leader of the Fiqi Jamaat-ul-Islam of America?

Yours in Islam

Muhammad Ali Chaudhary

For Fiqi Jamaat-ul-Islam of America

373 Alta Vista Drive, S.W.

ALJAWAB

I have to say in this regard that this claim is not acceptable & really this claim is quite false & it is not permissible to trust such a man who is claiming for himself the chosen by Allah without any authentic evidence. People should be aware of him.

And only Allah knows.

Akhtar Raza Khan

MUFTI-E-AZAM
MARKAZI DARUL IFTA
RAZA NAGAR SAUDAGHAN
BAREILLY - 243 001
PH. # 472166

11/11/91

Question

What do the theologians say about fastening tie
 What was the judicial verdict ~~is~~ of Salalahazrat &
 Hazrat Mufti azam in this issue. Please
 clarify. Mohammad Ghilaniuddin Rajni

Answer. Aljawali. Hazrat Mufti azam Hind
 used to say, ^{The} Tie is the refutation ^{to} of Duran

Duran states ^{THE} that "Jews didn't kill Hazrat Eesa
 Alaihisalam and they didn't cross him, but Allah
 made for them one like him and certainly they never
 killed him." Therefore Christians use to make the sign
 of the cross in the remembrance of his crucifixion and keep
 the knot i.e. tie ^{round} ~~in~~ their necks. The persons sitting in
 the presence of Hazrat Mufti azam Hind observed him
 always expressing violent annoyance while he looked at some
 body having tie in his neck and used to make him
 take off the tie. ^{Further, he} ~~and~~ used to ^{call} ~~say~~ ^{it} ~~that the tie was the~~ ^{as a sign}

of Christians. This verdict of Holy Hazrat is reinforced by
 some ^{reasons} ~~means~~ (1) I would like ^{relying} ~~relying~~ on the help of Allah
 to lay the base of this issue on the universally admitted
 Point, That ¹⁵ ~~is~~ the cross which is considered unanimously
 by all Muslims and non muslims as the sign of Christians
 the cross is applicable ~~to~~ the structure on which according to

باب دہم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ _____ حضور مفتی اعظم کا عظیم تعلیمی و تعمیری منصوبہ
- ☆ _____ اہل سنت و جماعت کے لئے دردمندانہ اپیل
- ☆ _____ خانوادہ رضویہ کا داخلی منشور
- ☆ _____ حاسدین سلسلہ رضویہ کی سازش
- ☆ _____ برادرانہ تعلقات و مراسم کی شہادت

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا قادری بریلوی کی عین خواہش تھی کہ مرکز اہل سنت بریلی میں ایک عظیم الشان دارالعلوم قائم ہو جو تعلیمی و تعمیری اعتبار سے بلند و بالا ہو۔ اور اس ادارہ سے باطل افکار و عقائد کی بیخ کنی کی جائے، اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام و تمام کیا جائے۔ ان اغراض و مقاصد کے تحت حضور مفتی اعظم نے خود ۳ شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ ۲۷ جنوری ۱۹۶۵ء کو چالیس ہزار روپیہ خرچ کر کے ایک مکان و کٹھی خریدی۔ اس جگہ پر اس عظیم منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک دستور العمل ترتیب دلایا اور آخر میں اپنی طرف سے ایک نہایت ہی دل کو چھو لینے والی دردمندانہ اپیل بھی عوام اہل سنت و جماعت کے لئے تحریر فرمائی۔

حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے وصال ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کے بعد چند حاسدین آستانہ عالیہ رضویہ ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں اور حضرت تاج الشریعہ کے درمیان اختلافات کو خوب ہوا دینے کی کوشش کی، کبھی گم نام اور کبھی فرضی ناموں سے پوسٹر و پمفلٹ چھاپے گئے، شہر کے علاوہ ملک کے دور دراز ریاستوں میں بھی حاسدین آستانہ رضویہ نے تشہیر میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں بھائیوں میں بہت اچھے خوشگوار تعلقات و معاملات تھے۔ اس کی شہادت ان حوالوں سے مل جائیگی کہ حضرت تاج الشریعہ نے تصویر کے شرعی حکم پر ایک کتاب تصنیف کی، اس کتاب کو حضرت رحمانی میاں نے اپنے صرفہ و اہتمام سے طبع کرائی، سرورق پر نام بھی درج ہے۔ اور اسی کتاب کے مضامین کو اپنی ادارت میں نکلنے والے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کے شمارہ ۸ جلد ۱۶ بابت اگست ۱۹۷۶ء شعبان المعظم ۱۳۹۶ میں قسط وار شائع کیا۔ حضرت کا نام اس طرح تحریر کیا گیا ہے ”حضرت علامہ اختر رضا ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام بریلی“ حضرت رحمانی میاں نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت مئی ۱۹۸۲ء / رجب المرجب ۱۴۰۲ء شمارہ ۵ جلد ۲۲ میں مدینہ منورہ سے آئے ہوئے استفتاء کے جواب میں حضرت تاج الشریعہ کے لکھے ہوئے دس فتاویٰ کو ”باب الاستفتاء“ میں جگہ دی ہے۔ اسی ماہنامہ کے شمارہ ۶ جلد ۱۹ بابت جون ۱۹۷۹ء / رجب المرجب ۱۳۹۹ھ میں بھی حضرت کے فتاویٰ و مکتوب کو شائع کیا گیا ہے۔ ان شماروں کے علاوہ اور بہت شمارے ہیں جن میں حضرت کے فتاویٰ، مضامین، خطوط، مراسلات، اجلاس کی کاروائی کے ساتھ ہی نعت و قطعات شائع ہوتے رہے ہیں۔ برادرانہ خوشگوار تعلقات و مراسم کی شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس ادارہ کے حضرت رحمانی میاں مہتمم تھے، تو اسی ادارہ کے حضرت تاج الشریعہ شیخ الحدیث بعدہ صدر المدرسین کے اہم عہدے پر فائز تھے۔

سلسلہ عالیہ رضویہ کے فروغ و ارتقاء سے جلنے والے دوسرے سلاسل کے پیران عظام کے حسد نے اختلافات کو بڑھانے و تشہیر کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ دونوں بھائیوں پر بیہودہ الزامات لگائے گئے، حضرت رحمانی میاں نے اپنی حیات میں، اور بعد انتقال حضرت تاج الشریعہ نے تحریروں و تقریروں کے ذریعہ دفاع کر کے زائل کیا۔ قارئین حضرت رحمانی میاں کا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کا تحریر کردہ مکتوب، پھر حضرت سے بطور استفتاء دریافت کئے گئے سوال کا تفصیلی جواب ملاحظہ کر کے مسرور ہوں گے۔ اور خانوادہ رضویہ کے ایک داخلی کہ منشور سے بھی تمام وضاحتیں ہو جانے کے بعد اس موضوع کا باب بند ہو جائیگا۔

دستور
رضوی ارا العلوم
مظہر اسلام
بریں شریف

بسرپرستی
شاهزادہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ
محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند
دامت برکاتہم اقدس

نحمدہ وفضل علی حبیبہ الکریم علی آلہ و اصحابہ اجمعین
 ۱) برادران ملت! دنیا نے اہل سنت کیلئے بریلی شریف کی مرکزی اسمیت
 بہر خاص و عام بخوبی واقف ہے بہر ہوشمند مسلمان مضطرب ہے کہ اس کا یہ محبوب دینی
 مرکز شوکت اسلامی کا مظہر عالم اسلام کیلئے زیادہ سے زیادہ دینی فائدہ پہنچانے کیلئے
 مستعد رہے۔ چنانچہ ڈھائی سال قبل چند دردمند حضرات نے سیدی محمد مفتی اعظم
 ہند وامت برکاتہم القدسیہ کی اجازت سے دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کیلئے تعمیری
 پروگرام رکھا۔ اور اس تحریک سے نا عاقبت اندیشوں کی بلا وجہ مخالفت کے باوجود اپنے قدم
 آگے بڑھاتے رہے۔ بحکمہ تقاضا تعمیری سلسلہ کا پہلا دور بہر شعبان ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۴
 جنوری ۱۹۶۷ء کو پورا ہو گیا۔ بحمدہ خدج تقریباً چالیس ہزار کے مکان و کوشی کی ریسٹری
 مکمل ہو گئی۔ مزید ضروری املاک عیرہ فی خریداری کی طرف توجہ دیا جا رہی ہے۔

چونکہ اہلسنت کے اس محبوب مرکز کے افادیت کی بقا بغیر کسی دستور اور دستور
 نظام کے ممکن نہ تھی اسلئے قوم وملت کے سامنے یہ دستور (مترتبہ حضرت الحاج مولانا غلام محمد خاں
 صاحب ناگپور) جو حضرت مولانا مفتی محمد برہان الحق صاحب صدر کل ہند جماعت رضائے
 مصطفیٰ و حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی صدر مجلس منتظرہ رضوی دارالعلوم مظہر اسلام
 بریلی کا منظور شدہ بھی ہے بہ اجازت شاہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت الحاج مولانا شاہ
 محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب مفتی اعظم ہند وامت برکاتہم العالیہ محلہ سوداگران بریلی
 شریف شائع کیا جا رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد دستور
 اور دستور نظام سے ملت پورا پورا فائدہ اٹھائے گی۔

المکلف

فقیر سید محمد حمایت رسول قادری الرضوی الحامدی المصطفوی غفرلہ
 صدر ریلیف کمیٹی مرکزی جماعت رضائے مصطفیٰ نزد جامع مسجد بریلی
 یکم رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۶۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 نحمدہ وفضل علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

اولویات

(۱) اس ادارہ کا نام رضوی دارالعلوم مظہر اسلام (بریلی) ہوگا۔
 (۲) اس ادارہ کے سرپرست مقتدا نے اہل سنت شاہزادہ اعلیٰ حضرت العلامۃ
 الحاج مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب مفتی اعظم ہند وامت برکاتہم
 القدسیہ ہیں۔ اس ادارہ کی بنیاد ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں بمقام مسجد
 بی بی جی شہر بریلی میں رکھی گئی تھی۔ آپ کی سرپرستی میں یہ دارالعلوم ترقی کے
 مدارج طے کرتا گیا۔ جب ارشاد حضور مفتی اعظم ہند وامت مدظلہ الاقدس یہ دارالعلوم
 اپنے تمام شعبوں شاخوں اور منقولہ و غیر منقولہ املاک سمیت تمام دنیا نے اہل سنت
 و جماعت پابند مسلک اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کی دینی و مذہبی تعلیم کیلئے حسب دستور بذوق و فی سبیل اللہ تعالیٰ متصور ہوگا
 جس میں بحیثیت ملکیت کسی طرح وراثت جاری نہیں ہوگی۔

(۳) رضوی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی کے تمام انتظامی امور ہندوستان کے سنی
 مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہیں گے۔

(۴) ہندی مسلمان سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جو اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان
 بریلوی قدس سرہ کے مسلک کا ماننے والا ہو۔ اور کتاب مستطاب تمام الحزین کا
 مصدق ہو۔ الکوکبۃ الشہابیہ کو تسلیم کرتا ہو۔ دستور میں لفظ سنی سے یہی
 مسلمان مراد ہوگا۔

(۵) اس دستور میں جہاں کہیں لفظ دارالعلوم استعمال ہوگا اس سے مراد رضوی
 دارالعلوم مظہر اسلام بریلی ہوگا۔

(۶) دارالعلوم کے سرپرست یا مجلس ولایت یا مجلس عمل صیغہ تدبیر تعلیم ہوگا۔

شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ رہینگے۔
(۲۱) مجلس تولیت دائمی ہوگی۔ اگر اس میں سے کوئی جگہ خالی ہوئی تو مجلس تولیت
حب دفعہ ۲۷ و ۲۸ حسب صراحت دفعہ ۱۷ اس جگہ کو پُر کر لیگی۔
(۲۲) حسب دفعہ ۱۷ مجلس تولیت کے ارکان مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔

اسراکین مجلس تولیت

- (۱) شہزادہ اعلیٰ حضرت مقتدائے اہلسنت العلامة مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب
بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ مفتی اعظم ہند (صدر متولی تاحیات)
- (۲) فیروز اعلیٰ حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خان صاحب عرف خیلانی میاں مدظلہ العالی
- (۳) حضرت مولانا حسین رضا خان صاحب مدظلہ العالی کانگر ٹوڈ۔ بریلی
- (۴) جناب مولانا ساجد علی خان صاحب قبلہ خواجہ قطب۔ بریلی
- (۵) جناب مولانا ادیس رضا خان صاحب قبلہ عرف لالہ میاں صاحب محلہ سوداگری محلہ۔ بریلی
- (۶) جناب احمد حسن خان صاحب عرف لاڈلے میاں صاحب محلہ سوداگران۔ بریلی
- (۷) جناب خلیل الرحمن خان صاحب محلہ سوداگران۔ بریلی
- (۸) جناب فضل الرحمن خان صاحب محلہ سوداگران۔ بریلی
- (۹) برہان الملتہ حضرت مولانا مفتی محمد برہان الحق صاحب مدظلہ العالی دارالسلام جبل علی
- (۱۰) حضرت مولانا سید محمد مدنی میاں صاحب مدظلہ العالی لچھوچھ مقدسہ ضلع فیض آباد
- (۱۱) سید العلماء حضرت مولانا فیض الہی صاحب مدظلہ العالی بابرہ مظہر ضلع ایشہ
- (۱۲) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس مفتی جامعہ نعیمیہ مراد آباد
- (۱۳) استاذ العلماء حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مدظلہ العالی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ
- (۱۴) مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی ہام نگر ضلع بالیسرنگ اڑیسہ
- (۱۵) حضرت مولانا مفتی محمد عبدالرشید خان صاحب مدظلہ العالی جامعہ عربیہ نعل صاحب ناگپور
- (۱۶) حضرت مولانا محبوب علی خان صاحب سنی بڑی مسجد مدین پورہ بمبئی
- (۱۷) حضرت مولانا مفتی محمد فنوان الرحمن صاحب جامع مسجد اندور
- (۱۸) حضرت الحاج مولانا غلام محمد خان صاحب تنظیم پارغ اتوارہ اسٹیشن ناگپور
- (۱۹) جناب مولانا اصباح محمد صاحب گھوسی ضلع اعظم گڑھ

ان تمام مولانا صاحب یوں (۲۱) جناب مولانا علی محمد صاحب دھماجی۔ (۲۲) جناب مولانا علی محمد صاحب دھماجی۔

کے متعلق جب یہ تصدیق ہو کہ وہ دفعہ ۲۷ و ۲۸ کا حامل نہیں ہے تو
مجلس تولیت اسے علیحدہ کر کے دوسرا رکن حسب صراحت دفعہ ۱۷ مقرر کر دیگی
(۲۳) یہ استثناء حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس بعد میں ہر صد متولی کا انتخاب مجلس
تولیت ہی حسب صراحت دفعہ ۲۷ کرگی۔ اگر سابق صدر متولی کسی صاحب کی
نسبت تقرری کا خیال ظاہر کریں تو اسکی رعایت رکھی جائیگی جبکہ یہ اظہار شرعی
گواہوں سے ثابت ہو۔

مجلس تولیت کے اختیارات

- (۲۵) مجلس تولیت کی اکثریت کا فیصلہ پوری مجلس تولیت کا فیصلہ ہوگا۔ جو
دارالعلوم سے متعلق تمام نظام اور شعبوں پر قانون نافذ ہوگا۔
- (۲۶) مجلس تولیت کا نصاب (کوم) کم از کم سات ارکان کا ہوگا۔ جن میں چار
حضرات متعلقین خاندان اعلیٰ حضرت کے علاوہ ہونگے۔ اور تین حضرات خاندان
اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے ہونگے۔
- (۲۷) مجلس تولیت کو اختیار ہوگا کہ وہ دارالعلوم کی بقا اور اغراض و مقاصد کو
پورا کرنے کیلئے مجلس تنظیم کی تشکیل کی ذمہ داری ال اندیا جماعت رضائے
مصطفیٰ کو سپرد کر دے یا خود تشکیل دے۔
- (۲۸) مجلس تولیت کو اختیار ہوگا کہ ضرورت میں کسی بھی رکن مجلس
عمل یا پوری مجلس عمل کو بے طرف کر دے اور دوسری مجلس عمل کی تشکیل دے
یا دینے کے احکام جاری کرے۔
- (۲۹) دارالعلوم کے کل اوقاف و املاک منقولہ و غیر منقولہ مزید املاک کی خرید و الحاق
اور تصرفات حسب مذہب حنفی باتباع فقائے اعلیٰ حضرت قدس سرہ مجلس
تولیت کی ذمہ داری و اختیار میں ہونگے۔
- (۳۰) مجلس تولیت کے دو اجلاس سال بھر میں ضروری ہونگے۔ ویسے مجلس
تولیت جب ضرورت ہو اپنا جملہ طلب کر سکتی ہے۔

۸۰) سے دیا جاسکتا اور منظور ہوگی۔ اور اس کے علاوہ کسی کارروائی
مجلس منتظمہ کے فیصلہ اور صدر مجلس تالیف کی منظوری سے ہوگی۔
(۸۲) بیک وقت تہائی یا تہائی سے زیادہ ارکان مجلس منتظمہ کے استعفاء کا منظور ہونا یا اس کا علو کرنا
مجلس منتظمہ کی کارروائی کے بعد مجلس تالیف کے فیصلہ سے مکمل ہوگا۔
(۸۳) کسی بھی رکن مجلس تالیف یا زیادہ ارکان استعفاء صدر مجلس تالیف کے توسط سے پیش ہوگا۔
اور مجلس تالیف کے فیصلہ کے بعد کارروائی مکمل ہوگی۔
(۸۴) عبوری دور کیلئے جبکی مدت تین سال ہے۔ مندرجہ ذیل حضرات مجلس منتظمہ کی حیثیت سے چنے ہوئے ہوں گے۔

محمد پیداران (۱) صدر جناب مولانا سید غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ اسلامیہ اندر کوٹ۔ میر محمد (۲) نائب صدر
جناب مولانا ساجد علی خان صاحب خواجہ قطب بریلی (۳) نائب صدر۔ جناب مولانا غلام محمد خان صاحب جامع
عربیہ ناگپور (۴) نائب صدر۔ جناب مولانا پیر الدین صاحب براؤن شریعہ لہری (۵) نائب صدر مولانا سید
جنرل۔ جناب مولانا محمد حسین رضا خان صاحب کانگر ٹولہ بریلی (۶) ناظم مالیات۔ سید حمایت الرحمن صاحب
کارڈ نزد جامع مسجد بریلی (۷) نائب ناظم مالیات۔ جناب سجاد حسین صاحب براہم پور بریلی (۸) نائب ناظم مالیات
والسپٹر محکمہ مالیات۔ جناب فیصل الرحمن خان صاحب سوداگران بریلی (۹) ناظم تعلیمات۔ جناب مولانا محمد حسین رضا
خان صاحب کانگر ٹولہ بریلی (۱۰) نائب ناظم تعلیمات۔ جناب مولانا مجیب السلام صاحب موضع ادوی ڈاکخانہ انعام
اعظم گٹھ (۱۱) خاتون۔ جناب محمد سعید صاحب سنسار پورٹ پٹن بریلی (۱۲) محاسب۔ جناب سید محمد حسین
صاحب کبیل بزرگ عنایت، گنج بریلی (۱۳) حقیقہ آرگنائزر۔ جناب مولانا علی محمد صاحب دھوراجوی راج پلا گجرات۔
ارکان (۱۴) جناب مولانا محمد رضوان الرحمن صاحب مفتی اندور دالوہ (۱۵) جناب مولانا سید ظفر
حسین صاحب کچھوچھوی ممبر پارلیامنٹ فیروز شاہ روڈ ۱۴، ۴، نئی دہلی (۱۶) جناب پیر سید شاہ اسرار الحق صاحب
سیرت کمیتی کوٹہ (۱۷) جناب مولانا شتاق احمد صاحب نظامی دائرہ شاہ اجمل۔ الہ آباد (۱۸) جناب مولانا
ابوالوفا صاحب فصیح محلہ خدائی پورہ۔ غازی پور (۱۹) جناب مولانا ارشد القادری صاحب مدرسہ
فیض العلوم جمشید پور (۲۰) جناب مولانا تقی الدین صاحب بریلی دھارواڑ (۲۱) جناب مولانا محمد حسین
صاحب اجمل العلوم سنبھل مراد آباد (۲۲) جناب مولانا شاہد رضا خان صاحب محلہ بھورہ سے خان
پہلی بھیت (۲۳) جناب مولانا قاری محمد رفیع الکریم صاحب لال مسجد مراد آباد (۲۴) جناب حافظ مولوی
ظہیر الدین صاحب مدیر استقامت کانپور (۲۵) جناب سیٹھ اسماعیل جانی صاحب سکرٹری سنی جمعیۃ العلماء
عبد الرحمن اشرفی ممبئی (۲۶) جناب سیٹھ اسماعیل صاحب مالک فرم حاجی کریم نور محمد توارہ ناگپور (۲۷) جناب
نذیر احمد صاحب ایڈوکیٹ اڈوٹی ضلع کرنول (۲۸) جناب عدوی اقبال احمد صاحب مدیر ترویج کرن بریلی (۲۹) جناب
سید اعجاز حسین صاحب ہوانی ٹولہ بریلی (۳۰) جناب ڈاکٹر شتیاق حسین صاحب رجبندان بریلی (۳۱) جناب
محمد سمیع خان صاحب جرنل بریلی۔ محمد شاہ بالا

(دستخط مفتی اعظم ہند و استاذ کرام الدین)

گزارش خدمت حضرت علامہ از مری تھا قبلہ بالشین سرکار مفتی عزیمت علیہ السلام
بہ بیہ وسلم و سبوی!

عرض خدمت یہ ہے کہ بعض مخالفین و حاکمین بڑی شدت سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں
کہ آپ کے برادر گرامی مولانا محمد رحمان رضا خاں صاحب نے آپ پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ آخر اس
امر کی حقیقت و واقعیت کیا ہے؟ برہنہت میں کافی بیعتی پائی جاتی ہے لہذا آپ اصل
حقیقت سے ہمیں آگاہ فرمائیں تو انہیں وکرم ہوگا فقط والسلام

نیاز کشین
عبدالمستنیر خان شریف
ناگپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی سہولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین
اس الزام کی واقعیت بنانا میری ذمہ داری نہیں ہے لہذا اس کے بارے میں مجھ سے سوال کرنا
جہ معنی وارد۔ جو لوگ یہ الزام مجھ پر کر رہے ہیں اس کا ثبوت رفیق کے ذمہ ہے لہذا
وہی کسی واقعیت بنائیں اور ثبوت ہم پر بھیجیں کہ فقیر کو میرے بھائی مولانا محمد رحمان رضا خاں
نے کافر بنا دیا ہے اور یہ خود ہی بتائیں کہ کس بنیاد پر کافر کہا ہے۔ اور ان کے ذمہ یہ
بی لازم ہے کہ جس بنیاد پر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ محدوج مذکور نے مجھے کافر کہا ہے اس بنیاد
کا بھی وہ ثبوت ہم پر بھیجیں، اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ انتہاء تک تمہاری
مدد بیان قیامت تک مطلوب ثبوت لانے سے عاجز رہیں گے، ثواب یہ لوگ یہ بھی بتائیں کہ
یہ ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کا کیا حکم ہے؟ اب کہنے لگا کہ یہ الزام جو مجھ فقیر کو
دیا جاتا ہے وہ مجدد ثنائی میرے سر نہیں بلکہ الزام دینے والے سلسلہ رضویہ کے حاکمین
اور ہم دونوں بھائیوں کے بلکہ پورے خاندان رضویہ کے یہ دشمن اس میں خود گرفتار ہیں۔
واضح رہے کہ انہوں نے صرف مجھے ہی مورد الزام نہ ٹھہرایا بلکہ میرے برادر بزرگوار کو بھی
پہرے سی میں گرفتار کرنے کی کوشش کی اور اس طرح ان معاندین نے ایک تیرہ سے دو شکار
کئے لیکن مجدد ثنائی بن اور میرے بھائی اس الزام بے بنیاد سے بری ہیں اور یہ الزام ان
حاکمین رضویہ کے سر ہے کہ جو کسی کو بے ثبوت شرعی کافر کہے جو کفر حدیث کفر الہی سر
لوٹتا ہے۔ ان حاکمین کے ہاں خود سوائے ان چند اشتہارات کے کچھ نہیں جن میں میرے
برادر بزرگوار کا نام بھی نہیں اور نام بھی ہو تو بعض اشتہاری باتیں محبت شرعیہ ہیں تو ثبوت
شرعی سے ان کے ہاں مجدد ثنائی خالی ہیں اور میرے لئے بلفظ ثنائی براشت کیسے دیتی تھیں۔

ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے برادر برادر گوار نے رشتہ داری سے پہلے کے جملہ عہد میں
 میرے شہر اپنی مرآت و پیراں کا اعلان بیان کیا ہے فرمایا اور اسے مداروں کا نشانہ
 بنایا۔ اس اعلان کا کپیٹ مجھ کو لکھا فقیر کے پاس موجود اور دیگر افراد کے پاس محفوظ
 ہے۔ یہ بھی یہ حاسد بن میری تکفیر کا الزام میرے بھائی کے سر رکھتے ہیں حالانکہ وہ
 اس الزام سے انکاری ہیں، اور جب وہ اس الزام سے انکاری ہیں تو نہ میں
 ملزم اور نہ میرے بھائی پر کوئی الزام ثابت۔ اور جب الزام ثابت ہی نہیں بلکہ میرے
 سے الزام ہی نہیں کہ وہ اس سے منکر ہوئے رب اسے انکار مانیں یا کھو اور، بہر حال
 الزام تکفیر زائل، اور جب اس کلمہ میں جو انہیں چاہیے تھا وہ خود رکھتے تو ان
 کی قوم کی تشہیر کیا ضرورت؟ مجھے نہیں معلوم کہ یہ تشہیر کس نے کی۔

والہ لغہ و ادریکہ

الفقر کا آخری واسطہ
 سب ۲۶ تاریخ ۱۵
 ۲۶ مئی ۱۹۹۵ء

اتحادی معاہدہ خالوادہ رضویہ

- ہم جملہ فرزندان حضرت مہر العظمیٰ حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان
مصدر جم ذیل امور باتفاق رائے کیے گئے ہیں۔
- (۱) ہم لوگوں میں سے کسی جانب سے کسی دوسرے کے حق میں کوئی ایسی بات صادر نہ ہوگی جو اپنی
دلازاری اور برکتی کا سبب ہے۔
 - (۲) ہم لوگ مسئلہ دمرکز کے دو مقام معاد کو ذاتی و عادی و معاد پر مقدم جائیگا۔
 - (۳) ہم مل سے کسی کے ساتھ تعلق نہ کیے والے کسی امر کے بارے میں اگر بات تو
فری کے ساتھ ثابت ہوگی کہ اسکا کوئی قول و فعل یا قول و فعل پر ضرور میں نفاق کا باعث بنتا ہے
تو اس آدمی سے قطع تعلق کر لیا جائیگا۔
 - (۴) حضور سیدی مفتی اعظم حضرت مولانا محمد علی کے عرس میلہ کے موقع پر مقصد کیلکٹا جے ہم اسکا
اکے پابند رہیں گے ہم میں سے کوئی اس مقصد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا
اور نہ دوسروں سے کہنا جائیگا۔
 - (۵) رفوی دارالعلوم مظہر اسلام سنی بریلی شریف کا دستور و نظام حضرت مفتی اعظم کے
محررات و خواہشات کے مطابق ہوگا اور خاندانی دستور کی بھی وہ ہوگی و معاہدہ
کے ساتھ مسئلہ ہے کیونکہ حضرت کی تحریر کے مطابق مولانا امجد علی صاحب دارالعلوم
کے صدر ہیں۔
 - (۶) مولانا امجد علی صاحب دارالعلوم مولانا سیدان رضا صاحب کے قائم کردہ ادارہ اشاعت
تفنیات رضا کے معاملات و ادب دوسرے کاموں میں کسی کو دخل اندازی کا حق نہیں ہوگا۔
 - (۷) مکان اعلیٰ حضرت جہیں مولانا امجد علی صاحب دارالعلوم و مولانا امجد علی صاحب سکونت پذیر
ہیں ایسی سکونت میں کوئی خارج نہیں ہوگا۔
 - (۸) افراد خاندان کے اندر اگر کوئی اختلاف رائے پیدا ہو تو اسکو خاندان کے افراد
ہی ملکر طے کرینگے اسکو تقریر یا تحریر کسی طرح کی نواہی سے نہیں لایا جائیگا۔
- محمد سید خاندان محمد

مجلس علمای اسلام آباد
کمیٹی رضوی دارالعلوم مظہر اسلام آباد نزدیکی مسجد اہل حق شریف

حضرت مولانا شاه محمد رحمان رضا خاں قاضی	مدرسہ
حضرت مولانا شاہ محمد اختر رضا خاں قاضی	مدرسہ
حضرت مولانا سید سلیمان رضا خاں قاضی	مدرسہ
حضرت مولانا شاہ خالد علی خاں قاضی	مدرسہ
حضرت مولانا مہمان رضا خاں قاضی	مدرسہ
حضرت مولانا نجم رضا خاں قاضی	مدرسہ
جناب عبدالکبیر صاحب عرفہ النعمانی	مدرسہ
حضرت مولانا تحسین رضا خاں قاضی	مدرسہ
جناب عمر رضا خاں قاضی	مدرسہ

۱	محمدان	میرزا رضا خان صاحب	محمدیان صاحب
۲		نورمحمد رضا خان صاحب	
۳		رضا الرحمن خان صاحب	
۴		میرزا الرحمن خان صاحب	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[illegible]

مرد دگر ۱۲۸۵

۸۶

برادر عزیز احمد بن علی

و علیکم السلام نعم السلام علیکم

تبار عزیز و محترم خود - خود را بخوبی بخود

چند (۱۲۸۵) قلم یادگار و یادگار

در این حال یادگار چندی به یادگار

که بیشتر و بیشتر به یادگار

هم نام اخویم و سوا سوا به یادگار

کتابخانه که در این حال به یادگار

خانه غیر از این حال به یادگار

به یادگار و یادگار و یادگار

اہلسنت کی جماعت کا دفاع پائندہ باد
ملک احمد رضا خاں تابد تا بندہ باد

نہ تم صدے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیں کرتے
نہ کھلتے راز ستر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ناموس اعلیٰ حضرت کو داغدار کر نیکی ناپاک کوشش کا بھانٹنا

اللہ رب العزت نے کچھ بڑے مقدسہ کے خطباء و علماء کو یہ نہایت دنیاوی عزت و شہرت سے نوازا تھا۔ جس کا شکریہ بارگاہ ایزدی میں کرنے کے بجائے اہلسنت کی طرح کبر و غرور اور بڑائی و نخوت کے زبردست نشے نے ان لوگوں کو بھی بدست کر دیا۔ نتیجتاً دنیا کے پیران کرام اور اکابر علماء عظام کی عزت و آبرو سے کھلاڑ کر کے گئے۔ کہیں اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادبی سطح پر گھس کر دانا۔ تو کہیں مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی شان افتاء پر تنقید کی کوشش کی۔ کبھی نقیبہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شرف الدین صاحب قلعہ احمدی شارح بخاری کو جاہل و اہل لکھ مارا۔ بالخصوص جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ ازہری صاحب قلعہ پر تو کالیوں کی بوجھاری ہوئی۔ بلکہ وہ کون سے ناشائستہ و نازیبا الفاظ ہیں جو حضور ازہری صاحب قلعہ کیلئے استعمال نہ کئے گئے ہوں۔

دیکھئے ہمارے مباحث کی کتاب کملی اور احمد اشرف کی تصنیف تحفۃ نقوس۔ دونوں کتابوں کے ہر ایک لفظ نے اپنے مصنف کی اصلیت کا پتہ دینگے۔ کتاب کے مطالعہ سے سکتے طاری ہو جائے گا، کلیجہ دہل جائے گا، بدن کے رونگے اترتے ہو جائیں گے۔ کہ خود کو اولاد رسول کہلانے کا دعویٰ اور ناسبیین رسول پر اس قدر غلیظ حملے جس پر ہر عامی و جاہل بھی تفتہ رہا ہے۔ ہر طرف سے لعنتیں بھیجی جا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے مریدین و معتقدین بھی اپنے پیر زادگان کو لعن میں کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اشرفی میاں نے جنہیں قطب الاقطاب کہا۔ حضور محیث اعظم جن کی عظمت کی خاطر زندگی بڑھتے رہے۔ جن کو ہمیشہ اعلیٰ حضرت اور مجدد اعظم کہتے رہے جن کی زبان و قلم کو خدا کی حفاظت میں ہونے کا دعویٰ کرتے رہے۔ ناک بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کرنے کو زندگی کا عظیم سرمایہ سمجھتے رہے۔ آج ان کی اولاد اعلیٰ حضرت کو ادبی غلطی کرنے کا مرتکب کہہ اپنے والد محدث اعظم کی ذات کو بھی مجروح کر رہی ہے۔ اور حضور اشرفی میاں کو بھی قبر میں تر پار ہی ہے بلکہ بھی حال میں ہی اپنے عظیم شرفی بزرگ جسے خود بھی شیخ المشائخ اور سرکار کلاں کہتے ہیں انھیں کلکتہ لاکر ناموس اعلیٰ حضرت پر گھناؤنے حملے والے جلسہ کا صدر بنا کر جوڑ نیل و لکھ مارے۔ اب شاید زندگی وہ ان لوگوں کے جلسہ کی صدارت سے باز رہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے جسے دنیا سرکار کلاں نے اسے اپنے بے مرید کی بیٹی کی نکاح خوانی سے روک دیا جائے۔ حتیٰ کہ صرف نکاح کا خطبہ پڑھنے کی خواہش پر بھی نہایت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اس پیشانی کی جھنجھلاہٹ میں مفاہمتی گفتگو کے موقع پر حضرت کی زبان سے بار بار یہ جملہ سرزد ہو گیا کہ ابولہب بھی میرا رشتہ دار ہے۔ ابولہب بھی میرا رشتہ دار ہے جبکہ مخاطب نے فوراً گرفت کرتے ہوئے کہا کہ ابولہب جب آپ کا رشتہ دار ہے تو حضرت آپ پر بہ حال اس جملہ کی وجہ سے وہ فتوے کی زد میں ضرور ہیں لیکن یہ تمام مذاہمتیں صرف اور صرف ہاشمی و مدنی میاں وغیرہ کی ناشائستہ و داغداروں کی وجہ سے اٹھانی پڑ رہی ہیں۔ عقل سے لو کام اب بھی ہاشمی مدنی میاں پکیوں اڑانے پر تلے ہو خاندان کی وجہ سے ہیں۔ تاکہ بس نہیں بلکہ اس کے بعد ہی کلکتہ کلنگا کی مسجد میں سرکار کلاں کے ساتھ جو عظیم حادثہ پیش آیا ہے اسے تادیب بھلایا نہیں سکتا۔ مریدین و متوسلین کے اصرار پر کلنگا کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے کیلئے تیار ہوئے لیکن لوگوں کی ہنگامہ آرائی پر کہ ابولہب کے رشتہ کے چھے نماز نہیں ہوگی۔ انھیں مسجد کے دروازے سے ہی واپس کر دیا گیا۔ بلکہ اس قدر ٹھیس لگی ہوگی۔ شیخ المشائخ اور سرکار کلاں کی جلتے والی شخصیت کو یقیناً اسے بھاری بھرکم القاب والی ذات کے ساتھ یہ ایک عظیم سانحہ ہے۔ لیکن ہاشمی انڈیمپنی کے کئی فرد کی ہوش نہیں وہ لوگ تو بریلی شریف کو بدنام کر کے اور ناموس اعلیٰ حضرت پر ناپاک حملے کر کے کچھ چھہ کو علمی مرکز اور مدنی میاں کی تجدیدیت کا کھونٹا کرنے کی ناکام کوشش میں ایسے بدست ہیں کہ علمائے ذوی الاحترام کی شان میں بزر بانی اور توہین کرتے ہوئے سرکار کی ان احادیث پر کوئی فراموش کر چکے ہیں۔ کہ میری امت کے علماء و نبی اسرائیل کے انبیاء کے منظر ہیں۔ ایضاً عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے ایضاً دینے ہمارے علماء کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث پاک کے تین ٹکڑے ہیں کہ ایسے اس کی روشنی میں ہاشمی انڈیمپنی تمام افراد اپنے چہرے و بچھیں کہ ایک طرف آل نبی ہونے کا دعویٰ اور دوسری جانب علمائے اہلسنت کی شان میں گستاخیاں اس قدر پر شاعر مشرق کا یہ شعر پڑھیں۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو پتہ تم سبھی کچھ ہوتا تو کہ مسلمان بھی ہو

بریلی شریف کی رشتہ کی گستاخوں کو دنیا میں بھی خائب و خاموش کرنا شروع کر دیے چنانچہ ابھی کلکتہ کے اجلاس میں ۱۸ ۱۹ نومبر ۱۹۸۷ کو جو رسوائیاں ہوئیں کہ نعرہ تہذیب کے بجائے گالی گلوچ اور مردہ باد کے نعرے لگے۔ حد یہ کہ مجمع سے ہاشمی کے اوپر چنے چل چلے گئے اور ہاشمی کو نہایت شرمندگی کے ساتھ یہ ہوجانا پڑا کہ بہت بے آبرو کر کے کو جسے ہم نکلے۔ کس قدر خیریت کی بات ہے کہ کچھ لوگ بلیں بھلا تھے تو ہی کیلئے قرار دیتے تھے اس پر چلے چل کی بوجھار شاید اب ہاشمی انڈیمپنی کو لیکن شرم و حیا و عقل ہو تو کام آئے کہ اس امید ہے وہ بے جا بائیں رہو گی ہمارے ہاں ہے حیا و شرافت اگر ہیں بستی۔ تو ہم بھی ایسے ہی ہمارے ہاں کیلئے۔ مولانا محمد حسین الزماں قادری دارالعلوم قادریہ چنبیہ کانورہ پٹنہ پورہ المشہرہ۔ فیروز احمد سرکاری مدرسہ ہذا

باب یازدهم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ————— مراد آباد میں فرضی مقدمہ
- ☆ ————— معاندین کی شرمناک ذلت
- ☆ ————— زبردست فتح و کامرانی

آج کے دور میں حق و صحیح بات کہنا اور حق کی پاسداری کرنا نہایت ہی دل و گردہ کا کام ہے، مگر علماء حق نے ہمیشہ ظالم و جابر کے سامنے جہاد الحق و زحوق الباطل کا نعرہ مستانہ لگا کر حق و صداقت کی حفاظت و صیانت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ واقعہ گونڈہ سے متعلق حضرت تاج الشریعہ نے مناظر اہل سنت مولانا مشاہد رضا خاں پبلی بھیتی کے فتویٰ کی تائید کی تھی، جس پر مولوی انتخاب قدیری اور اس کے حواری چراغ پا ہو گئے۔ حضرت کے خلاف پوسٹر و پمفلٹ شائع کئے ان معاندین کا کلیجہ اس پر بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تو مراد آباد شہر کے تھانہ ناگفنی میں ۲۰ نومبر ۱۹۹۶ء کو ایک فرضی ایف، آئی، آر درج کرائی گئی۔ اس رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ ”مولانا اختر رضا خاں ازہری اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ محلہ ناگفنی میں آئے، انہوں نے چھڑی پھینک کر ماری، جس سے میرے اسکوٹر کا توازن بگڑ گیا اور عقب کی لائٹ ٹوٹ گئی۔ اور دو لوگ ساتھ تھے، ان کے نام جانتا ہوں مگر دیکھنے پر پہچان لوں گا، انہوں نے ریوالور نکالا، دھمکی دینے لگے کہ میں تجھے جان سے مار دوں گا، تو جام نگر سے بچ کر آ گیا مگر یہاں نہیں بچ سکتا ہے، جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے چلے گئے۔“

جب انتخاب قدیری کی اس تحریر پر پولس و انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی تو ۷ فروری ۱۹۹۷ء کو مراد آباد کورٹ میں استغاثہ دائر کر دیا۔ جس میں اس کا لڑکا انتساب قدیری، اکبر علی اور ولی الرحمن کو گواہ کے طور پر رکھا گیا۔ اس کی طرف سے کورٹ میں یہ کارروائی بڑی خاموشی و رازداری سے چلتی رہی، کئی ماہ گزر جانے کے بعد اطلاع ملی، پھر علامہ مولانا عسجد رضا خاں قادری، الحاج محمد افروز رضا، مجیب رضا مرحوم کے ہمراہ راقم السطور مراد آباد پہونچے۔ نقلیں نکلوا کر ماہرین قانون سے صلاح و مشورہ کر کے جواب داخل کیا۔ ۱۷ جون ۱۹۹۷ء کو جانیبن سے کورٹ میں بحث ہوئی۔ ان دنوں حضرت تاج الشریعہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت کو پوری کارروائی سے گوش گزار کرنے کے بعد دعا کے لئے عرض کیا، حضرت نے فرمایا کہ ”انشاء اللہ تعالیٰ سچ کی فتح ہوگی۔ اور ایسی فتح ہوگی جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کو مقدمہ بدایوں میں فتح و کامیابی ملی تھی۔ بالآخر ۱۲ فروری ۱۹۹۹ء کو آخری بحث کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس آر، کے، کل شریٹ نائب ضلع جج مراد آباد نے ہماری دلیلوں کو تسلیم کیا۔ اور حضرت کے حق میں فیصلہ دیدیا۔“

فاضل جج آر، کے، کل شریٹ نے اپنے فیصلہ میں حضرت کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے کہا کہ ”وہ ایک خالص مذہبی شخصیت کے مالک ہیں، ان کا اپنے سماج میں اعلیٰ مقام ہے۔“ فاضل جج نے آگے کہا کہ ”ایسے لوگ جو دور دراز مقام پر رہتے ہیں۔ ان کو ذہنی و جسمانی تکلیف دینے و پریشان کرنے کے لئے اس طرح کے کیس دائر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد تنگ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وادی کی تمام دلیلوں کو خارج کیا جاتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاندین تاج الشریعہ کے تمام مکروہ و مرموم عزائم خاکستر ہو کر تار عنکبوت کی طرح بکھر گئے۔ مقدمہ کا فیصلہ ۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف دو صفحہ بطور نمونہ پیش ہے۔ یہاں پر راقم حضرت علامہ مولانا عبد المنان کلیسی (شہر مفتی مراد آباد) کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔

न्यायालय अष्टम अपर तम न्यायाधीश, मुरादाबाद ।

उपस्थित:- श्री आर०के० कुलश्रेष्ठ ॥ एच०जे०एस०॥

दार्शनिक पुनरीक्षणसंख्या-~~अ.अ.अ.अ.~~ 47/97

श्री अखतर रजा पुत्र श्री इब्राहीम रजा निवासी मोहल्ला सोदागरान
कोतवाली बरेली - ----- निगरानीकर्ता

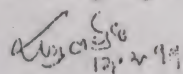
बनाम

1- 30 प्रदेश सरकार द्वारा जिला शासकीय अधिवक्ता, मुरादाबाद
2- श्री मोलाना मोहम्मद इन्तखाब कदीर पुत्र श्री अलताफ हुसैन निवासी
मोहल्ला कितरोल थाना नांगफनी, मुरादाबाद ----- विपक्षी गण
निर्णय

यह दार्शनिक निगरानी निगरानी कर्ता अखतर रजा
द्वारा परिवार सं० 897/96 मोलाना मोहम्मद इन्तखाब बनाम अखतर
रजा अन्तर्गत धारा- 392, 504, 506 आई०पी०सी० थाना मुगलपुरा
जिला मुरादाबाद में विद्वान अवर न्यायालय अष्टम अपर मुख्य न्यायिक
मैजिस्ट्रेट श्रीयू० डी० भट्टा द्वारा निगरानीकर्ता के प्रार्थना पत्र तलबी पर
विचारण हेतु पारित आदेश दिनांक- 8-5-97 के विरुद्ध घोषित की
गयी है।

निगरानी में निवेदन किया गया है कि विपक्षी सं० 2 द्वारा
प्रार्थना दापर परिवार-पत्र पर दिनांक- 7-2-97 को विद्वान मैजिस्ट्रेट
द्वारा निगरानी कर्ता को तलब करा लिया है। निगरानीकर्ता ने माननीय
उच्च न्यायालय में प्रार्थना-पत्र न० 1300/97 प्रस्तुत किया। माननीय
न्यायालय ने आदेश का क्रियान्वयन स्थगित कर दिया और न्यायालय
को आदेश दिया कि प्रार्थना को तलबी के सम्बन्ध में पुनः सुना जावे।

निगरानीकर्ता के विरुद्ध शेष भावना से परिवार प्रस्तुत किया गया है
जो आधार रहित है। प्रथम दृष्टया कोई मामला निगरानीकर्ता के
विरुद्ध नहीं बनता तथा अपराध जिनमें निगरानी कर्ता को तलब किया
गया है उनमें कोई अपराध नहीं बनता है। यह परिवार महज निगरानी
कर्ता को तंग व परेशान करने के लिये किया गया है। परिवार की व
साक्षीगण के बयानों में बहुत अन्तर है और परिवार की पूर्ण कहानी
गलत बयानों के आधार पर की गयी है जो विश्वसनीय नहीं है। विद्वान
मैजिस्ट्रेट ने विधि सम्मत कार्य नहीं किया है। आदेश दिनांक-
8-5-97 भी विधिसम्मत नहीं है। श्रुतिपूर्ण है। क्योंकि कोई अपराध


12/2/97

-8-

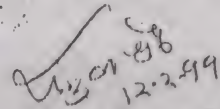
आदेशा दिनांक- 7-2-97 व 8-5-97 खण्डित होने योग्य हैं व निगरानी स्वीकार होने योग्य है। एवं जारी आदेशिका भी निरस्त होने योग्य है। और निगरानीकर्ता अभियुक्त/निगराना दोषागुप्त/उन्मोचित होने योग्य है।

आदेश

=====

प्रस्तुत निगरानी स्वीकार की जाती है विमान अवर न्यायालय । मैजिस्ट्रेट । द्वारा पारित प्रश्नगत आदेश दिनांकित- 7-2-97 व आदेशा दिनांकित- 8-5-97 निरस्त किये जाते हैं तथा अभियुक्त के विरुद्ध जारी आदेशिका निरस्त की जाती है। एवं कार्यवाही परिवार लम्बित अवर न्यायालय निरस्त की जाती है। निगरानीकर्ता/अभियुक्त को दोषागुप्त/उन्मोचित किया जाता है।

दिनांक- 12-2-99

 12.2.99

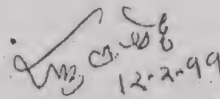
। आर.के. कुलकर्णी ।

अष्टम अवर सत्र न्यायाधीश

मुरादाबाद

निर्णय को हस्ताक्षरित एवं दिनांकित करके आज छुले न्यायालय में उच्चारित किया गया ।

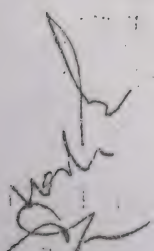
दिनांक- 12-2-99

 12.2.99

। आर.के. कुलकर्णी ।

अष्टम अवर सत्र न्यायाधीश

मुरादाबाद ।



باب دوازدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ————— مکتوب نگاری ایک علیحدہ فن

☆ ————— دور جدید میں زوال پذیری

☆ ————— شیر زمان انصاری، مولانا حبیب الرحمن جیبی، مولانا مقبول مصباحی

شاہ تراب الحق قادری، مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی، اور مفتی اعظم راجستھان

☆ ————— زمانہ طالب علمی کی ڈائری

خطوط اور مکتوبات کی ہمیشہ تاریخ میں اہل علم و دانش کے نزدیک افادیت و اہمیت رہی ہے۔ آج تاریخ اسلام، سیرت و سوانح اور اسلاف و اخلاف کے ملفوظات و ارشادات ملتے ہیں، ان میں مکتوبات کی بنیادی اور اساسی حیثیت ہے۔ تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے بخوبی واقف ہیں کہ باضابطہ مکتوب نگاری ایک موضوع و فن ہے۔ راقم السطور نے ”خطوط امام احمد رضا بریلوی“ (قلمی) پر مکتوب نگاری کے حوالے سے ایک تفصیلی معلوماتی مقدمہ لکھا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ کے مکتوبات بھی کثیر تعداد میں ہیں، یہاں چند بطور نمونہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ آج کے مادیت و جدیدیت پسندی نے مکتوبات و خطوط کی اہمیت کو کم کر دیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ مستقبل میں اہل اللہ کے احوال و آثار مرتب کرنا نہایت ہی دشوار مرحلہ ہوگا۔

جناب شیرزاں مصطفوی انصاری موضع اسماعیل پور پوسٹ دیوی گنج ضلع الہ آباد (اب ضلع کوشامبی) کے رہنے والے ہیں، آپ کی دعوت پر حضرت تاج الشریعہ کی معیت میں راقم السطور کئی بار حاضر ہو چکا ہے، ایک بار حضرت نے تاریخ عنایت فرمائی مگر طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے خط لکھ کر راقم کو جانے کا حکم فرمایا۔ میں نے جلسہ میں تقریر کی اور حضرت کا لکھا ہوا خط پڑھ کر سنایا، پورا مجمع جوش عقیدت میں خوش ہو گیا، خط میں راقم کا بھی ذکر ہے۔

مولانا حبیب الرحمن حبیبی مہتمم مدرسہ تجوید القرآن ہوڑہ نے خط لکھ کر شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کی شکایت کی اور وہ کسی وجہ سے نالاں بھی تھے۔ حضرت تاج الشریعہ نے حضرت شارح بخاری کی حمایت کرتے ہوئے مولانا کے ذہن کو صاف کیا مولانا مقبول احمد مصباحی بانی جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلی کو عربی مجلہ شائع کرنے پر مبارکباد اور دعائیہ کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ ۱۴/۱۲/۱۴۱۸ھ کا تحریر کردہ تفصیلی مکتوب حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری کراچی کے نام ہے۔ مولانا مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی صدر مفتی دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی کے خط کا جواب ۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء کو دیا ہے۔ مفتی اعظم راجستھان علامہ مفتی محمد اشفاق نعیمی بانی دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور، حضرت تاج الشریعہ کو اکثر اپنے علاقہ میں دعوت دیکر مدعو کرتے تھے، متعدد بار حضرت کے ہمراہ راقم بھی جودھپور حاضر ہوا ہے۔ آپ کے نام ۲ خط ہیں جو ۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ لکھوا کر بھیجوا یا تھا۔

آخر میں حضرت تاج الشریعہ کے زمانہ تعلیم و تعلم جامعۃ الازہر قاہرہ مصر (۱۹۶۳ء) کی رفق کاپی کے دو صفحات بطور نمونہ یادگار کے طور پر پیش ہیں۔ ویسے یہ کاپی ۵۰-۶۰ صفحات پر مشتمل ہے، اسمیں روزانہ کے اسباق کی ترتیب، یادداشت، کچھ ذاتی امور لکھتے تھے۔ اس کو ذاتی یادداشت ڈائری کا نام دیا جاسکتا ہے۔ مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا مفتی نسیم اشرف ازہری امام و خطیب جامع مسجد ماریشش ہم سبق و بے تکلف ساتھی ہیں۔

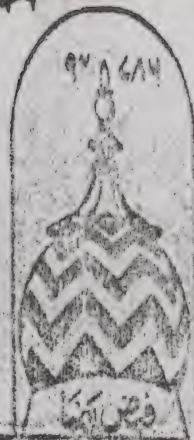
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

Head Mufti: Central Darul Ifta-Boreilly.

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif

U.P. 243003. (INDIA)

● Tel: 72166



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۸۷ سوداگران، بیوٹی شریف، یو۔ پی، (انڈیا)

مستوفى

Ref. No. _____

Date: 14/1/1995

بجزایر زمان ^{در} حیات واجب است اولی میسر است از دود و عاقبت
 میسر است از این که این قدر از نعمت اراکین و گنجی در حق است که این قدر از عاقبت میسر است
 از این که این قدر از نعمت اراکین و گنجی در حق است که این قدر از عاقبت میسر است
 الشان الله صحت باب برادر و گنجی در حق است که این قدر از عاقبت میسر است
 منسوب به این طبع و گنجی در حق است که این قدر از عاقبت میسر است
 منسوب به این طبع و گنجی در حق است که این قدر از عاقبت میسر است

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED

AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI

President: All India Sunni Jamiatul Ulema

Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly Sharif

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif,
U.P. - 243003 (India) • Tel: 0581-472166



قائم مقام حضور مفتی اعظم
صلواتہ علیہ
مکزی دارالافتاء بریلی شریف
(انڈیا)

پیشکش: محمد رفیع

Ref. No. _____ حوالہ

Date: _____

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی و سلم علی رسول اکرم و آلہ وصحبہ، صلی اللہ علیہ وسلم

و علیہ

فقد بلغنی أن الأخ المؤثر مقبول أحمد المصباح قد عزم على إصدار
مجلة شهرية باللغة العربية، فسرت لجنة البناء، وكان فرحي به عظيما،
أدعوا الله سبحانه وتعالى أن يحقق أملاه، و يصلح عمله، و يعلم النفع بزمه
المجلة ليسأرأه المسنة والجماعة، و يجعلها منارا لهدى لمن حاد عن سبيل الرشاد
والجهد يذكر أن الأخ الفاضل عازم على إصدار عدد هام،

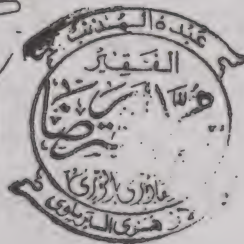
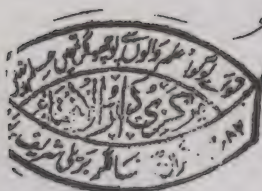
حول الاصاح أحمد رضا خان - قدس الله تعالى سره - - صلوات الله تعالى
ربنا ربنا ما أراد، وكان له خير مدين - و رحم الله عبدا حال - آمين:

فقط والسلام

أخوكم في الله

الفضل إلى جهة الغنى
محمد اختر رضا الفاتح الله بصره غفر له

٧ من ذي الحجة ١٤٢٢ هـ
الموافق ٢٠ من فبراير ٢٠٠٢ م



[illegible]

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
SHAR RAZA KHAN QADRI AZHARI
 Resident- All India Sunni Jamiatul Ulema
 Head Mufti, Central Darul Ifta-Bareilly.
 82, Raza Nagar, Saudagran Bareilly Sharif
 U.P. 243003, (INDIA) • Tel: 0581-472166



نام مقام حضور مفتی عظیم
 صدر آئین اہل سنت و جماعت اسلام
 صدر مجلس اعلیٰ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
 ۸۲ سوداگران، بریلی شریف، بریلی، (انڈیا)

Ref. No. _____ خلاہ _____ (۱۳) _____ Date _____

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 فی جواب سوال حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
 کے سوال کے متعلق کہ آیا مسیح علیہ السلام کا وجود
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے یا نہیں؟
 جواب: مسیح علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ
 وہ ایک مخلوق ہے جس کا وجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے
 پیدا کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 نہیں ہے بلکہ وہ ایک مخلوق ہے جس کا وجود اللہ تعالیٰ نے
 اپنے فضل و کرم سے پیدا کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کا
 وجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وہ ایک مخلوق ہے
 جس کا وجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پیدا کیا ہے۔
 مسیح علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ
 وہ ایک مخلوق ہے جس کا وجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
 سے پیدا کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 نہیں ہے بلکہ وہ ایک مخلوق ہے جس کا وجود اللہ تعالیٰ نے
 اپنے فضل و کرم سے پیدا کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کا
 وجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وہ ایک مخلوق ہے جس
 کا وجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پیدا کیا ہے۔

فقیر محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
 ۵۹۸
 ۱۳۵۱ھ

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

President: All India Sunni Jamiatul Ulema

Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
 U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166



فہم فیض اکبریا
 قائم مقام حضور مفتی اعظم
 صلی اللہ علیہ وسلم
 صلاہ مفتی، مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف
 ۸۲ سوداگران، بریلی شریف، بریلی، (انڈیا)

بیت خود، محمد سعید ندوی

Ref. No. _____ حالہ نمبر _____

۹۲-۹۲

Date: _____ تاریخ _____

دو الفقہائے ائمہ و حضرات علمائے مفتی کے اشفاق سے
 اس سلسلہ میں درج ذیل امور کا
 خیریت اور نیکوئی کا جواب
 کہ جب کافر ایمان نہ لے سکے، ان کے لئے جو کچھ کہیے، وہ سب کچھ
 کہ جب کافر ایمان نہ لے سکے، وہ سب کچھ کہیے، وہ سب کچھ
 کہ جب کافر ایمان نہ لے سکے، وہ سب کچھ کہیے، وہ سب کچھ
 کہ جب کافر ایمان نہ لے سکے، وہ سب کچھ کہیے، وہ سب کچھ
 کہ جب کافر ایمان نہ لے سکے، وہ سب کچھ کہیے، وہ سب کچھ

فقط اور
 محمد سعید ندوی
 صدر ایجنسہ القرآن شریف

ان کے لئے جو کچھ کہیے، وہ سب کچھ
 کہ جب کافر ایمان نہ لے سکے، وہ سب کچھ کہیے، وہ سب کچھ

باب سیزدہم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ ————— علامہ ہند کے خطوط
- ☆ ————— علماء عرب کے تاثرات
- ☆ ————— مشائخ عظام کے تائیدات

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کے علم و فضل، زہد و تقویٰ، فقہیت و صلاحیت، رشد و ہدایت، روحانی فیض، مرجع خلائق کے بھی اپنے وغیر قائل ہیں۔ آپ مفسر و محدث، مناظر و متکلم، منطقی و فلسفی، محقق و مصنف، فقیہ، وقاضی، اور مفتی اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ ملک و ملت کے بھی خواہ، ہمدرد اور بے لوث خادم ہیں۔ حضرت کے نام ہندو پاک کے علاوہ حجاز مقدس، شام و عراق اور مصر کے سیکڑوں جید علماء و مشائخ اور فقہاء کے خطوط موجود ہیں۔ حضرت کی تصنیفات و تراجم پر بہترین تاثرات رقم کر کے علمی و فقہی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ذیل میں چند خطوط و تاثرات درج کئے جا رہے ہیں۔

- (۱) احسن العلماء حضرت علامہ الشاہ سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف محرمہ ۱۲/ رذی الحجہ ۱۴۱۲ھ۔
 (۲) شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور محرمہ ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ۔
 (۳) رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری بانی جامعہ فیض العلوم جمشید پور و جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی محرمہ ۲۲/ جنوری ۱۹۸۷ء۔

(۴) فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی بانی مرکز تربیت افتاء دارالعلوم ارشد العلوم اوجھان گنج محرمہ ۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

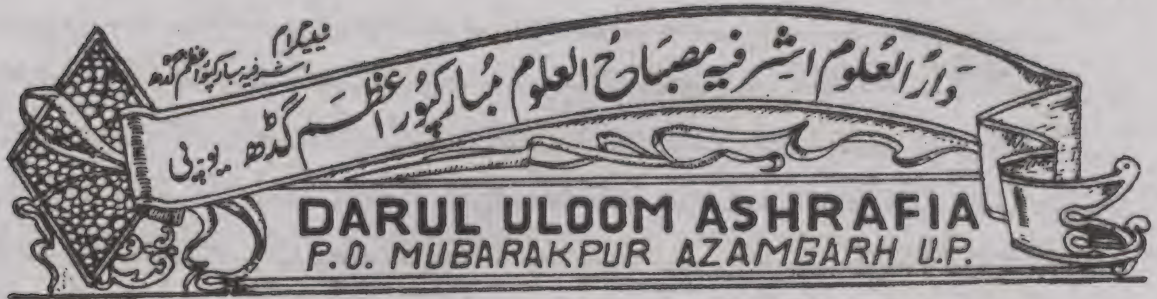
- (۵) جناب سید ظہور قاسم و انس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی دہلی، محرمہ ۲۹/ مئی ۱۹۹۱ء
 (۶) شیخ طریقت حضرت مولانا سید محمد اکمل اجملی سجادہ نشین آستانہ دارہ شاہ اجمل الہ آباد، محرمہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۸ء
 (۷) قائد ملت مولانا سید اسرار الحق صدر میلا دیکٹی کوٹہ و ممبر آف پارلیمنٹ دہلی، محرمہ ۳۰/ جون ۱۹۸۷ء
 (۸) بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر حضرت بیکل اتساہی بلرام پوری ممبر آف پارلیمنٹ دہلی، محرمہ ۲۲/ شوال المکرم ۱۴۰۷ھ
 (۹) مبلغ اسلام حضرت علامہ ابراہیم خوشتر حامدی بانی سنی رضوی سوسائٹی ماریشش و برطانیہ، محرمہ ۲۰/ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ
 (۱۰) مشہور مصنف و مورخ حضرت علامہ محمود احمد قادری سجادہ نشین درگاہ امین شریعت اسلام آباد ضلع مظفر پور
 (۱۱) فضیلت الشیخ ڈاکٹر سید ہاشم محمد علی حسین مہدی شیخ الحدیث مکتہ المکرمہ۔ محرمہ ۵/ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ
 (۱۲) فضیلت الشیخ حضرت علامہ شیخ عبدالجلیل العطا الکبریٰ خطیب جامعہ الحمد للہ لاکبر سادات دمشق، محرمہ ۲۹/ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

- (۱۳) فضیلت الشیخ حضرت علامہ شیخ محمد انس المراد بن سلیم المراد مصری مقیم جدہ سعودی عرب، محرمہ ۱۰/ رذی قعدہ ۱۴۳۴ھ
 (۱۴) فضیلت الشیخ حضرت علامہ شیخ سید یوسف بن محمد ادریس الحسنی و احسنی البیروتی جنرل سکرٹری مجلس شرعی اسلامی لبنان، محرمہ ۲۱/ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

مبہلہ و حامد اوہ صلیا و علیہا

مفتی محمد امین قدس سرہ مفتی احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی قدس سرہ، زید اللہ علیہ، ذاکم مقام حضور
مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے کچھ دن گزرنا تھا کہ میں اپنا تشریف دہلی میں لایا
مطبعہ محمد رسالہ مقام کمالا کاسٹڈ اس وقت کو اسلئے دیا کہ میں اپنے تئیں انہیں آئیں
ظاہر کر دوں کہ انہیں اپنے برکاتی نے اس رسالہ پر ایسا قبلا لیا کہ یہ بڑا بڑا کلمہ ہے مطلق
لکھ کر کتب بالہ استغاثہ دیکھا اس مسئلہ پر غرضتوں نے یہ فرمایا کہ بڑا کلمہ ہے اور
میرے اندر انہیں تحقیق نہایت ہوئے اس میں سائے پہلوں کو سامنے رکھ کر غرضتوں نے یہ فرمایا
اپنے کاموں سے دلائل شرعی و فقیہی و شرعی میں حکم نہ دے کہ وہ انہیں ایسا بلکہ اس میں
حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اور ان کے والد ماجد اعلیٰ ست لام
احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کلمہ فرمایا تھا اس سے بھی ناظرین
معاذ اللہ غرضتوں نے وہ لکھ کر بیان کر دیا ہے کہ خلیفہ تیسری مرتبہ عالمہ مسلمین
اپنے موضوع پر یہ رسالہ اپنے قابل ہے ہم ہم سب انہیں جو احکامات شرعیہ
بیان نہایت کلمہ میں خداوندی کے آواز میں میرے دل سے کلمہ کے لئے
انہی صورتوں میں کہ قول و فعل ظاہر و باطن کا غرض انہی زندگی میں
میرے سب سے کلمہ لکھ کر انہیں بریلوی اور اجماعی وغیرہ کلمہ لکھ کر
وہ فرمادیں وہ مسئلہ میں کہ قول و فعل کو ہم اجائیں اور حتیٰ الوسع خود اس
دور و دور رہیں اور وہی کلمہ و عقیدے کے لئے انہیں اغزہ و اقباب کو کلمہ
اس میں فتویٰ میں جو کلمہ کہی اور کام نہ لکھ کر حضور فاضل بریلوی کے حضور
مفتی اعظم ہند نے اس کا ترجمہ اور ان کے لئے کلمہ و فضل فاضل مجیب علیہ
انہیں فرمادے کہ انہیں ان کلموں میں فرما کہ یہ فوق برکاتی بھی اور اس مسئلہ کے لئے
کہ تا کہ اس پر غرضتوں نے یہ دیکھا کہ تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلمہ میں کلمہ لکھ کر
پہر چاہئے کہ اس میں عطا فرمائے اور ہمیں یہاں پر ہر گز نہ اس کے لئے
وہ ہم کو رحم کرے آمین کہ ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالہود

واللہ اعلم بالصواب والاب
فقیر برکاتی ج افطار سندہ طیف خیر الموقوف بحسن تہال القادری البرکاتی
سجادہ شریفین درگاہ برکاتیہ مارہرہ = ضلع ایشہ، تفریل بھی ہے
۱۲/۱۱/۱۳۱۱ھ = ۱۶/۱۱/۱۹۹۱ء و سجدہ



Ref

Date

۹۳/۷۸۶

حضرت اندس درمت برہم تلمع القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ ربہ تہ۔ عوامی فراج عالی۔
 ولانا مہ ملا۔ کیا عرض کروں۔ تین بار علماء ۱۵ جمادی الاول۔ لیکن نتیجہ کوئی نکلا۔
 سورۃ نشستہ و خوردند برخواستند۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ ذمہ دار علماء کو حق بحث
 سے دیکھیں۔ تحقیق سے ان کو کوئی مطلب نہ رہا۔ چند حضرات نے کافی محنت
 کی خواجہ مظہر حسین صاحب مولانا عبید الرحمن صاحب مولانا مظہر الرحمن صاحب بولیا
 نظام الدین صاحب مگر ان کی ادب و صف و امانت حضرات نے کوئی شے پیش نہ کی
 کا طرف نہ رہا تھا یا نہ تھکا ان کے مجمع کے سوار پرندہ نمائی کرتے رہے۔
 اس سے میرے یہ سوچا کہ قیامت تکانشیں ہوگی رفتگی بیکار رہے۔
 اور میرے علم کہ کیا کہ اس جھنجھٹ پر نہیں پڑتا ہے۔ محکمہ خاصہ
 انفسک۔ اور یہ سلسلہ بند کر دیا۔
 اللہ اس کے حکم دہی رہا کہ اس کی آئندہ مفید صودہ ہے۔ حضرت نے کہی ہیں
 نشست میں شرکت نہیں فرمائی نہ قاضی نے فرمائی اس کو بھی اثر ہے کہ میرے
 اس قسم کے مشنگوں میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔

محمد شمس الدین
 دہ۔ جاری دہری

Arshadul Quadri

FOUNDER PRESIDENT
FAIZUL OLOOM, JAMSHEDPUR, (BIHAR), INDIA

ارشاد القادری

جامعہ فضیلت العلوم جمشید پور

- Vice-President - World Islamic Mission (England)
President - All India Muslim Personal Law Conference (Delhi)
Sarbarah - Edara-e-Sharia Bihar, Patna
Mohtamim - Jamia Hzt Nizamuddin Aulia, New Delhi
Founder - Jamia Madinatul Islam, Den Haag (Holland)

Phone : Jamshedpur 25922
Patna 51794
Delhi 692128
385249

REF. No.

DATE

۷۸۶
۹۲

مرجعہ سنت، قدرت علم از سر راست

نئے سہ معیت - ۱۔

سفر میں بارگاہِ اشرافیت کے بارے میں جو کچھ درج ذیل ہے اس کی تائید فرمائی جائے۔
۱۔ جامعہ اسلامیہ، کینو، مانو، اور دیگر مقامات پر ایک سربراہ ہیں جن کے آپ
اپنے منصب کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ میں ان کے لئے رہائش گاہ
ہے اور آپ کے پاس ایک خط ہے۔ اگر آپ کو ان سے کوئی مسئلہ پیش آئے
تو جلد سے جواب دیں۔

۲۔ مارچ کو میں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک بڑا کام ہے۔
مفت زینت الحسنی نے کوئی مسئلہ پیش کیا ہے اس پر میں اور ازراہ
آپ بھی اپنے بارے میں سوچیں گے۔ مسئلہ ہے کہ علماء کو دیکھ کر آپ
سرمایہ کو بارگاہِ اشرافیت پر لے لیں۔ اگر آپ کو یہ درجہ افسوس ہے تو
آؤ وزیر آئے کرنا جو جامعہ ائمہ ہونے لگے۔ پیر، میر، امام نو
۳۔ یہ مسئلہ ہے کہ ہمیں کیا کرنے چاہئے؟ اگر آپ کو مسئلہ ہے تو آپ
میں آئے کرنا۔

فرمان کریں کہ ان کے بارے میں -
کریا -
۱۔
۲۔
۳۔

Arshadul Quadri

FOUNDER PERSIDENT

FAIZUL OLOOM, JAMSHEDPUR. (BIHAR), INDIA

- Vice-President - World Islamic Mission (England)
- President - Ali India Muslim Personal Law Conference (Delhi)
- Sarbarah - Edara-e-Sharia Bihar, Patna
- Mohitamim - Jamia Hzt. Nizamuddin Aulia, New Delhi
- Founder - Jamia Madinatul Islam, Den Haag (Holland)

ارشاد القادری

جامعہ فضیلت العلوم جمشیدپور

Phone : (Jamshedpur 25922
Patna 51794
Delhi 692228
385249)

REF. No. _____

DATE _____

۷۸۶
۵۲

مرجعہ اہل حق و عزت مذکورہ میں

نہایت سے نصیحت - مزید کی راہ :-

آج ہر کوئی کوئی ملک میں رہتا ہے۔ ان ملکوں میں اب رہا
ہو گیا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔
ہر ملک میں رہتا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔

آج ہر کوئی کوئی ملک میں رہتا ہے۔ ان ملکوں میں اب رہا
ہو گیا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔
ہر ملک میں رہتا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔

آج ہر کوئی کوئی ملک میں رہتا ہے۔ ان ملکوں میں اب رہا
ہو گیا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔
ہر ملک میں رہتا ہے۔ ہر ملک میں رہتا ہے۔

JALALUDDIN AHMAD AMJADI

KHALIFAH : HUZoor AHsANUL-ULAMA QIBLA MARAHRA SHARIF (ETA)

FOUNDER : MARKAZ TARBIAH-E-IFTA DARUL ULOOM AMJADIYA OJHA GANJ (BASTI)

MEMBER OF JUSTICE BOARD : MAJLIS-E-SHARA-E MUBARKPUR (AZAMGARH)

QAZI OF MUSLIM PERSONALLAW: DISTT. BASTI & S. KABIR NAGAR

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

حضرت خورشید علی قلی قدس سرہ مارہرہ مطہرہ (ایشہ)
مرکز تربیت افتاء دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم ادھما گنج (بستی)
فیصل پور ڈیپنشن شرعی مبارکپور (اعظم گڑھ)

Ref: 2011 62379

نَضِيفَاتُ
رَتِيبَاتُ

تلاوی فیض الرسول - اول

تاوی فیض الرسول - دوم

تاوی برکاتیر

نوار الحدیث (اردو ہندی بگراتی)

نائب القضاة (نقوی پیدیاں)

۱۱۔ محرم

باب ششم

دود، ہندی، بنگلہ، انگریز

فيلم نبی علیہ السلام

(بی، اردو، ہندی)

وزارت
داخله

نکام نیست

اور علماء

غافلک اور

بداً اولياً، و
قصة - قصصاً

(اردو، ہندی، گجراتی)

روزی مسائل

مستشفى مشنوی

مقلدوں کے قریب

مذہبوں سے

درد، ہندی، بحرائی

راہی تعلیم کی مثال چھوڑ دے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باجه مبارک و محراب
حاجاتین نفع و التماس حضرت انس بن مالک
حب قبطه امد بر کمال امد

جالتین یعنی اعظم ہندوستان کے دو حصوں پر مشتمل ہے۔
 اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج عالی بخیر باد۔

[illegible]

ساخته و متساب بهیون که در حضرت علی علیه السلام
 تحریر و انخط کرده اند -
 همه حضرت کی تو خیم در وین نصیحت به بود و بر انصاف ظاهر است و در ان خط کما اورا جی
 و از آن سے بصیغہ و در شری تحریر ان کو کمال کردیا ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ فیصل بود و ان خط
 حضرت کی تو خیم در وین نصیحت کما اورا جی ہے و شری غیر متبادر کوچہ میں خط لکھ کر دیا جائے -
 اور حضرت کی تو خیم در وین نصیحت کما اورا جی ہے و شری غیر متبادر کوچہ میں خط لکھ کر دیا جائے -
 اور حضرت کی تو خیم در وین نصیحت کما اورا جی ہے و شری غیر متبادر کوچہ میں خط لکھ کر دیا جائے -

[illegible]

جلال الدين احمد الدينوري
نسخه مجامع الدوله ۲۲۲

JALALUDDIN AHMAD AMJADI

At / P. O. Baraon Sharif (272153)

DIST. SIDDHARTH NAGAR (U. P.)

جَلَّالُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

دارالعلوم اہلسنت فیضان الرسول براؤن شیرف ضلع سہارن پور، یوپی

باسمہ تعالیٰ

والسلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم

تَصْنِيفًا

- فتاویٰ فیض الرسول ۔ اول ۔
○ فتاویٰ فیض الرسول ۔ دوم ۔
○ انوارالحدیث ۔ اردو ۔
○ انوارالحدیث ۔ ہندی ۔
○ عجائب الفقہ (فقہی پہیلیاں) ۔
○ بزرگوں کے عقیدے ۔
○ خطباتِ محرم ۔
○ انوارشرعیۃ (ابھی نماز، اردو)
○ انوارشرعیۃ (ابھی نماز، ہندی)
○ تعظیمِ نبی علیہ السلام ۔
○ حج و زیارت ۔
○ معارف القرآن ۔
○ علم اور علما ۔
○ باغِ ذک اور حدیثِ قرطاس ۔
○ سید الاولیاء ۔ (سیاحِ بکیرِ نفاہ)
○ محققانہ فیصلہ ۔ اردو ۔
○ محققانہ فیصلہ ۔ ہندی ۔
○ ضروری مسائل ۔
○ گلدستہٴ شتوی ۔
○ بد مذہبوں سے رشتے ۔
○ نورانی تعلیم مکمل ۴ حصے ۔



F.1/VC/D.R.248

129 مئی سنہ 1991 ع

بخدمت جناب قاری محمد اختور رضا خاں صاحب

السلام علیکم !

آپ کا گواہی نامہ موصول ہوا۔ آپ نے جس امر کی طرف اشارہ کیا ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ایک ایسا واحد ادارہ ہے جہاں ہندوستان کے تقریباً سارے مذاہب کی تعلیم کا لحاظ رکھا گیا ہے اور یہی - اے کے طالب علم کے لئے اسلامیات / ہندو مذہب کی تعلیم کو لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے۔ اس نصاب تعلیم میں ہر مکتبہ فکر کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ اگر آپ اس سلسلہ میں کوئی مشورہ دینا چاہیں گے تو بعد شکرہ۔ متعلقہ اساتذہ کے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائے گا۔

شکرہ

محمد اختر
طہور
(سید ظہور قاسم)
شیخ الجامعہ

بخدمت جناب قاری محمد اختور رضا خاں صاحب

82، رضا نگر، سوداگران

بریلی شریف (یو پی) 248008

S. M. Akmal Ajmal
Naib Sajjada Nashin

199 DAIRA SHAH AJMAL
ALLAHABAD

Dated ... 2 ... 14 ...

محرمی مولانا اختر رضا خالص صاحب و جناب عبد الغفور غفری صاحب

سلام منون

امید ہے جناب کا مزاج بخیر ہوگا۔ اپنے قلم "محمد علی علیہ وسلم" کے چند بندہ جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر عرب کے معاشرے اور پھر سرکار کی بدائش و
ولادت شریف سے متعلق میں سنی دنیا میں اشاعت کے لئے ارسال خدمت ہیں
مارہرہ مقدسہ میں عرض کے موقع پر کچھ الہی معروضیت رہی کہ آپ سے ملاقات بھی نہ
کر سکا اور گفتگو کا بھی وقت نہ ملا۔ شاید آپ واقف ہوں کہ حضرت حسن بیالہ صاحب
قبل میری اہلیہ کے حقیقی ماں ہیں۔ اس رشتہ سے مجھے ہر سال ہی عرض کے
موقع پر وہاں موجود رہنا پڑتا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال آپ سے مفصل گفتگو
کا وقت لے سکا ہوں گا۔ انویرونو سیر کے شمارے میں سیرے والد ولی کامل و اکمل
قطب اللہ الصمد حضرت مولانا شاہ سید احمد اصبحی علیہ الرحمۃ والرفوان کے جہلم
کا اشتہار آپ حضرات نے جس خلوص و محبت سے شائع کیا ہے اس کا ممنون
ہوں۔ مارہرہ میں محمانی مہتمم یعنی اہلہ حضرت سید العلماء سے سنی دنیا
مستعار لے لیا۔ الہ آباد آیا تو سنی دنیا ڈاک سے بھی ملا۔ آپ حضرات
کا ایسا بار پھر شکریوں۔ براہ کرم مجھے بھی اسی طرح ایک کاپی بھیج دیا کریں
جس طرح خال کرم حضرت حسن بیالہ صاحب قبلہ اور حضرت مامی صاحبہ اہلہ حضرت
سید العلماء کو ارسال کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برابر انعت کے لئے کچھ
نہ کچھ ارسال کرتا رہوں گا۔ ادارہ میں سبکو واجبات۔ اسے خاندان کے
حجم افزا کو سیر اسہم و دعائی۔ اجازت لے لیا

سید محمد اسلم احمدی صاحب

۱۹۷



MAULANA SYED ASSARUL HAQ
MEMBER OF PARLIAMENT
(RAJYA SABHA)

President
All India Quami Ekta Committee
Founder
National Ekta Urdu Weekly

14, Copernicus Lane
New Delhi
Phone: 385249

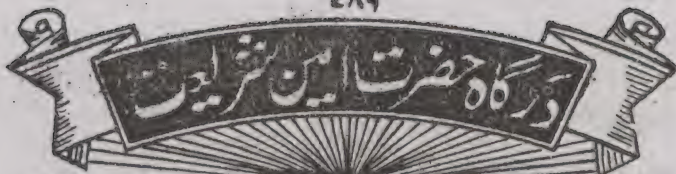
Haq Mansion, Patan Polo
Kota (Rajasthan)
Phone: 3553

مخلص گزینی — السلام علیہ

عمرہ کے درپے کی مبارک دعا قبول فرمائیں۔

سید عبد الرؤف صاحب کی والدہ محترمہ کی رحلت معلوم ہوئی ہے۔
مدرسہ حق تعالیٰ صاحبہ حضرت امیر محمد اکرم صاحبہ سے فقہ فقہانہ کی
تقدیر فرمائی تاکہ اس علقہ کی نسبت مدینہ کی ساری ساری سیدہ خاتونوں سے
میں کچھ افتخارستان جاری ہوں۔ زنت والدہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہہ دیا ہے۔

حوالہ سید انجم صاحبہ سے سلام عرض کر دیا۔
آگاہ
سید اسرار الحق عفری
۲۵ جون ۱۹۷۲



اسلام آباد۔ پوسٹ سوئیر سائیلوٹ ضلع مظفر پور

مجمع البرکات والبریات جامع الحسنات خفوت علامہ محمد اختر رضا الہادری مدظلہ العالی دارالبرکات دارالبرکات دارالبرکات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ درخطوط انجمن۔ اور دوزخا سبب ان رفا خدایہ نام مشرک بجایا اب ہر جگہ کرنا میں

سیدنا اللہ اللہ مرشدنا امین شریف خفوت درذات درفا جس میں قدیم سے فقیر کو امر فرمایا، خطوت جنتیہ علیہ السلام
کہ احوال جمع کرو۔ ۵۷ کی بات ہے خفوت رحمانی علیہ السلام نے جو کچھ بیان فرمایا۔ رسالہ اعلیٰ خفوت میں بیان کی
شائع ہو گیا، لیکن مکمل سکوت رہا سا کہ کتنے شعبان الفطیم میں اپنے شہر کرم کا راجہ دارا با، ان کی کئی گانہ خفوت

علامہ شروع ہوئی، اور ضروری دینی کام کے ساتھ نجی سلسلہ جاری رہا، اب عرفہ کرنا میں جو اقتباس البور یادداشت
نوٹ کر لے جا چکے کتابی شکل یا نہیں تو ۵۰۰ سو صفحات کو محیط ہے، جبکہ یادگار ضابطہ، دیکھیں حکمت و کمال
الواداعظم مراد آباد کا ایک شمارہ کی دیکھیں میں نہیں آیا، جامعہ رفا سے معلقہ کی اور دادا دل، درمخ جو دیکھیں یہ

نہیں آئی یقین ہے کہ اپنے چاروں طرف دیکھیں میں آجائیں تو ۵۰۰ تو صفحات ضرور ہر جانب کر۔ مکرر اب انجمن

حضرت جنتیہ علیہ السلام شیخ الدام علیہ روحانی علمی یادگار اور ان کے علم فطری کی وارث و جانشین ہیں، میں ان کے حوالہ آتا تو ملاحظہ
کرنے کی سعی کروں اور انجمن اس علم نظام شخصیت سے غلط نتیجہ باوجود ثواب و کثرت کر، نہ پڑھائیں یہ نہیں پڑھیں
(۱) حضرت جنتیہ علیہ السلام کے خطوط مبارک اگر کچھ اصل میں نہ تران کی غوث گامی (۲) اردو فارسی عربی

اگر خطبہ ان شریف میں شریکی جو نوٹوں کا پیچھے جملہ حاصل کر چکا ہے اگرچہ قطع تاریخ میں، (۳) سید الفرار درمذللان
کے سرورین کا غوث گامی، میری پاس احیٰ انرا اللہ لہذا انجمن اصلاح مرکز دست سنت و عہدہ ہے

(۴) حضرت جنتیہ علیہ السلام کو اعلیٰ حضرت، جو سید خرافت علم کیلئے مرجع و مائیں ارشدت نامہ مطاوعا، اسکا عکس، (۵) حضرت

نور الوافین شاہ ابوالحسن احمد نور کا علیہ السلام سے متعلق وہ معلومات جنکا تعلق خفوت جنتیہ علیہ السلام سے ہے ہر خیر و خیر خفوت

کی خدمات پر اگر خفوت جنتیہ علیہ السلام کے قطع تاریخ لکھا بہ تہر کی نقل، (۶) یادگار رفا سے جملہ معلومات بتیہ شمارہ

و صفات نقل کروا کر ارسال فرمائیں خفوت اقدس جنتیہ علیہ السلام کے علاوہ خلفاء و ادر اجابہ میں کمال فرور خیر و خیر

(۷) خفوت دوزخ میں رفا خان مدظلہ کو فرجہ درمیں اور مرزا امین الہادری سے جو فرمائیں (۸) خفوت نعمانی علیہ السلام
کا سال ولادت قلع، اوستندہ سال و ماہ و وفات تمام بتیہ میں ان کے خدش و اولاد کے بارے میں فرمائیں

تقريظ

الأستاذ الدكتور

السيد هاشم محمد علي حسين مهدي / مكة المكرمة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنعم على الوجود بأعظم نعمة سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ، وهذه النعمة لا يراها إلا ذو بصيرة قد شرح الله صدره ، أو مضطر قد كشفت له الضرورة الغطاء . فأبصر بعد عماء ، وسعد بعد شقاء .

إن قصيدة البردة مشهورة في بلاد العرب والعجم بين المسلمين ، وقد ترجمت إلى لغات شتى ، واعتبرت من الأدب العالمي ، وما ذاك إلا لأنها تصف حياة أعظم إنسان ؛ ونبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ، لقد اطلعت على شرحين للبردة : الأول لشيخ الإسلام الشيخ إبراهيم الباجوري الطبعة الأخيرة ١٤١٩ هجري .

وكذلك « رحيق الورد شرح البردة » شاكر بلقاسم الروابي الطبعة الأولى ٢٠٠٦ ميلادي مطبعة الرشيد تونس .

إنَّ الشرح الأول موجّه لأهل العلم ، والشرح الثاني موجّه للعامة ، وكلا الشرحين جيد ومشكور ، ولكن عندما اطلعت على « الفردة في شرح البردة » من تأليف تاج الشريعة العلامة اختر رضا مفتي الديار الهندية ، وبإشراف نجله محمد عسجد رضا القادري خفق قلبي من الفرح ، وطار سرورا ؛ لما أحسّه من معاني فياضة ومشاعر جياشة في كلمات الشارح وعبارته ، تلتقي عندها القلوب وتنشرح النفوس وتحلّق الأرواح في سماء العظمة المحمدية .

إنَّ هذا الشرح فريد في انسجامه مع معاني هذه القصيدة الفريدة في صدق الحبِّ والمحبة لسيدنا محمد الحبيب المحبوب الأجسام والأرواح والقلوب صلى الله عليه وعلى آله وصحبه ومنَّ إليه منسوب .

لقد التقى قلب الشارح العلامة أختَر رضا مع قلب الناظم الإمام أبي عبد الله محمد بن سعيد البوصيري على محبة الذات المحمدية والغرام بها .

نسأل الله أن يجعلهما مع النبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم جزاء ما قدَّما ، وأن يدخلنا معهما في شفاعة أهل الحبِّ ، والتعلُّق بهذا الجنب النبوي الرفيع أعالي الفرداديس من الجنان ، إنَّه حنَّان منَّان قديم الإحسان .

وصلى الله ما تعاقب الثقلان والحدثان ودار الزمان على أكرم الخلق في صورة إنسان سيّدنا محمد وعلى آله وصحبه والتابعين لهم .

والحمد لله رب العالمين .

حرر في يوم الخامس من رمضان لعام ١٤٣٤ هجري

تقريظ فضيلة الأستاذ الشيخ عبد الجليل العطا البكري

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله ، وسلامٌ على عباده الذين اصطفى .

وبعد ؛ فما مثل « البردة » ما يقدّم له أو يعرّف فيه ، وقد طارت نسائمها البتدية
تجوب الآفاق ، وتخرق السبع الطباق ؛ لتكون دستور المادحين ، وقانون أهل
الأذواق .

ثم ما مثل الشيخ الجليل محمد أختَر مَنْ يقرّظ عمله ؛ أو يدلّ على قدره . .
وقد تناثرت أنفاسه الطهور تتجاوب بأطراف الخافقين : علماً وسلوكاً وفتياً ،
وعبق هدي نقي صادف : أزهرى السمة ، قادري المنهل ، نعماني الفقاهة ،
رضائي السداد ، اختري التوفيق ، خاني الاشتهار .

ولكن ثمة نقاط يحسن الإشارة إليها ، أو الدندنة حولها :
أولها : تباين مراد الله تعالى عن إرادة عباده ؛ فهذه القصيدة أرادها ناظمها
(كواكب دريّة) في سماء الشعر يتحلّى بها جيد المديح النبوي ، ولكن المولى
سبحانه أرادها (برداً) جمالياً يجمع أعطاف المادحين ؛ ليصدر عنها كلّ الأصْدَاء
العذبة بأنغامها الشديّة ، ومعارضاتها النديّة ، وفوحها الغنيّ .

والثانية : تباين مراد الله تعالى عن إرادة عباده . . حيث أراد الشيخ محمد
أختَر شرحاً للبردة الشريفة . . ولكن المولى سبحانه أراد شرحين للهمزية والبردة
في شرح واحد هو هذه « الفردة » فكان فردةً فريدة في ظلال شارحي « البردة »
ينهل من فوح شذاها شلالاتُ الثناء والشكر على روض شارحها الفريد !!

أما الثالثة فهي توافق إرادة العبد مع مراد مولاه حيث أطلق شيخنا لقب

« الفاهم » على الناظم رحمه الله ، فوافق مراد المولى له أن يقع عليه هذا الوصف ؛ ليكون هو الفاهم لمراد الناظم .

ثم كانت النقطة الرابعة أن يختار (أختار) مختار الله تعالى لفردته فجعلها المولى فريدة بين الشروح التي سبقت على هذه اليتيمة العصماء فتم المرادان بهذه التسمية .

على أن هذا كله لن يثني أن أعبر عن عتب طالما جاشت به نفسي . . وأنا أترنح بين أسطر هذا الشرح وصفحاته الغرّ ، وهو ما أثقل به شيخنا الشارح الفاهم « فردته » من اهتمام بالبيان البلاغي وتجريد لمعانيه وإعراب مبانيه ، كاد يسلب ألق الشرح نورانيّة أخاذة سطعت في ثنياه متألّثة وضّاءة .

وبعد : فلم يبق لي إلا التهنئة لشيخنا الجليل بهذا الفتح الوهبي الذي يستحقّه بإخلاصه وشفافية روحه . . وهو يشرك قراءه بهذه الأنفاس الطهور ، مع هذا النبي البشير الرؤوف الرحيم والسراج المنير ، فتتألق رواد مائدته العامرة صلوات الله عليه . . بين ضياء وبشر ، ورأفة ورحمة ، وتوهّج ، ثم يترنحون معه على أنغام العشق النبوي الشريف هيامي نشاوي ، تُسري في عروقهم دفعات الحياة الروحية السامية بين يدي طبّ القلوب ودوائها ، وعافية الأبدان وشفائها ، ونور الأَبصار والبصائر وضيائها ، وحياة الأرواح وغذائها ، وسرّ الأسرار ونقائها .

وصلّى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم وما دحيه ، وعلينا معهم ، ثم جزى الله عنا كل خير شيخنا الشارح الفاهم على ما قدّم على أثر هذا الناظم .
وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين .

عبد الجليل العطا

البكري

دمشق ٢٩/٣/١٤٣٥

الخميس ٣٠/١/٢٠١٤

تقرير فضيلة العلامة الشيخ محمد أنس المراد حفظه الله ورعاه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين ، وأفضل الصلاة وأتم التسليم على سيدنا محمد سيد المرسلين وخاتمهم ، وعلى آله وصحبه أجمعين ، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين . . .

أما بعد ؛ فإن من أعظم ما تفضل الله تعالى به علينا أن أكرمنا بمعرفة من غرس في قلوبنا محبة الحبيب المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم ، وأرشدنا إلى أسباب تنميتها عن طريق توجيهاتهم وإرشادهم مما يورث توثيق الصلة به عليه وآله الصلاة والسلام .

وإن من فيض الله سبحانه عليّ أن عرّفني بسَيِّدي العارف بالله ، والقطب الربّاني فضيلة الشيخ الأزهري العلامة : محمد رضا القادري ، (مفتي الديار الهندية) الذي جاء نهجه وقدمه الراسخ في العلم والمعرفة عن جدّه مولانا فضيلة الشيخ أحمد اختر رضا القادي ؛ متصلاً سنده إلى سيدي القطب الغوث الشيخ عبد القادر الجيلاني ، ويستمر الاتصال إلى سيدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالسند المتصل .

أقول : إنّ من أهم أسباب تنمية غراس الحبّ والمحبة للحبيب عليه وآله الصلاة والسلام والشوق إلى لقاءه يقظة ومناما كثرة الصلاة عليه صلى الله عليه وآله وسلم ، والعكوف على دراسة سيرته صلى الله عليه وآله وسلم ، والتعرّف على شمائله والوقوف عندها تأملاً وتفاعلاً وتأسيّاً . . وإنّ الذي يساعد ويسهل في

تحقيقها والتحقق بها هو مجالسة المتحققين ، ومصاحبتهم ، والاغتراف منهم غذاءً خاصاً للقلب والروح والسرّ ؛ مع مزيد من الأنشطة الجماعية التي يتخللها ذكرٌ ومديح وإنشاد من الأصوات العذبة والكلمات الجميلة الهادفة . . في حضرة شيخ الحضرة المأذون بالتربية والإرشاد والتزكية ، وتأمل مستوى النورانية فيه ، والحال . . فيما لو كان المديح من قصيدة محبّ متفانٍ في محبة الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم ، وممّن شهد لمديحه القاصي والداني ، بل وتوجّت بشهادة وإقرار سيّد العالمين ورسول ربّ العالمين سيّدنا محمد عليه أفضل الصلاة وأتمّ التسليم ، ونالت بذلك أرفع رتبة عند الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم . . والتي أجمع العالم الإسلامي على علوّ كعبها ودورها الفاعل في تحقيق الحبّ والمحبة الخالصة له صلى الله عليه وآله وسلم . . .

أجل ؛ إنّها قصيدة البردة الشريفة لسيدي (شرف الدين البوصيري) .

من أجل ذلك تنافس كثيرٌ من العلماء الربّانيّين على شرحها ، والتنزّه في حديقتهما الأدبية الجميلة وارفة الظلال ؛ من حيث صورها البيانية ، سامقة الأغصان من حيث مصاريعها الشعرية ، متناثرة الأريج والريحان من كثرة ما أبدعت من الجناس كلوحة فنّان ، ناهيك عمّا جاء فيها من ذكر لأهمّ الأحداث من السيرة النبوية ، والشمائل ، والوصف البديع للأشخاص والأماكن والآكام . . . إلى أن أكرم الله تعالى سيدي العارف بالله الشيخ محمد اختر رضا القادري ، وبتوفيق منه سبحانه ، ليكون أحد من ولج هذه الحديقة الغناء ، والواحة الجميلة ، بصناعته الأدبية ، وفكرته العلمية والروحية ، والتي جاءت متميّزة بشمولها كلّ ألوان العلوم والمعارف بدءاً بعلوم اللغة العربية وامتداداً بسائر العلوم المعروفة والمعهوددة (علم العقيدة ، وعلم الفقه ، وأصوله ، وعلوم القرآن ، وعلم السيرة النبوية ، وعلم الحديث ، والتراجم ، وعلم الإحسان (الرقائق) ، وانتهاءً بعلم السلوك والتربية والتزكية ، والتي مجالها : (النفس والروح والقلب والسرّ) . . .

جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيراً ، وأعلى مقامه ، ورفع قدره ومنزلته إلى مرتبة المعية مع الحبيب المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم في كلِّ العوالم . آمين ، ومع الأنبياء والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا ، إنَّه سبحانه جوادٌ كريم .

هذا ؛ وإنِّي - إذ ألهمني الله ما قلت - أحبُّ في الختام أن أقدم لجنابه الشريف - سيدي وشيخي العارف بالله فضيلة الشيخ محمد بن أحمد أختَر رضا القادري - كامل تقديري واحترامي وإجلالي ، لما شرفني بالقيام بمراجعة هذا السفر العظيم بإذن من سيادته وسعاده ، والذي أسماه : (الفردة في شرح البردة) ، ثمَّ لما أكرمني الله تعالى به من فوائد كثيرة ومعلومات جليلة وآفاق سديدة في مجال علم العقيدة ، والفقه ، وعلم الرقائق والسلوك والتربية والتزكية ، التي صقلتني وأزاحت عني الكثير من الأخطاء ، واللبس في المعلومات ممَّا تراكم عندي عبرَ أزمئة عجاف ، وفتن ، وممارسات معلولة ، فجاءت قراءتي لهذه الموسوعة والتمحيص في مضمونها بلسما وشفاء للقلب والروح والعقل وتزكيةً لنفسي في كلِّ أطوارها .

أمَّا منهجه في شرحها : فقد تناول كلَّ فصل من فصول البردة ، وبدأ بتعريف كلمات كلِّ بيت من أبياتها لغويا ، وإثرائها بالشواهد والاستدلالات ، ثمَّ يتناول إعراب البيت تفصيلا ، ويعرض ما فيه من الصور البيانية ويسهب في أكثرها ، وربَّما ردَّ أو رجَّح ، أو وافق من سبقه ، أو زامنه ممَّن شرحوا « البردة » أيضاً ، وما أروعه من حوار ونقاش علمي يسوده الودُّ والتقدير والاحترام المتبادل .

بارك الله فيه وفي ذريَّته ، وفي تلامذته ومريديه ، ورجائي أيضاً أن يقبلني واحداً منهم ، وخادماً له وللمريديه ومحبيه ، وأطال الله تعالى في عمره آمين ؛ إنَّه سميع مجيب .

وصلَّى الله وسلم وبارك على سيِّدنا وحبيبنا وشفيعنا سيِّدنا محمَّد ، وعلى آله وصحبه وسلم ، والحمد لله تعالى في البدء والختم ، فهو حسبنا ونعم الوكيل .

وكتبه : خادمكم ومحبُّكم وراجي دعواتكم ورضاكم

العبدُ الفقير إلى الله تعالى :

(محمد أنس بن محمد سليم المراد)

الحمويُّ مولداً ، والسوريُّ موطناً ، وفي جدة / السعودية / مقيماً

غفر الله تعالى له ولوالديه

الاثنين / ١٠ / من ذي القعدة / ١٤٣٤ هـ

الموافق / ١٦ / سبتمبر (أيلول) / ٢٠١٣ م

تقريظ فضيلة العلامة الشيخ يوسف إدريس البيروتي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وأفضل الصلاة وأتم التسليم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

أما بعد :

فإن محبة الرسول الكريم ﷺ لا تنفك عن محبة الباري سبحانه ، بل هما متلازمان .

ولقد تفانى الناس في حب الرسول الكريم ﷺ حتى غدا أحب إليهم من الناس أجمعين ، ولا حدود لهذا التفاني ما دام اتباع وامتثال ، وفيه اعتداء بعلم وعلم . وهكذا كان الصحب الكرام رضوان الله عليهم ومن تبعهم بإحسان معظمين له التعظيم اللائق ومحيين : قال تعالى ﴿ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴾ لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿ ولقد أفصح كثيرون عن هذه المحبة بكلام منشور فصل ومنظوم ، تحدثوا فيه عن وجوب طاعته ومحبته ومناصحته ، وتعظيم أمره وتوقيره ، والصلاة والتسليم عليه ، وذكروا شمائله المحمدية وخصاله المصطفوية .

وإن من أجمل ما نظم في مدح خير البرية القصيدة الموسومة بـ « البردة » أو « البراءة » من نظم حسان زمانه المحب المتفاني العلامة الإمام أبي عبد الله البوصيري الصنهاجي ثم المصري المتضمنة جملاً من السيرة العطرة ، وطائفة من المعجزات ، والفضائل النبوية ، بأسلوب شيق ورائق ، ولقد تلقت الأمة هذه القصيدة بالقبول من لدن المصنف إلى يومنا هذا إلا شر ذمة غير معتد بها فاحتفل

بها الخاصة والعامة ، فحفظوها وتغنى بها المنشدون وطرب بها المحبون ،
وتصدى لها العلماء الربانيون شرحاً وذوقاً وتوضيحاً وإعراباً ، فمن أفضل
الشروح التي اطلعت عليها في هذه الحقبة الموسوم بـ «الفردة بشرح البردة»
لشيخنا المرشد الكامل والعالم العامل شيخ الإسلام في الديار الهندية ومفتي
الأنام محمد اختر رضا خان حفيد مولانا شيخ الإسلام المجدد أحمد رضا خان
فانبري متصدياً لشرحها فأجاد وأفاد ، جامعاً بين ما تضارب وتعارض ظاهراً في
شروح من سبقه ، كاشفاً للثام عن حقائق ما استغلق على كثير من الشراح بتحقيق
فائق ، وتخريج رائق وكأني به يقضي بالحق بين شراح البردة بسبر وتنقيح وتحقيق
مناطق ، فيجمع ما تباعد من أقوال بما تجود به قريحته بإنصاف بلا اعتساف فتراه
موفقاً بين شرح العلامة ملا علي القاري والإمام المحقق ابن حجر الهيتمي ،
والعلامة الخرفوتي وشيخ زادة والعلامة الباجوري وموضحاً ما غمض ودق مما
خطته يراعيهم ، ومستدركاً بوسع اطلاعه على اللغة العربية بما يفاجيء كل قارئ
لها عازياً الكلام لقائله ، كيف لا وهو أزهرى ابن بجدتها عالماً محققاً نظاراً لغوياً
أصولياً مفسراً محدثاً متفنناً بالعلوم قادرياً نفع الله به العباد والبلاد فهو كالقطر أينما
نزل نفع بإذن الله .

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

كتبه الأمين العام للمجلس الشرعي الإسلامي الأعلى ،
ومدير أزهر لبنان وفروعه في لبنان وإمام مسجد عبد الناصر
السيد الشيخ يوسف بن محمد إدريس الحسيني الحسيني البيروتي

لبنان ، بيروت المحمية ٢١ ربيع الأول ١٤٣٥ هـ

الموافق ٢٢ / ١ / ٢٠١٤ م

باب چہارم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ سیاست سے نفرت

☆ اقتدار سے اجتناب

☆ وزیراعظم ہند سے ملاقات کرنے سے انکار

۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کا دن اسلامیان ہند کے لئے نہایت ہی دردناک سانحہ کے طور پر یاد کیا جاتا رہے گا، کہ اس دن چار سو سالہ قدیم تاریخی بابری مسجد (اجودھیا ضلع فیض آباد) کو فرقہ پرستوں نے دن کے اجالے میں شہید کر دیا تھا۔ اس وقت اتر پردیش میں کلیان سنگھ (بی جے پی) وزیر اعلیٰ تھے، اور پی۔ وی نرسمہا راؤ (کانگریس) ملک کے وزیر اعظم تھے۔ دونوں کی ساز باز سے بابری مسجد کی شہادت کا المناک سانحہ پیش آیا، ملک کی جمہوری قدروں کو خوب پامال کیا گیا۔ مسلمانوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی گئی، خواتین کی عصمتوں کو تار تار کر دیا گیا۔ بچوں کو گاجر مولیٰ کی طرح ذبح کیا گیا۔ ایک عجیب سی بیجانی کیفیت پورے ملک میں تھی۔ قانونی انارکی کا حال یہ تھا کہ قانون ساز ادارے اور انتظامیہ خود جرم کا ارتکاب کھلم کھلا کرتے پھر رہے تھے۔

ایسی صورت حال کے پیش نظر اپریل ۱۹۹۶ء میں ہونے والے عام پارلیمانی الیکشن میں مسلمان اور امن پسند غیر مسلم وزیر اعظم نرسمہا راؤ کو مجرم مان رہے تھے۔ ہندوستان میں ۸۰ فیصد اہل سنت و جماعت کی آبادی ہونے کی وجہ سے سنی عوام کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے وزیر اعظم نے حضرت تاج الشریعہ سے رابطہ قائم کیا۔ ان کے دو نمائندوں نے حضرت سے ملاقات کر کے وزیر اعظم کا پیغام دیا کہ وہ خود حاضر ہو کر نیاز مندی کا اظہار اور قدم بوسی کے لئے باریابی کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ نے بلا تکلف اور بغیر رو رعایت کے وزیر اعظم سے کسی بھی طرح کی گفتگو اور ملاقات کرنے سے منع کر دیا۔ فرمایا کہ وہ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ہیں، پہلے بابری مسجد کی تعمیر کرائیں پھر میرے پاس اور آستانہ پر حاضری کا ارادہ کریں۔ وزیر اعظم نے اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے بہت منت و سماجت کی مگر حضرت نے بالکل بے نیازی اختیار کرتے ہوئے قطعاً منع فرما دیا، بعدہ صاحبزادہ گرامی مولانا عسجد رضا قادری اور راقم السطور کو لالچ بھی دی گئی مگر یہ تمام کوششیں بے سود ثابت ہو گئیں۔ وزیر اعظم نے بہر صورت آستانہ عالیہ پر حاضری کا پروگرام بنالیا تھا، ۲۶ جولائی ۱۹۹۵ء کو بریلی آہی گئے۔ ایک طرف آستانہ پر مجاہد سنیت مولانا منان رضا خاں کی قیادت میں لاحول کا ورد ہوتا رہا، تو دوسری طرف حضرت تاج الشریعہ شہر سے باہر بھیڑی چلے گئے۔ وہیں وزیر اعظم اپنی پوری کابینہ کے ساتھ سرکٹ ہاؤس میں سات گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے مگر حضرت نے یک لخت بھی التفات نہ فرمایا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے زیر اہتمام ”آل انڈیا سنی کانفرنس“ رام لیلا میدان دہلی منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۹۵ء میں حضرت تاج الشریعہ نے شرکت کی، کانفرنس کے سیاسی مقاصد کا اظہار حضرت کے شرکت کی واپسی پر بمبئی میں ہوا۔ جس پر برأت کا اظہار اور اپنی ناراضگی سے کنوینر حضرات کو مطلع کر دیا۔ اور عوام کے درمیان غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے اردو و ہندی میں اخباری اعلانیہ جاری کیا۔

कानपुर-लखनऊ-गोरखपुर-वाराणसी (इला.) - झांसी-मेरठ-आगरा (अलीपाढ़) -

दैनिक जागरण

बरेली, शुक्रवार, २२ सितम्बर, १९९५

पोस्टल रशि. नं. बी.आर.-१८५, कच्चे माल से निर्मित माल को ला. नं. जी २२/बी-आर.-एल.१, प्रतीय व्यापार न. करके स्टॉक

अजहरी मियां ने सुन्नी कांग्रेस में जाने पर अफसोस जताया
राव के समर्थन को लेकर उल्लेखों में मतभेद बढ़े

जागरण संवाददाता-

बरेली, २१ सितम्बर। देश के चाँदी के सुन्नी उल्लेखों में प्रधानमंत्री का समर्थन करने के मुद्दे पर मतभेद गहरे हो गये हैं। बहुत मुमकिन है कि इस मुद्दे पर दो टुप बन जायेंगे। इस तरह प्रधानमंत्री पी.वी.नरसिंहराव की बरेली शरीफ यात्रा की आड़ में सुन्नी मुसलमानों का दिल जीतने की जो कोशिश शुरू हुई थी, उस पर पानी फिला नजर आ रहा है।

अला इंदिया सुन्नी कांग्रेस की यात्रा १६ अगस्त को दिल्ली में हुई बैठक में जब कायम मुस्ली-ए-आजम अल्लामा अकबर रजा जी उर्फ अजहरी मियां शरीफ हुर ले राव कांसेस की यात्री अपने एक में परतवो दिखी। सुन्नी कांग्रेस के अंग्रेजोंक मौलाना अरसल अल कादरी थे। उन्होंने देश पर के सुन्नी उल्लेख एकत्र कर लिखे। बरेली जाँके देश के सुन्नी मुसलमानों का मतभेद है, इसलिए यहाँ के सुन्नी मुसलमानों का मतभेद है, इसलिए यहाँ के प्रतिनिधित्व को खास महत्त्व दिया गया। मौलाना कादरी ने अजहरी मियां को बुलाने के लिए एडी से बोटी का योरा लगा दिया। अजहरी मियां को काया गया कि यह सिवासी कांग्रेस नहीं है, इसलिए वह केवटके इसमें शामिल होकर हुआ से नवाये। अजहरी मियां ने यह भी कहा कि कांग्रेस में कोई योरा नहीं है।

मियां शामिल नहीं हुए। बरेली की उल्लेख कांग्रेस उरी तरह पराप हो गयी। विरोध के कारण प्रधानमंत्री दरगाह अला हजाल की खियाल तक न कर सके।

दिल्ली की सुन्नी कांग्रेस में एन.के. शर्मा ने बड़ी होशियारी से मौलाना कादरी को आगे कर दिया। इस बार फज्जिल से बचाने के लिए प्रधानमंत्री को अला रखा गया। अजहरी मियां को इस कांग्रेस में अपने शरीफ बोले का बहुत अफसोस है। १६ अगस्त की सुन्नी कांग्रेस में शरीफ होने के बाद वह सीधे अपने इलाज के सिलसिले में बम्बई चले गये। दो दिन पूर्व वह बरेली लौटे। अगला रात 'प्रेस' से और सामान्य तरह के प्रचार से दूर रहने वाले अजहरी मियां ने जागरण संवाददाता यूसुफ किशानी से खुलकर बातचीत की।

उन्होंने कहा कि सुन्नी कांग्रेस के नाम से जाहिर है कि यह मजहबी कांग्रेस होगी, इसलिए वह शरीफ होने के लिए इसमें शरीफ हुए। उन्हें यह जानकर बहुत दुःख हुआ कि कांग्रेस में कोई योरा नहीं है। बरेली का उल्लेख कांग्रेस का इस्तेमाल खुलकर हुआ, इस मामले में उन्हें बिल्कुल अंधेरे में रखा गया। नजर कमजोर होने की वजह से वह स्टेज पर यह नहीं देख सके कि इसकी चौडियो फिकन बनायी जा रही है या नहीं।

अजहरी मियां ने कहा कि कांग्रेस में छिपे हुए सरकार से वह बिल्कुल नावाकफ थे, बर्ना होशियार शरीफ न होगी। उन्हें इस बात का आश्चर्य रह गया कि दिल्ली की कांग्रेस में सुन्नी कांग्रेस की भाँति

क अन्य ठकुरा का इसका पता चला ता व सब अतिशयोक्ति अभिप्राय के पास सिकायत लेकर पहुँच गये। अभिप्रायों अभिप्राय ने दोनों अभिप्रायों को तिरुसा कराया तो उनमें से एक ही मिला। उसको देखी ओरि दिया कि वह आज शाम को ही सारे

आपकी बर्माई की
बादल हिलवाव...



पार्वी मसाले

- लकड़ी अलाला • वाट अलाला • अरुन अलाला
- विवेक अलाला • बुद्ध अलाला
- शीर्ष अलाला • अलाला अलाला
- लकड़ी अलाला • धर्म अलाला

सब इण्डिया टायमजेट उर्फ
फोन (0516) 52296-52733

सुदृढ़ व अचूकवो
इलाखे की आवश्कता है

मागूम हो कि प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा (१७ जुलाई) करने में दिल्ली के एक मौलाना इलाजदार और लाँक एन.के. शर्मा की खास भूमिका रही है। इन लोगों को मागम कोशिशों के

मियां शामिल नहीं हुए। बरेली की उल्लेख कांग्रेस उरी तरह पराप हो गयी। विरोध के कारण प्रधानमंत्री दरगाह अला हजाल की खियाल तक न कर सके।

दिल्ली की सुन्नी कांग्रेस में एन.के. शर्मा ने बड़ी होशियारी से मौलाना कादरी को आगे कर दिया। इस बार फज्जिल से बचाने के लिए प्रधानमंत्री को अला रखा गया। अजहरी मियां को इस कांग्रेस में अपने शरीफ बोले का बहुत अफसोस है। १६ अगस्त की सुन्नी कांग्रेस में शरीफ होने के बाद वह सीधे अपने इलाज के सिलसिले में बम्बई चले गये। दो दिन पूर्व वह बरेली लौटे। अगला रात 'प्रेस' से और सामान्य तरह के प्रचार से दूर रहने वाले अजहरी मियां ने जागरण संवाददाता यूसुफ किशानी से खुलकर बातचीत की।

उन्होंने कहा कि सुन्नी कांग्रेस के नाम से जाहिर है कि यह मजहबी कांग्रेस होगी, इसलिए वह शरीफ होने के लिए इसमें शरीफ हुए। उन्हें यह जानकर बहुत दुःख हुआ कि कांग्रेस में कोई योरा नहीं है। बरेली का उल्लेख कांग्रेस का इस्तेमाल खुलकर हुआ, इस मामले में उन्हें बिल्कुल अंधेरे में रखा गया। नजर कमजोर होने की वजह से वह स्टेज पर यह नहीं देख सके कि इसकी चौडियो फिकन बनायी जा रही है या नहीं।

अजहरी मियां ने कहा कि कांग्रेस में छिपे हुए सरकार से वह बिल्कुल नावाकफ थे, बर्ना होशियार शरीफ न होगी। उन्हें इस बात का आश्चर्य रह गया कि दिल्ली की कांग्रेस में सुन्नी कांग्रेस की भाँति



مفت محمد اختر رضا خاں ازھری کا شرعی بیان

بھئی - ۹ ستمبر - بھئی اور ملک کے مختلف اخباروں میں دہلی میں منعقدہ سنی کانفرنس کی رپورٹ شائع کی ہوئی ہے۔ جس میں مفت محمد اختر رضا خاں صاحب ازھری صدر آل انڈیا سنی جمیعت العلماء سے منسوب ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جسکی وجہ سے عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ حضرت علامہ ازھری کی شخصیت کا نام سنی شخصیت ہے۔ اس بیان کے بعد اگر کان سنی جمیعت العلماء نے حضرت سے رابطہ قائم کر کے جواب دیا ہوتا تو سنی اختر رضا خاں ازھری نے فرمایا کہ دہلی میں منعقدہ کانفرنس میں مجھ سے منسوب جو بیان اخبارات میں آیا ہے وہ قطعاً غلط ہے میں نے وہاں ایسا کوئی بیان نہیں دیا۔ تحفظ شریعت کی وجہ سے اس کانفرنس میں میری شرکت ہوئی اگر معلوم ہوگا کہ یہ سیاست ہے تو میں اس کانفرنس میں شرکت ہی نہیں کرتا۔ وزیر اعظم جب بریلی شریف آئے تو اس وقت میں نے بریلی شریف کے ساتھ جو یہ سبب پیش کر دیا تھا۔ تمام مسلمانان اہلسنت سے باخبر ہیں کہ قذافی سیٹھ نے جو انہوں نے تشریف لے کر اور ہے۔ یہ صرف مجھ کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ یہ اخباری بیان حضرت کے بیان جاری کیا جا رہا ہے کہ عوام کو بے چینی ختم ہو جائے۔ اور وہ کسی غریب کا شمار نہ ہوں

جاری کردہ مشعبہ نشر و اشاعت
آل انڈیا سنی جمیعت العلماء

رہنماء اخبار	انتخاب	بھئی
۵	۶	اردو ٹائمز
۵	۶	بھئی
۵	۶	بھئی
۵	۶	بھئی
۵	۶	بھئی

مفت محمد اختر رضا خاں ازھری

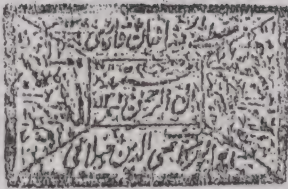
باب پانزدہم

نوادرات تاج الشریعہ

- ☆ — تحریک ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت
- ☆ — سنی وہابی اتحاد کے مضر اثرات
- ☆ — کتاب ”مفتی اعظم اور ان کے خلفاء“ پر تقریظ جلیل
- ☆ — متفرقات

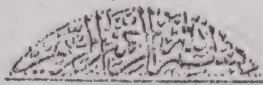
حضرت تاج الشریعہ کی زندگی میں عشق مصطفیٰ ایسا رچ بس گیا ہے کہ پوری زندگی اسوہ حسنہ کا حسین مظہر ہے، راقم نے اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ کتنا ہی بڑا دولت مند ہو یا رتبہ والا، آپ نے اس کو ذرا سا بھی شریعت سے ہٹا ہوا دیکھا تو فوراً تنبیہ و ہدایت فرمائی۔ بڑے سے بڑے سربراہان اقتدار و وجہ دستار والوں کی ”مائیاں“ گلوں سے اتر وادیں۔ اہل سنت و جماعت کے ساتھ بد مذہبوں کے اتحاد کے سخت مخالف ہیں، تحریر و تقریر کے ذریعہ ایسی تحریکات کا تعاقب کیا، اور عوام الناس کو احتراز و اجتناب کی ہدایت و نصیحت فرمائی۔ اس سختی کو بعض حلقوں میں شدت پسندی سے تعبیر کیا جاتا ہے جب کہ صحیح طریقہ اہل سنت و مطابق تعلیمات اسلاف و اخلاف ہے۔ مگر وہی ناقدین حضرت کی سیرت و کردار اور عظمت و وقار کے قائل بھی ہیں۔ ذیل میں چند دستاویزی عکس ملاحظہ کریں۔

- ۱۔ اپلیٹ ضلع راجکوٹ (گجرات) میں ہندو مسلم اتحاد شریعت سمیلن سے عوام و خواص کو محفوظ رکھا۔
- ۲۔ مدرسہ حنفیہ رتن پور کلاں ضلع مراد آباد میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو منعقدہ اجلاس سے بیزاری کا اعلان
- ۳۔ مسٹر برہان الدین بوہری کے خلفاء راشدین کے خلاف بیان پر بمبئی میں احتجاجی اجلاس کی قیادت و قوبہ نامہ
- ۴۔ شاہ بانو کیس کے معاملہ میں مسلم پرسنل لا میں حکومتی مداخلت پر ایک کمیٹی کی تشکیل۔
- ۵۔ راقم کی کتاب ”مفتی اعظم اور ان کے خلفاء“ جلد اول پر (۱۹۹۰ء) ۷ مئی القعدہ ۱۴۱۰ھ کو تقریظ لکھی۔
- ۶۔ مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی کے رویت ہلال کمیٹی کی شہادت نامہ کا ایک نمونہ۔
- ۷۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو جامعۃ الرضا کے تعاون کے لئے مولانا الحاج محمد سعید نوری کو خصوصی خط بدست راقم السطور۔
- ۸۔ راقم کی غلطی سے رمضان کے پوسٹر میں چندہ کے تعلق سے کچھ غلط چھپ گیا تھا، اس کی تصحیح و نوعیت مسئلہ کی وضاحت۔
- ۹۔ شہر بریلی میں یکم محرم الحرام سے دس تاریخ تک بیہودہ خرافات کے ازالہ کے لئے پمفلٹ کی اشاعت۔
- ۱۰۔ مزارات پر عورتوں کی حاضری کے تعلق سے اعتباہ اور عرس رضوی میں عورتوں کو نہ لانے کے لئے اپیل۔
- ۱۱۔ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی کے روداد کا سرورق۔
- ۱۲۔ اختر رضا بکڈ پو بریلی کی فہرست کا پمفلٹ۔
- ۱۳۔ جامع مسجد انتظامیہ کمیٹی بریلی کی طرف سے فریاد و شکایت۔



سید الاجار

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَخَوَلَاةِهِ وَسَلِّمْ

[illegible]

و دعا أن ياخذ في الدنيا أفضل وأجمل لئلا يعد الحكيم أن خزلت محبته في كبرياء حاشي في صناديق المعنى لا
 حاشي في صناديق رضا القادوس السعيد الغدير لا أنال مصطلقا فهو في حجرة المسكون في القادوس فاحذر عوامه المحرم في
 حاشي في صناديق الدرر خليفة حاشي في كبرياء الحكيم الذي هو في ذلك على الخ
 المبررة من الشكر والوفاء المطلق ومن - العدة في آخر هذا القدر الذي هو في ذلك على الخ
 استقامت حاله وهو في
 سبيل الله تعالى

ہم ذیل میں دیکھ سکتے ہیں کہ عیسائیوں نے جو مسلمانوں کو قتل کیا ہے وہ ان کے لیے ایک نیا
اور جسے ہم مسلمان یا مسلم کہتے ہیں، یہ نہیں ہے بلکہ ایک نیا قوم ہے۔

[illegible]

مسجد عظیم احمد رضا
سید محمد سلیم احمد رضا

محمد انور علی نقوی

الحاج

حسن رضا شری

۴ مظهر قدس کفر
مظفر قدس کفر

خادم احمد بيك (معه راجی) خادم احمد بیگ (معه راجی) راجی احمد بیگ (معه راجی) راجی احمد بیگ (معه راجی)

[illegible]

نور محمد نور علی رضوی غفرلہ

۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴

الشيخ الفاضل الامام الفقيه الميرزا محمد باقر الخليلي

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

محمد صالح المنجد (خادم الحرمين الشريفين)

محمد عثمان دراز

الحمد لعقوب عثمان ايلي
محمد يعقوب عثمان ايلي

۴ ریونس (رضوی) ۲ محمد یونس (رضوی)

محمد رضا خان

[illegible]

شماره (۱۵۰)

میرزا محمد تقی

سنی کالفرنس اور دیوبندیوں کی شمولیت

حضرت مفتی اعظم ہند کا انتخاب اور برائمی

مدرسہ حنفیہ قصبہ رتن پور کلاں ضلع ملتان آباد دیوبند میں ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر کو منعقد کیے جانے والے آل انڈیا سنی کالفرنس کے اشتہار میں ”زیر سرپرستی“ کے کالم میں حضرت مفتی اعظم ہند مظلہ کا نام لکھا ہوا ہے۔

علاوہ اس کے شرکار میں دیگر سنی علماء و مشائخ کے نام درج ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس کالفرنس میں میانان خصوصاً کے کالم میں ایک کھلا دیوبندی عبدالرؤف لاری اور شرکار میں ایک کھلا دیوبندی شتاع فرید احمد بھی ہیں۔ کیا یہ سنی کالفرنس ہے یا زمانہ سازی اور سیاست سے بھرپور چند لوگوں کا اپنی شہرت اور اپنے مفاد کی خاطر سبائی گئی ایک دکان ہے حضرت مفتی اعظم ہند نے اسپر برہمی کا اظہار فرمایا اور سخت تاکید کی ہے کہ ایسے جلسوں میں ان کا نام نہ لکھا کرے۔ ساتھ ساتھ حضرت اختر رضا خاں ازہری بریلوی نے بھی ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہیں حضور مفتی اعظم ہند مظلہ نے حضرت اختر رضا خاں صاحب کو اختیار دیا ہے کہ وہ اس بات کا اعلان کرے کہ ایسے جلسوں میں اگر ان کا نام ہو تو اسے فرضی مانا جائے۔ یا ان خالص سنی جلسوں میں شی حضرات تبرکاً ان کا نام ضرور استعمال کر سکتے ہیں۔ یہی دیانت حضرت اختر رضا خاں اپنے نام کے لئے بھی کرتے ہیں۔ ادارہ

ہو گیا ہو گا۔ لیکن برسوں پہلے یہ معلوم کر لینے کا ذریعہ سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہیں علم غیب تھا۔

اور رشید احمد گنگوہی و جان رشید قائم نانوتوی کی غیب دانی کا کیا کہنا وہ حضرات تو عین وقت و ولادت سے دو گھنٹے پیشتر ہی اپنی اپنی قبروں سے نکل کر سیدھے مولوی سعید کے والد کے گھر پہنچ گئے۔ اور انہیں بیٹے کی آمد پر ایڈوانس مبارکباد دی اور نام تک تجویز فرما دیا۔

ایک طرف لوگوں کو گھنٹا لوں کے حق میں یہ وشواس و اعتقاد ہے اور دوسری سمت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے انکار میں بخاری شریف کی یہ حدیث کو دیوبندی طاؤن کی زبان و قلم کی لوک سے سدالگی رہتی ہے۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مفتاح الغیب جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ پانچ چیزیں ہیں جو سورہ لقمان کی آخری آیت میں مذکور ہیں۔ یعنی قیامت کا وقت مخصوص بارش کا ٹھیک وقت کہ کب نازل ہوگی، مافی الارحام یعنی عورت کے پیٹ میں کیا ہے؟ بچہ ہے یا بچی، مستقبل کے واقعات موت کا صحیح مقام یا (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۷۷)

(باقی آگے)

01/09/1988

انٹلا

Page 6

کلیئر کے شہر واپس

خلفائے راشدین کا نفرین احتجاجی جلسہ میں ضم

احتجاجی جلوں کا عت اہلسنت کی طرف کوئی پروگرام نہیں

بمقام ۲۱ اگست آل انڈیا تبلیغ سیرت کی جانب سے علماء ائمہ مساجد و الشیوخ، انڈیا اور تمام سنی اداروں کے آج ایک بڑے دستہ کے میٹنگ ہائڈی رالی مسجد سیفی جوہلی امرٹ ریز

مولانا سید محمد اشرف صاحب نے فرمایا یہ بات کہیں دانشمندی کہ رہنما کیڑی کی طرف سے جو خلفائے راشدین کا نفرین کا اعلان ہوا تھا وہ اس احتجاجی جلسہ میں ضم ہو گیا۔

اس پیشگاہ میں اس بات کا بھی فیصلہ ہوا کہ ہر احتجاجی ملا برہان الدین کے خلاف ہو گا۔ آل انڈیا تبلیغ سیرت کسی بھی طرح کے غواہی تصادم کی سخت مخالفت ہے۔ اور ساتھ ہی علماء اہلسنت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ غیر دوسرا رازاد کا اشتغال انگریز سے متاثر نہ ہوں اور تصادم کے دایرے سے گریز کریں۔

نشادری سے انکار پیر

لڑکی کو زندہ جلا دیا

جسٹ اسرار اگست۔ ہر سال ایک شخص نے لڑکی ایک لڑکی کو اس نے زندہ جلا دیا کہ لڑکی نے اس کے ساتھ شادی کی تھی اس کا کردار ہے۔

میں منعقد ہوئی۔ جس میں بالاتفاق فیصلہ ہوا کہ جماعت اہلسنت کی طرف سے ایک بڑے دستہ احتجاجی جلسہ منعقد ہو گا جس کا سرپرستی علامہ اختر رضا خان ازہری فرمائیں گے جس میں تمام اہلسنت علماء و مشائخ اور دیگر مساجد شریک ہوں گے۔

یہ جلسہ ۳ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز پیر شہر میں ابراہیم رحیم روڈ نزد میدان مسجد محمد علی روڈ بمقام ۳ میں منعقد ہو گا۔

علمائے اہلسنت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ہند سے بڑی سطح پر مساکت مطالبہ کیا جائے کہ وہ ملا برہان الدین کو گرفتار کر کے قتل کر دے۔

احتجاجی جلسہ سس کے متعلق علمائے اہلسنت نے فی الحال کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے، اور آل انڈیا تبلیغ سیرت نے دوسری مسلمانوں کی مرکز کو متاثر نہ ہونے دینے کی اس نے کسی طرح کے بند کا کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ اس میٹنگ کی صدارت



الحمد لله رب العالمین . و علی السہلی محمد بن عبد اللہ
و خاتم النبیین . و علی عترتہ و صحبہ و مسلمین

اسلام کی سیرت ، جنت و سعادت کی راہ ہے
مذہبِ رکعتیہ سے ہے جس کے لئے میں رات دن دعا کرتا ہوں
کو شانِ رحمت میں ۔ میرے چند کلمات و سیرت
کو کہے تھے ان سے سبھی مسلمانوں کے دل روشن ہو جائیں
پہنچی ۔ اس پر قدرتِ اظہار کرنا ہوتا ہے

میری طبیعت سے کرشمہ راز ہے کہ کلمات میں حقائق کے
اختلاف کے باوجود باہمی ربط اور انس و الفت قائم رہے اور
ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم مکمل لاء اللہ الا انہم بہر سعادت ہیں



گزشتہ شام جو ناخوش گوار حالات اس شہر میں پیدا ہوئے ،
 اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا لاپرواہی اثر رشتہ کمزور ہو جاتا ہے ۔ ہم
 جہاں تک ان میں ہے کہ ان تلخی کو ہٹا کر پیٹ کی طرح ایک
 دوسرے سے محبت اور اخوت کے جذبے کے تحت بغل گیر ہوں
 میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ رب العزت ہمیں ہر اظہارِ ستقیم
 پر ہلائے اور دین اسلام کی شان کو رد الاکرے

الداعی الفاطمی
 محمد برہان الدین

1988

Signed before me

Today 5th Sep 1988

5/9/88

2071 - Maharashtra

مسلم پر سنل لہا کیا ہے

اس کے دفاع کے لئے
 صیغہ کیا کرنا ہو

کل ہند مسلم پرسنل لاہیا ویسی
 محلہ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

اردو الیکٹریک پریس دہلی

ہمارے مطالبات (۱) مسلم پرسنل لاہیا اسلامی شریعت کے قانون میں ہیں

کسی طرح کی ترمیم متقدمین اور ہمیں پیشہ وارانہ کرانی جانے کے کسی بھی راستے کے بھی کسی مسلم پرسنل لاہیا کی قسم کی ترمیم نہیں کیا جائی اور یہاں کی مذہبی آزادی کی تحفظ کو برقرار رکھا جائیگا (۲) مطلقہ کے ان مندرجہ کے متعلق کسی کیم کرش کے علاوہ عید کو بائیسٹ کے ذریعہ ترمیم کر دیا جائیگا (۳) مسلمانوں کو کسوں کو روز (دوسروں کے اور کرش کے علاوہ کے خلاف فوراً ترمیمی کارروائی کی جائیگا (۴) فوراً ترمیمی پر مقدمہ دائر کرنے والوں کے خلاف فوراً ترمیمی کارروائی کی جائیگا

ضروری نوٹ :- (۱) اس کتاب کے ساتھ منسلک دستخطی قلم اور پوسٹر کو ہر شہر کے مسلمان اپنی اپنی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے شائع کرنا

اپنے اپنے علاقوں میں تقسیم کریں اور تحفظ شریعت کے لئے ملت میں ایک نئی زندگی پیدا کر کے خواب دارین حاصل کریں۔ (۲) دستخطی قلم پر زیادہ سے زیادہ دستخط کرنا ضروری ہو گا وہی ذریعہ مسلم ترمیمی کے نام رسالہ کریں اور اسکی اطلاع پیشی کو دیں۔

ارکان کمیٹی

۱۔ حضرت مفتی اعظم انور رضا غفارت (صدر) ۲۔ حضرت علامہ تاجین رضا غفارت (نائب صدر) ۳۔ حضرت مولانا مسلمان رضا غفارت (ناظرین) ۴۔ عبد الشیم عزمی (رکن شریعت)

محبوبان کمیٹی

۱۔ حضرت سیدنا سیدین مسلمان صاحبزادہ حضرت مولانا حبیب غفارت (۲) عبد القیاس غفارت (۳) حاجی عبدالقیوم سوہیل ولد (۴) مولانا طاہر (۵) حاجی خالد صاحب فوری (۵) حاجی محمد اجاڑ (۶) سید محمد اجاڑ

کل ہند مسلم پرسنل لاہیا ویسی ۲۲ سوداگران رضا نگر بریلی

عزیزی مولوی شعیب الدین سلمہ کی تصنیف تکرار
خلفاء و مفتی اعظم علیہ الرحمہ و الرضوان کو فقیر نے کبھی کبھی سے مطالعہ
کیا۔ ما شمار ۶۶ اجزاء لکھا ہے۔ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر گذشتہ
چند سالوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے مگر خلفاء کے حالات میں
اتیک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اعموں نے اس کی کوپرا
کیا ہے

مولوی شعیب الدین سلمہ ایک بیونیا عالم و معلم ہیں۔
تعلیم سے انہیں خارج نہیں ہوئے ہیں۔ دور طالب علمی میں
یہ ان کی دوسری تالیف ہے۔ کچھ کتابوں کے مجموعہ تیار ہیں
مولیٰ تعالیٰ ان کا علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور
میش از بیش توفیق ضرر رحمت فرمائے آمین

محمد اختر رضا خاں زہرا پور

کافور علیہ السلام

Hazrat Allama Maulana Mufti

MOHAMMED

AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI

President: All India Sunni Jamiatul Ulema

Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly Sharif

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif,
U.P. - 243003 (India) • Tel: 0581-472166

مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری
 قائم مقام حضور مفتی اعظم
 صلی اللہ علیہ وسلم
 مرکز دارالافتاء بریلی شریف
 ۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو. پی. (انڈیا)

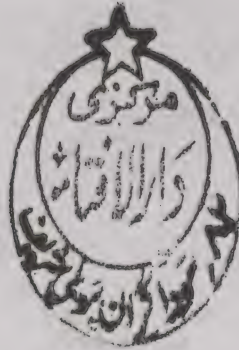
پیش کردہ: محمد سعید احمد ندوی

Ref. No. _____ حوالہ

Date : _____ تاریخ

۷۸۴
 کج بہرہ زحمہ لکھنؤ شہر ۱۹ دسمبر ۱۹۸۴ء کو
 سہادت سیرت اور عقیدہ لوگوں نے اپنی آنکھ سے جاننے کی لہذا اس میں
 حاکم اور قضا کا ذکر نہیں ہوا۔ تباہی و خرابی کے سلسلے میں
 ویرانہ و برباد ہو گیا۔

محمد اختر رضا خان قادری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

MARKAZI DARUL IFTA

82, Saudagran Raza Nagar Bareilly. Shareef. U.P.

Ph. 458543, 472166 Fax. 472166



Ref.....

$$\frac{486}{92}$$

Date:.....

آج بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات البومذہبہ میرے پاس شہادت شہر علیہ گزری شاید میں نے شہادت دلی کہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے اس سال عید الفطر کا چاند دیکھا اور لوگوں کو دکھایا جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حافظ محمد عقیل ولد جمعیب احمد محلہ پکڑ یا شہر علیہ جمعیب ۲۔ محمد عمران ولد عبد جبین محلہ سرخراخان علیہ
۳۔ محمد عثمان ولد محمد ظہور محلہ سرخراخان علیہ جمعیب ۴۔ محمد یحییٰ ولد محمد المظہر امام نزاریہ جمعیب پورہ پورہ علیہ

لہذا میں حکم کرتا ہوں کہ کل بروز جمعہ یکم شوال المکرم ۱۴۲۷ھ عید الفطر ہے قالہ الحمد للہ و الحمد للہ

الفیض الخیر خاں قادری

شب یکم شوال المکرم ۱۴۲۷ھ

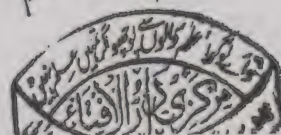
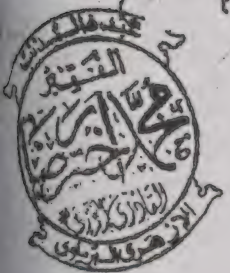
۱۔ علیہ الشرفہ خاں ولد بشیر خاں مریض پورہ پکڑ یا شہر علیہ جمعیب
(۶) مولانا عطاء الرحمن والد شرافت حسین امام جامع مسجد مریض پورہ

بیاد الحق قادری

شب یکم شوال ۱۴۲۷ھ

مرکزی دارالافتاء ۸۰ سوداگران بازار بریلی شریف

شب یکم شوال المکرم ۱۴۲۷ھ



Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

President: All India Sunni Jamiatul Ulema

Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif

U.P. 243003. (INDIA) • Tel: 0581-472166



مقام حضور مفتی اعظم
صلوات اللہ علیہ
مفتی اعظم دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔ پی، (انڈیا)

بیت محمد کا احاطہ ہے

تاریخ: ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۵
Ref. No. _____
بر اور دینی و عینی عالی جناب عنبر بزم الحاج کہ سید لڑی (برہنہ محمد)
حالات سلام مسنون و دعاء خیر بخون
(رضا اکبریں بیج)

بعد سلام مسنون امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ فقیر نے بعض مخلص احباب کے اصرار پر بریلی شریف میں ایک عظیم الشان مدرسہ کے قیام کا مکمل ارادہ کر لیا ہے۔

بریلی شریف اہل سنت و جماعت کا مرکز ہے۔ اور یہاں پر بریلی کے شایان شان ایک ہمہ جہت ادارے کی ضرورت تھی۔ اسی ضرورت کا اظہار سالوں قبل تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور اس بات کی طرف کوشش بھی فرمائی تھی کہ مرکزی ادارہ قائم ہو جائے، انہیں آرزوں کی تکمیل کیلئے فقیر نے

مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا

کے نام سے ادارہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ درگاہ العظمت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے صرف ڈھائی کلومیٹر کے فاصلے سے رام پور روڈ سے بالکل متصل ایک وسیع قطعہ اراضی کی خریداری کا عزم مصمم کیا ہے۔

مرکز کے شعبہ جات میں حفظ و قرأت، مکمل درس نظامیہ، تربیت افتاء، لائبریری، کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر، ہندی، انگریزی، سائنس، اشاعت و تصنیف اور مختلف شعبہ جات قائم کرنے کا ارادہ ہے۔

اس مرکزی دارالعلوم کو قومی ادارہ کی شکل دینے کیلئے چند مخصوص اشخاص پر مشتمل ایک ٹرسٹ تشکیل دیا جا رہا ہے۔ حامل رقع جناب مولانا محمد شہاب الدین رضویہ سمہ — آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ آپ ہر ممکن سطح سے خود تعاون کریں اور دوسرے حضرات سے تعاون کروائیں۔ تاکہ یہ عظیم منصوبہ جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔ فقیر آپ سب کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کرتا ہے۔

دعا گو:

محمد رضا قادری
(فقیر محمد اختر رضا قادری ادبیری محفلہ)

۴۸۶ ایک ضروری وضاحت

۹۲
 رمضان المبارک سے لے کر پہلے پندرہ قمری آنکھ کا آپریشن ہوا۔ جس کے بعد بہت دنوں تک لکھنؤ میں رہنا
 پتہ نہ رہا۔ اب بھی خود بہت کم لکھ، کچھ رنج و غم۔ پھر جب شعبان کے پہلے مہینے میں انعام میں لگا
 اور رمضان المبارک میں زیارت مہینہ چھپنے کے خوف ہوا۔ کمر غائبانہ میں یہاں دفتر کے لوگوں نے رہنا
 کا پوسٹر مرتب کر کے لگا کر پایا۔ جس میں مرکزی دارالافتاء کا زیر یہ اخراجات کی تفصیل کے لئے لوگوں سے
 جہت و عطیات اور صحت کے غافلہ دہنے کی کوہیل کی۔ وہیں پہنچی جہی سے صدقہ غلطہ درگج اور شرکاء الفاروق
 اس میں سے مل کر رہا۔ تو ان کے آخر میں یہی شریف میری درپہنچی تو میں اس پر مایوس ہوا۔ اور چھپنے
 یہ بھی پتہ چلا کہ یہ کبھی اور بھی اس طرح کی کوئی اپنی شے بچاؤ گی جی جی اظہار مجھے نہیں۔ مرکزی
 دارالافتاء و کتاب خانہ اخراجات غنیہ اپنی جیب خاں کو کچھ ملے گا یہی خواہوں کہ عطیات سے لگا
 کر رہے۔ اسی میں دائرہ صومعات و برجیہ کی شرح صرف نہیں کی جائے۔

اگر یہ رقم اصرار کرتی رہے اصرار کرتی رہے

محرم شریف اور محرم۔ ہم محرم کیسے منائیں

محرم شریف اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اور خاص کر اس ماہ کی دسویں تاریخ کو بہت سارے تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں اور اسی ماہ کو دسویں تاریخ کو ہمارے نبی در رسول سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے نواسے، ان کے شہزادگان و خاندان کے نوہا لان اور رفقاء اسلام کی بقائے خاطر اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں نے دین کے خاطر کیسی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ کیسے کیسے ظلم سہے۔ انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سنکر ہی کلیجہ خون ہو جاتا ہے۔

تو کیا ایسے مقدس مہینے میں اور اس ماہ کی یکم تا پنج سے عشرہ تک ہمارے مسلم عوام جو میلہ تماشہ اور خرافات و خرابات پھیلاتے ہیں کیا وہ ایسا ہی اور حسنی طریقہ ہے اور ان خرافات سے ہم حسین رضی اللہ عنہ کو خوش کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں۔ یہ سارے غیر شرعی طور طریقے ہیں اور ان سے اسلام اور مسلمان دونوں برباد ہوتے ہیں۔

لہذا سنی بھائیو اور بہنو! جو وافض کے طور طریقے سے پرہیز کرو۔ فریضہ کربلاؤں اور امام باڑوں کی آرائش اور وہاں میلے ٹھیلے لگانے سے بچو اور دور رہو۔ عورتیں پردہ کریں۔ علم لغزیرہ، ضریح اور تخت وغیرہ کے جلوس کو نہ دیکھیں اور نہ ہی چھتوں پر کھڑی ہوں۔ گھروں میں رہیں۔ نوافل پڑھیں۔ قرآن خوانی کریں۔ نوین دسویں کو ہرگز باہر نہ نکلیں، مرد بھی بجا ہلانہ رسوم اور بدعات و حرام کاموں سے پرہیز کریں۔ سبیل لگائیں نذر و نیاز کریں۔ لکھنؤ تقسیم کریں مگر دسویں کو پھینکیں نہیں نیا اور لنگر کی بھرتی نہ کریں۔

اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کے ماننے والے

اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب رسالہ تعزیرہ داری میں مرد و ج تعزیرہ داری، ماتم، جلوس علم و تخت اور عورت مرد کے اختلاط کو ناجائز و حرام بتایا ہے۔ البتہ امام اور کربلا والوں کے لئے ایصالِ ثواب نذر و نیاز اور لنگر و ان کے صحیح روایت کیساتھ ذکر سننے اور کربلا شریف کے صحیح نقشہ کو رکھنے اور دیکھنے (گھمٹنے کو نہیں) جائز و ثواب اور نیک کام بتایا ہے لہذا مملکت کو بدنام نہ کرو اور اپنے روحانی پیشواؤں اور پیروں کے فرمان پر عمل کرو۔ جبکو کوئی مسئلہ اس مسئلہ میں معلوم کرنا وہ سرکاری دائرہ الاقتدار، محلہ سوداگران میں رابطہ کریں۔

المعلین۔ جانشین مفتی اعظم اختر رضا خاں ازہری، عبد النعیم غزنوی، ڈاکٹر نفیس، و میریدان مفتی اعظم۔

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Raza Khan Qadri Azhari
President. All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
2, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
ہم مقام حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر
مکرمہ جہتی، مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف
۸۶ سوداگران، بریلی شریف، یو۔ پی، (انڈیا)

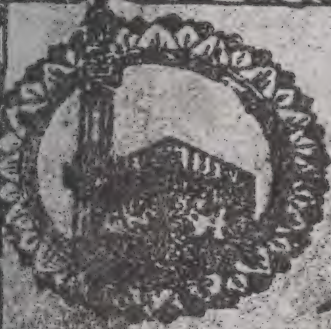
پیش کردہ، محمد سعید احمد مدنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — محمدؐ وعلی علیؑ رسولہ الکریم

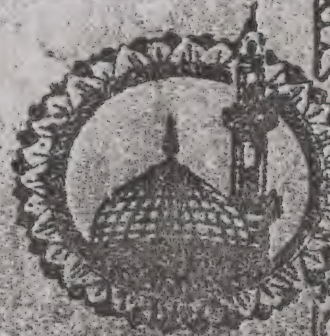
برائے افسوس کہ بات ہے کہ اب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا منہ ہر بھی عورتیں
آنے لگی ہیں۔ جبکہ اعلیٰ حضرت نے عورتوں کو ایامِ عرس اور غیر عرس دونوں میں مزارات
پر حاضری دینے سے منع فرمایا۔ اور انہی کتاب فتاویٰ افولقیہ میں تاہم ادا نہیں ہے امام
کامیاب کا وہ قول نقل فرمایا، جو انہی مزارات پر عورتوں کی حاضری کے سلسلہ
میں عورتوں اور عورتوں کو حیرت منان کا جانا جائز ہے، تو آپ
نے اور اس کا فرمایا ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ جائز ہے تو
اس پر کتنی لعنت ہے گی۔ غمزدار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ ان
اس کا فرشتہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور جب گھر سے چلتی ہے، سب طرف سے
سب سے گھر لیتے ہیں۔ اور قبر پر آتی ہے تو میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور پلٹتی ہے
اور اسے لعنت کے ساتھ گھر لے لے۔ اس کا خدہ بیکر فرماتے ہیں۔ اللہ حاضری و خاک پر اس
عورت پر لعنت ہے اللہ کا عذاب اس پر عذاب اعلیٰ منہ بات بلکہ فریب و اجابت میں ہے۔
اس کے خزانے مریدین و متوسلین سے آج ہی نہیں بلکہ پہلے ہی یہ گناہ اس کا کیا ہے کہ
کراہ ہے کہ اس کا عذاب اپنے ساتھ عورتوں کو گھر لے لے نہ لائی۔

دعاگو،
قصرِ اختر، روضہ دارالافتاء، بریلی

۷۸۶/۹۲



روداد



آراء اشاعت تصنیفات رضا
خواجہ قطب بریلی شریف

زیر سرپرستی
مفتی اعظم ہند

روداد

इदार इशाते तसनीफाते

خواجہ قطب بریلی شریف ^{رजा}

جہرے سرپرستی

हज़ूर मुफतीर आजम

हिन्द

مفتی اعظم ہند

(بریلی انسٹیٹیوٹ بریلی)

اختر رضا بکدلوپور ۸۲ سوداگران بریلی شریف کی نئی مطبوعات

- ۱) اعلا حضرت کا فتاویٰ رضویہ - جلد دہم 30 — 00
- ۲) اعلا حضرت کے ۴ رسائل کا مجموعہ - رسائل رضویہ مجلد 15 — 00
- ۳) مفتی اعظم ہند کا لعتیہ دیوان "سامان بخشش عثمان" 6 — 00
- ۴) سامان بخشش ۳۲ صفحہ پر 1 — 00
- ۵) سامان بخشش ہندی میں 1 — 00
- ۶) لغات اختر (علامہ ازہری صاحب کا دیوان) اور حضور مفتی اعظم ہند کے پہلے سوانح نگار جناب عبدالنعم عزیزی (علیگ) کی کتاب 1 — 50
- ۷) "مفتی اعظم ہند" جیٹا ایڈیشن مع ضمیمہ -
- ۸) (حیات سے لیکر وصال تک کے حالات مع اخباری رپورٹ کے) ضمیمہ مفتی اعظم ہند (مختصر سوانح حیات اور وصال سے ترقین تک کے حالات مع اخباری رپورٹ) 9 — 00
- ۹) مفتی اعظم (ہندی میں) 3 — 00
- ۱۰) 1 — 50

فیجہ اختر رضا بکدلوپور

اردو ایڈیٹر، دارالافتاء، بریلی شریف

خدمت جناب علامہ مولانا مفتی حفرت اختر مدظلہ العالی
جانشین مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی

اسم علیہ

حضرت سے التماس ہے کہ قدیم انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد بریلی شریف سے
صدر و سکریٹری اور اراکین کی فہرست کو اپنی دھاندلی سے جامع مسجد کو آئندہ
کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتے رہیں اور کہیں مایانہ اور سالانہ آمد و خرچ
کی کوئی غور و فکر نہ کریں۔ ہر ایک مصلیان چاہاں نہیں کی ہیں جس کی وجہ
سے غازیوں اور اہل محلہ کو ہمیشہ اظہارِ اعتراض رہا ہے۔ اور ۱۹۹۰ء میں جب کہ
جو بھی سرحد وقف جامع مسجد کی جائداد کا ترقیہ اپنے نجی نام سے بیعت کر کے
میں جمع کرتے رہے ہیں۔ جامع مسجد کے نام سے آج تک کوئی بیعت کا وراثت نہیں کیا
گیا ہے۔

برقیہ و جو چندہ جو مسجد میں بیعت کے نام سے جمع ہوئے ہیں مسجد کے غازیوں
کو آج تک کوئی پتہ نہیں کہ اس مدد کی کوئی رقم کتنی جمع ہو چکی ہے۔
اس سلسلے میں آئی نوٹس ہیں اس راجست ۱۹۹۹ء کو بھی کیوں نہ ہو
جانب سے پیرافنی کی گئی ہے صدر کو دیا جا چکا ہے جس کی کاپی ہم پر بھیج دی ہے۔

یہ بتانا بھی بہت ضروری ہے کہ نئی کمیٹی جو ترتیب دی گئی ہے وہ پیرافنی میں
کی برقیہ و جو چندہ کو دیکھتے ہوئے وجود میں لائی گئی ہے تاکہ مسجد کی آمدنی
کو خرچہ نہ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جن کو
اہل محلہ و مصلیان مسجد سے معلومات کی جا سکتی ہے۔

یہ بریلی شریف کی جامع مسجد ہے جہاں پیرافنی خصوصاً مقام ہے لہذا اس کا
صدر و سکریٹری اور اراکین کا یا شریعت پر بنا شدہ ضروری ہے تاکہ مسجد کی کمیٹی کا
ایک وقار قائم رہے۔ اسی تمام باتوں کی بہت اختصار سے ساتھ بیان کیا ہے۔
ہم کو فائدہ پہنچانے کے لیے اس وقفہ کو آج کے سلسلے میں نہیں رہے ہیں اہل امیر
کہ آج اہل سنت و الجماعت و مرنز اہلسنت کے صدر مفتی الافغانی اور جانشین مفتی اعظم
ہیں ہیں۔ شریعت کی روشنی میں اس تنازعہ کو حل فرما کر ملت پر احسان فرمائیں گے۔
امید ہے کہ ان تمام باتوں کی تحقیق اپنی جانب سے نہ والیں۔ حضرت مولانا محمد عوف خاں صاحب
مبلغ اہلسنت جو حق گوئی اور صاف گوئی میں ہیں مشہور ہیں انکو حکم صادر فرما کر تحقیق
کر لیں تاکہ ملت مفتوں سے محفوظ ہو جائے فقط خاک

- ۱۔ حاجی بڑے علامہ مفتی ڈاکٹر خلیل احمد
- ۲۔ ظہیم میاں انور الحق صاحب
- ۳۔ ذوالابیک محلہ کٹر ڈاکٹر
- ۴۔ صفیر احمد بازار فضل شاہ
- ۵۔ خلیل احمد جامع مسجد کٹر ڈاکٹر

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

٢٨	٢٩٢	٢٨٨	٢٨٥
٢٨٩	٢٨١	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

٢٨	٢٩٢	٢٨٨	٢٨٥
٢٨٩	٢٨١	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

٢٨	٢٩٢	٢٨٨	٢٨٥
٢٨٩	٢٨١	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

٢٨	٢٩٢	٢٨٨	٢٨٥
٢٨٩	٢٨١	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

لست اقدر ان اكتب
 اسم افندي رجب
 لاجل هذه القوة التي اكتبها

٢٨	٢٩٢	٢٨٨	٢٨٥
٢٨٩	٢٨١	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥
٢٨٩	٢٨٦	٢٨٩	٢٨٥

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

١٣٠	٩٩٦	٩٩١	١٣١
٩٩٢	٩٩٦	٩٩١	٩٩٠
٣٤٠	٩٩٦	٩٩١	٩٩٠
٩٩٠	٩٩٦	٩٩١	٩٩٠

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

١٣٩	٩٩٦	٩٩١	١٣١
٩٩٢	٩٩٦	٩٩١	٩٩٠
٣٤٠	٩٩٦	٩٩١	٩٩٠
٩٩٠	٩٩٦	٩٩١	٩٩٠

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

بسم الله الرحمن الرحيم
 اللهم افعل ما تشاء
 لا حول ولا قوة الا بك

15

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

Handwritten notes in Hebrew script, including a large table with multiple columns and rows of text.

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

Handwritten notes in Hebrew script, including a large table with multiple columns and rows of text.

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

VAY
P

10	100	1000	10000
100	1000	10000	100000
1000	10000	100000	1000000
10000	100000	1000000	10000000

Hozrat Allama Maulana Mufti

Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta - Bareilly.

82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif.
U.P. 243003, (INDIA) - Tel: 0581- 2472166, 2458543



قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر اہل انڈیا مسیحی جمیعت - اعظم
صدر مسیحی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔ پی۔ (انڈیا)۔

بیٹنٹھوہ، محکمہ مسیحی مذہبی

Ref No. _____

حالات

بیان

Date: 11/3/09

قاضی القضاۃ جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری نے آج ازہری مہمان خانہ محلہ سوداگران میں سوال و جواب کی مجلس میں ایک سائل کے جواب میں فرمایا کہ: جو لوگ رضوی و اشرفی اتحاد کا اعلان کر رہے ہیں وہ درحقیقت رضوی اور اشرفی کا اختلاف تھا ہی نہیں، تو اتحاد کی بات کہاں سے آئی۔ اختلاف ان لوگوں سے تھا جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، میرے دادا حضرت حمید الاسلام، میرے نانا حضور مفتی اعظم ہند اور میرے والد ماجد مفسر اعظم ہند، شیخ المشائخ حضرت نور میاں مارہروی اور حضرت میر عبد الواحد بلگرامی کی شان میں کھلم کھلا توہین کی۔

حضرت نے آگے فرمایا کہ کچھ چھپ کے ان لوگوں نے بریلی شریف، مارہرہ شریف اور بلگرام شریف کے بزرگوں کے خلاف اپنی تحریروں و تقریروں میں ایک درجن سے زائد مرتبہ گستاخیاں کی ہیں۔ مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ان بزرگوں کی اولادیں گستاخیاں اور توہین کرنے والوں سے ہاتھ ملا کر عوام اہل سنت کو اتحاد کا کیسا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ یہ اتحاد اپنے آپ میں ایک اختلاف کی بنیاد ڈالتا ہے۔

حضرت نے مزید فرمایا کہ: کچھ چھپ کے مخصوص لوگوں نے ہندوستان ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی درگاہ اعلیٰ حضرت میں آرام فرما بزرگان دین کے خلاف تقریریں کی ہیں ان کی کیٹشیں آج بھی موجود ہیں، ان لوگوں نے آج تک نہ توبہ کی اور نہ ہی رجوع کیا ہے، اس لئے ان سے اتحاد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ان سے اتحاد اسی وقت ممکن ہے جب اپنی تحریروں اور تقریروں سے توبہ اور رجوع کر لیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو کسی غیر ذمہ دار شخص کے جا کر ملنے سے یا اسلامیہ کالج کے اسٹیج پر اعلان کرنے یا کسی شخص کے کچھ چھپ سے آجانے پر اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔

حضرت نے فرمایا کہ جن علماء سے اختلاف تھا وہ آج بھی باقی ہے، اختلاف ختم نہیں ہوا ہے، ایسی صورت میں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اتحاد کا اعلان کرے یا اتحاد زندہ باد کے نعرے لگائے، یہ بات بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ اختلاف کوئی ذاتی رنجش نہیں بلکہ بزرگان دین کی شان میں کی گئی گستاخی ہے، اور دینی و شرعی مسائل میں نئی راہیں پیدا کرنا ہے، وہ آج اپنی گستاخیوں سے رجوع اور توبہ کر لیں تو اتحاد خود بخود ہو جائے گا، نہ یہاں آنے کی ضرورت ہے اور نہ جانے کی۔

حضرت نے آخر میں عوام اہل سنت اور بالخصوص مریدین و معتقدین سے ایسے اتحاد کے نعرہ لگانے والوں کا بابتی کاٹ کرنے کا حکم فرمایا۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ
فقیر حبیب رضا قادری غفرلہ
فقیر محمد اکرم رضا غفرلہ
محمد افروز قادری

محرم: محمد شہاب الدین رطوی غفرلہ
محبوبہ حبیبہ سکریٹری
اگر اندوہ یا حجاب سے رضا مفتی غفرلہ

تصانیف

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی

حضرت کی اردو میں شائع ہونے والی تصنیفات درج ذیل ہیں:

تصویروں کا شرعی حکم	تین طلاقوں کا شرعی حکم
ایک غلط فہمی کا ازالہ	ٹی وی ویڈیو کا آپریشن
دفاع کنز الایمان	آثار قیامت
ہجرت رسول	شرع حدیث نیت
ثانی کا مسئلہ	جدید ذرائع ابلاغ
چلتی ٹرین میں نماز کا مسئلہ	جلوس محمدی کا ثبوت
سنو چپ رہو	ذکر حضور مفتی اعظم

تصانیف مولانا محمد شہاب الدین رضوی

مفتی اعظم اور ان کے خلفاء	تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ
مفتی اعظم کے سیاسی افکار	سوانح مولانا تقی علی بریلوی
مولانا رضا علی خاں بریلوی اور جنگ آزادی	مولانا حسین رضا بریلوی حیات و خدمات
حیات تاج الشریعہ	نوادرات تاج الشریعہ
دعوت شریعت	تحریک عدم تقلید اور جامع الشواہد
تاریخ و عقائد جماعت اہل حدیث	اسلامیان ہند کے قومی ملی مسائل
دنیا اسلام کی تلاش میں	جہاد آزادی روحیل کھنڈ
عدل و انصاف کا قرآنی مفہوم	گستاخ رسول کی سزا
سوانح برہان ملت	حیاۃ اعلیٰ حضرت (ہندی)

ملنے کا پتہ

اسلامک ریسرچ سینٹر محلہ سوداگران، رضا نگر، بریلی شریف (یوپی)

اسلام و سنیت کا تصنیفی اور اشاعتی ادارہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ اور دیگر اکابرین اہل سنت و جماعت کے افکار و نظریات، اور تعلیمات کی نشر و اشاعت کے جامع منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر ”اسلامک ریسرچ سینٹر“ درجنوں کتابیں شائع کر چکا ہے۔ ہمارے اشاعتی مقصد کے ساتھ ہی دینی مدارس کے اساتذہ و طلبہ کو مصنف، مضمون نگار، ترجمہ کار، اور قلم کا شاہکار بنانے کی بھی کوشش ہے۔ بین الاقوامی تقاضوں کے تحت مختلف زبانوں میں اپنی آواز ہر ایک فرد تک پہنچانے کی مخلصانہ جدوجہد کی جارہی ہے۔ جدید طرز فکر و نگارش میں علمی و تحقیقی انداز سے سیرت و تاریخ، دعوت و تبلیغ، اور رضویات کے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جارہی ہیں، اور خوبصورت انداز میں شائع کر کے عالم اسلام کے سامنے منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ بریلی شریف میں تصنیف و تالیف، ترجمہ و تخریج، اور تنظیم و تحریک کا ایک مضبوط و موثر ادارہ ثابت ہو۔

تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی اکثر تصانیف جدید طباعت و کتابت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ راقم السطور حضرت کی شخصیت، جلالت علم و فضل، دینی و فقہی خدمات اور کارناموں پر مسلسل لکھ رہا ہے، آپ ان کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں۔

محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

Islamic Research Centre

58, Kasgaran, Saudagran, Bareilly Shareef, (U.P.) INDIA

Mob.: 9837549282, 9897385339

E-mail: mravzi.razvi@gmail.com

www.alahazratbooks.com

Rs. 200/-